الموعظۃ الحسنۃ

مستند

اصلاحی بیانات



۴۰۰ کے قریب آیات و احادیث پر مشتمل

۸ اصلاحی بیانات کا مجموعہ







شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

مؤلف
ابوارِیب محمد چمن زمان نجم القادری



گروپ کی شان_ محترم المقام مولانا نقی رضا رضوی

مہاراشٹرا ممبئی

9702055283

الموعظة الحسنة

المعروف

مستند اصلاحی بیانات

مؤلف
ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

شبیر برادرز
[illegible]
فون: 042-7246006

مستند
اصلاحی بیانات

ناشر	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	اگست 2007ء / رجب 1428ھ
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	ورڈز میکر
سرورق	فیضی گرافکس حیدر مارکیٹ اردو بازار
قیمت	[redacted] روپے

٨

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ......

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا............

من قال............ جس نے کہا............

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے اللہ!

تو جناب محمد صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم پر رحمت نازل فرما اور قیامت والے دن انہیں اپنی قریبی مجلس عطا فرما۔

وجبت له الشفاعة...... اس کے لیے شفاعت واجب ہوگئی۔

﴿رواه احمد في مسنده برقم (١٦٢٧٧) والطبراني في الكبير (٤٠٠/٤) والاوسط برقم (٣٤١٣) وابن قانع في معجم الصحابة برقم (٣٩١) وابن ابي عاصم في السنة برقم (٦٨٤) والبزار في مسنده برقم (٢٠٣٠) وابو نعيم في معرفة الصحابة برقم (٢٢٨٨) والقاضي اسماعيل بن اسحاق في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم برقم (٥١) واللفظ له وابو بكر بن الخلال في السنة برقم (٣٢٣) والآجري في الشريعة برقم (١٠٩١) والذهبي في تذكرة الحفاظ (١٤٠٥/٤) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد (٤١٩/٤) ثم قال رواه البزار والطبراني في الاوسط والكبير واسانيدهم حسنة والله عز اسمه اعلم ١٢ ابو أريب نجم القاسمي﴾

فہرس

بسملا وحامدا ومحمدا مصليا ومسلما ومحمدا ﷺ

الاهداء

الحقت ذلك المختصر الى حضرة من هو مآب الفضلاء، ومرجع العلماء. ذو المفاخر والمناقب صاحب الرأى الثاقب قدوة الاماثل ملك الافاضل الذى هو لمن آوى اليه كالاب الرحيم اى

المحدث المحقق المفتى

محمد ابراهيم القادرى

متعنا الله تعالى بطول بقائه

شيخ الحديث والفنون بالجامعة الغوثية الرضوية بسكر۔

...... فان وقع فى حيز القبول فهو غاية المطلوب ونهاية المأمول۔

وانا العبد الفقير رضوان القدير المدعو بابى أريب

محمد چمن زمان نجم القادرى عفى الله عنه وعلى عن مولده

خادم الطلباء بالجامعة الغوثية الرضوية بسكر۔

الانتساب

میں اپنی اس مختصر کتاب کو اپنے

والد گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

''جن کا سایۂ عاطفت بچپن میں ہی سر سے اٹھ گیا تھا.....''

اور اپنی

والدہ سلمہا اللہ جل وعلا

کہ جنکی محبتوں، شفقتوں اور دعاؤں نے ہی مجھے آج کچھ لکھنے کے قابل بنایا......

کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد

محمد حسن زمان نجم القادری

عفی عنہ ذنوبہ

تأثرات

استاذ الاساتذہ مفخر الجہابذہ البحر النحریر المحقق

المحدث المفتی **محمد ابراهیم القادری** دام اقبالہ

شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

"الموعظة الحسنة" الموسوم بہ **"مستند اصلاحی بیانات"** ۔جسکے مؤلف فاضلِ جلیل عالمِ نبیل حضرت مولانا العلامہ محمد چمن زمان القادری حفظہ اللہ تعالٰی مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر ہیں فقیر نے اس کے بعض مقامات کا مطالعہ کیا اور اسے وعاظ وخطباء کے لیے مفید تر پایا۔

آج کل کے واعظین الا ماشاء اللہ وعظ وبیان کے حقیقی تقاضوں کو پورا نہیں کرتے بسا اوقات وہ غیر احادیث کو احادیث کا نام دیتے ہیں۔پھر اگر حدیث پڑھتے ہیں تو بالعموم عبارت غلط پڑھتے ہیں۔اور بسا اوقات احادیث موضوع پڑھ کر لوگوں سے داد وصول کرتے ہیں۔اور شاید انہیں موضوع اور غیر موضوع کی تمیز بھی نہیں ہوتی۔نہ ہی ایسے واعظین اصلاح احوال کی کوشش کرتے ہیں بلکہ اصلاح کی کوشش پر عزت نفس کا مسئلہ بنالیتے ہیں۔

حضرت مولانا موصوف زید مجدہٗ نے اس موضوع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ایسے مواعظ وبیانات کو ترتیب دینے کے سلسلے کا آغاز کیا جو طلباء وخطباء کے لیے نافع ومفید ہے۔

اس کتاب میں جہاں انہوں نے اچھے موضوعات کا انتخاب کیا وہاں ان بیانات کو قرآنی

آیات، احادیث طیبہ، آثار صحابہ اور اقوال ائمہ سے مرصع ومزین کیا۔ تحریر وتالیف کے جدید تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حاشیہ میں اصل ماخذ کے مع جلد نمبر وصفحہ نمبر حوالے درج کیے۔ اور بالعموم ایک حدیث یا اثر پر ایک سے زائد حوالہ جات منضبط کیے...... عبارات پر جا بجا اعراب لگائے تا کہ اعراب کی امکانی غلطیوں سے بچا جا سکے۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی اس سعی کو مقبول فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لیے مفید بنائے۔

آمین۔ فقط

محمد ابراهیم القادری الرضوی غفرلہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔

تاثرات

فقیہ العصر استاذ الاساتذۃ المحقق العلامۃ

مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی دام اقبالہ

مہتمم جامعہ نضرۃ العلوم کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم الامین

وعلی آلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

حضرت مولانا محمد چمن زمان مدظلہ العالی نے اکثر کتب درسیہ کی تکمیل جامع المنقول والمعقول حضرت علامہ **غلام محمد تونسوی** دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں زانوئے تلمذ طے کرتے ہوئے کی۔ مگر یہ ایک ہی نام سو پر بھاری ہے کہ آپ میدان تدریس کے شہسوار ہیں لیکن آپ سے استفادہ ہر ایک کے بس میں کہاں؟

اگر چہ یہ ممکن ہے کہ استاذ لائق وفائق ہو مگر تلمیذ میں لیاقت وصلاحیت سرایت نہ کرے لیکن یہاں یہ امکان مندفع ہے کہ حضرت مولانا محمد چمن زمان صاحب سند فراغت ملنے پر فارغ نہ رہے۔ بلکہ انہوں نے جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ، مدرسہ معظم آباد شریف نیزاپنی جائے ولادت اسلام آباد میں تدریسی فرائض بخوبی نبھائے اور اب مفتی اعظم فقیہ العصر شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی **محمد ابراھیم قادری** متع اللہ تعالیٰ بطول حیاتہم کے زیر سایہ جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث قبلہ مفتی **محمد حسین قادری** علیہ رحمۃ الباری کے گلستان علمی) میں "**ترمذی شریف، مشکوۃ شریف، حسامی، مختصر المعانی، مناظرہ رشیدیہ، شرح جامی، کافیہ، شرح تہذیب**، اور **مرقات** کا

خوش اسلوبی سے درس دیتے ہوئے احسن طریق پر تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور یہ مولانا موصوف کی لیاقت وصلاحیت اور علمی استعداد پر واضح دلیل ہے۔

حضرت مولانا محمد چمن زمان زید مجدہ تدریس کے ساتھ ساتھ کچھ وقت تالیف وتصنیف کے لیے بھی نکال لیتے ہیں امید واثق ہے کہ آگے چل کے اہم علمی وتحقیقی موضوعات پر کتب ورسائل تصنیف فرما کر اہل اسلام کو نفع پہنچائیں گے۔

فی الحال آپ نے **الموعظۃ الحسنۃ** کے نام سے ایک گلدستہ سجایا ہے جسے صدہا آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے مہکایا ہے اور اس میں جن چند عنوانات پر قلم اٹھایا ہے وہ بالعموم وقت کی اہم ضرورت رہے ہیں اور بالخصوص ہیں کہ آج والدین کی نافرمانی، اتباع رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دوری اور بداخلاقی کے عام ہونے نیز زبانی اور شیطانی آفات اور مکروفریب میں گرفتار ہونے کے باوجود نہ توبہ کا ہوش نہ موت کا خوف نہ جہنم کا ڈر۔

وعظ ونصیحت خواہ تقریری ہو یا تحریری، کتاب وسنت اور اقوال واحوال اکابرین امت سے مرصع ومزین ہو نہ یہ کہ نام ''**وعظ**'' کا ہو اور ''**بیان**'' محض قصہ کہانی، لطیفہ بازی، تک بندی، چاپلوسی بلکہ اختراع بندی تک پر مشتمل ہو۔ اسی خرابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکیم الامت مفتی **احمد یار خان نعیمی** علیہ رحمۃ القوی لکھتے ہیں:

آج وعظ کا حال یہ ہے کہ لوگ جب محفل وعظ سے لوٹتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے تھیٹر سے آرہے ہیں۔ الامان والحفیظ

مقتدر علمائے کرام جو اہلسنت کی شناخت ہیں ان کی خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ جہاں انہوں نے پیشہ ور نعت خوانوں کا سد باب کیا جو خلاف ادب افعال وحرکات سے محفل نعت کا تقدس پامال کرتے ہیں وہاں ان خطباء وواعظین کا بھی سد باب کریں جو غیر علمی خطاب، نیز غیر مہذب انداز سے محفل وعظ کا تقدس پامال کرتے ہیں۔

الحمد للہ! مولانا محمد چمن زمان حفظہ اللہ تعالی نے ''**الموعظۃ الحسنۃ**''

کے ظرف میں چند اہم عنوانات کا جامِ حق سجا کر اسے حقیقۃً وعظ ونصیحت کے قالب میں ڈھالا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اسے قبول تام عطا فرمائے......

اس کی افادیت کو قائم رکھے......اور اسے ذریعۂ اصلاح بنائے......اور مصنف موصوف کو اجر عظیم مرحمت فرمائے۔

آمین

والسلام

فقط

محمد الیاس رضوی اشرفی

١١-٦-٢٠٠٧

تاثرات

حضرت علامة استاذ الاساتذة

مولانا جمیل احمد صاحب انڈھڑ۔

مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

اللہ رب العالمین کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے کائنات کو وجود بخشا اور جن وانس کی ہدایت کے لیے انبیاء ورسل عظام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تا آنکہ حضور ختمی مرتبت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اختتام فرما دیا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت والا کام حضرات صحابہ کرام ﷺ کے سپرد ہوا۔ ان کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین ومحدثین کرام نے یہ ذمہ داری سنبھالی۔ ان حضرات کے بعد الی یومنا هذا ہر وقت کے جید علماء راسخین اور صلحاء امت نے اپنی ذمہ داریوں میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھی۔

خوش بخت ہے وہ بندہ جو اس مبارک سلسلہ سے وابستہ ہوا اور اللہ تعالی نے اس خوش قسمت کے ذمہ دین کی کوئی خدمت سپرد فرمائی۔ جناب رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو علم دین کو حاصل کر کے اس کے پھیلانے میں مشغول ہو جائے۔

علمی شغف نعمت عظمی ہے۔ کوئی بھی شخص ہو جس کو یہ نعمت مل گئی گویا اس کو اللہ تعالی کی خوشنودی اور رضا مل گئی۔ ارشاد نبوی ہے کہ

من یرد اللہ بہ خیرا یفقهه فی الدین

معنی:۔ جس کے متعلق اللہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

علم دین سے وابستگی اور دین کی کوئی سی خدمت میسر ہو جائے تو اسے غنیمت جان لیا جائے اور اس کی قدر کرنی چاہیے۔

الحمدللہ ہمارے مہربان، مشفق دوست، فاضل نوجوان، عالم باعمل حضرت علام مولانا محمد چمن زمان صاحب قادری زید شرفہ، جو حال میں اہل سنت کی مرکزی اور قدیمی دینی درسگاہ جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات سکھر میں بڑی جانفشانی سے تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے پیغمبری پیشہ کو اپناتے ہوئے خواص و عوام کے فائدے کے لیے اچھوتے انداز میں نصائح کا ایک مجموعہ تیار فرمایا ہے۔ جو آیات قرآنیہ اور مستند احادیث اور واقعات سلف سے مزین ہے۔

اس مجموعہ اور دیگر مجموعات نصائح میں فرق یہ ہے کہ مجموعہ ہذا مستند مدلل ہے...... ہر ایک قول کے ماخذ کو پیش کیا گیا ہے...... اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ جس قول کو جہاں جہاں آپ نے پایا اس مستند ماخذ کا حوالہ اسی صفحہ پر حاشیہ میں دیا ہے...... تحریر دلنشین ہے...... اردو ادب کا خصوصیت سے لحاظ کیا گیا ہے...... عربی عبارات کے ترجمہ کا اہتمام کیا گیا ہے...... چاروں بیانات میں سے کسی بیان کو تشنہ نہیں چھوڑا۔

تصنیف کے میدان میں غالباً یہ آپ کی "منظر عام پر آنے والی" پہلی تصنیف ہے۔ اور فقیر کی نظر میں مقبولیت کے درجہ پر فائز ہے۔ امید ہے کہ آپ کی یہ مخلصانہ کاوش بارگاہ ایزدی میں مقبولیت کا مقام پائے گی اور عوام و خواص اس سے استفادہ کریں گے اور حضرت مصنف کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

ہماری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل علام کو مزید سرعت قلم سے نوازے اور ایسے ایسے علمی جواہر پارے منظر عام پر لانے کی مزید ہمت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

تاجدار حرم کے فضل و کرم کا محتاج

میاں جمیل احمد انڈھڑ مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر سندھ۔

الحمدللہ الذی لم یزل عالما قدیرا والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من ارسلہ شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ وبارک وکرم وسلم تسلیما کثیرا کثیرا اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

رب اشرح لی صدری ویسر لی امری

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غضب کی حالت میں تشریف لائے......اور آ کر فرمایا......

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ......

اجازت تین بار لینی چاہیئے......پس اگر اجازت دی جائے تو ٹھیک ورنہ لوٹ جانا چاہیئے......!!!

جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے......

کیوں کیا بات ہے؟؟؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں کل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا......اور میں نے جا کر تین بار اجازت طلب کی......مجھے کچھ جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا......پھر

جب میں نے آج جا کر بتایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ہم نے تمہاری آواز سنی تو تھی لیکن ہم اس وقت مصروف تھے جس کی وجہ سے جواب نہ دے سکے تو تمہیں چاہیے تھا کہ جب تک اجازت نہ دی جاتی اجازت مانگتے رہتے ...... تم واپس کیوں گئے؟؟؟

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جواب دیا کہ میں نے آپ سے ایسے ہی اجازت مانگی جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے سنا۔

جب میری یہ بات عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنی تو فرمانے لگے کہ ......

(تم اس بات کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف کر رہے ہو لہٰذا) تم یا تو اس بات پر ...... **گواہ پیش کرو** (کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے واقعۃً یہ بات فرمائی ہے ...... اور اگر تم اپنی صداقت پر گواہ نہ پیش کر سکو تو) **میں تمھیں سزا دونگا** !!!

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے جا کر اس بات کی گواہی دی کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو یہ بات فرماتے سنا ہے۔ ﴿۱﴾

ذی قدر قارئین!!!

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حدیث بیان کرنے پر ...... حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گواہ کا مطالبہ اس لیے نہ کیا کہ انہیں جناب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت پر شک

﴿۱﴾ رواہ البخاری فی الصحیح برقم (۵۷۷۶) ومسلم فی الصحیح برقم (۴۰۰۶ - ۴۰۰۷) وابوداود فی السنن برقم (۴۵۰۹) واحمد فی المسند برقم (۱۸۷۸۶) والحمیدی فی المسند برقم (۷۶۸) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم (۱۳۶۰) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری غفرلہ

تھا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہے ہوں......اور غیر حدیث کو حدیث کہہ رہے ہوں......!!!

ہرگز ایسا نہیں تھا...... بلکہ یہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حدیث نبوی کے بارے میں احتیاط تھی کہ اگر کوئی شخص ان کے سامنے ایسی حدیث بیان کرتا جو انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی زبان اقدس سے نہ سنی ہوتی تو احتیاطاً اس شخص سے یہ کہتے کہ تم اس پر کوئی گواہ پیش کرو......اگر وہ گواہ پیش کر لیتا تب اس کی بات کو تسلیم کرتے۔

اسی طرح حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے بھی مروی ہے......آپ فرماتے ہیں کہ جب کوئی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے خود سنتا تو اللہ ﷻ جتنا چاہتا مجھے نفع دیتا......اور اگر میرے سامنے کوئی دوسرا شخص رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اسے کہتا کہ...... **توقسم کھا** ...... (کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے یہ بات فرمائی ہے)...... **پس جب وہ قسم کھاتا تب میں اس کی تصدیق کرتا**......!!! ﴿۲﴾

قارئین ذی قدر!!!

جس طرح صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم...... **کسی سے سنی ہوئی بات کو حدیث کہنے** ......میں احتیاط کرتے تھے......یونہی وہ حضرات...... **اپنی کسی بات کو حدیث بولنے** ......میں بھی کمال درجہ احتیاط فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت سیدنا زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ سے جناب عبد اللہ بن زبیر نے عرض کی کہ......فلاں فلاں تو رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

﴿۲﴾رواہ ابو داود فی السنن برقم(۱۳۰۰)و الترمذی فی الجمع وحسنہ برقم (۳۷۱)و ابن ماجہ برقم(۱۳۸۵)و احمد فی المسند برقم(۲)و البیہقی فی شعب الایمان برقم(۶۸۱۳)و ابو یعلی فی المسند برقم(۱۱)و الطیالسی فی المسند برقم(۱)و اللہ جل مجدہ اعلم ۱۲ نجم القادری غفرلہ

کی بہت احادیث بیان کرتے ہیں لیکن میں نے آپ کو ان کی طرح احادیث بیان کرتے نہیں سنا؟

تو جناب سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا

اَمَا انی لم افارقه منذ اسلمت ولکنی سمعت منه کلمة من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار ﴿۳﴾

خبردار!!!

میں جب سے مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریہ وسلم سے جدا نہیں ہوا لیکن میں نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریہ وسلم سے ایک بات سنی ہے کہ......

"جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانا آگ بنا لینا چاہیئے۔"

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہم نے جناب زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بولا کہ... ہمیں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریہ وسلم کی کوئی حدیث پاک سنایئے......

تو جناب زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے

کبرنا ونسینا والحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدید ﴿۴﴾

ہم بوڑھے ہو چکے ہیں اور ہم پر نسیان غالب آچکا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریہ وسلم سے حدیث بیان کرنا بہت سخت کام ہے!!!

﴿۳﴾رواہ البخاری فی الصحیح برقم (۱۰۷) وابن ماجہ برقم (۳۶) واحمد برقم (۱۳۳۹) وابن ابی شیبہ فی المصنف (۶ /۲۰۳) وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم (۲۴۸۹) واللہ تعالی اعلم ۱۲ انجم القادری غفرلہ

﴿۴﴾رواہ ابن ماجہ (ص۴) وعبد اللہ بن محمد بن ابی شیبة فی منفہ # کتاب الادب (۲۱) باب فی ھیبة الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۳۵) برقم (۴)﴾ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲ انجم القادری غفرلہ

شعبی کہتے ہیں......

جالست ابن عمر سنة فلم اسمعه يذكر حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ﴿۵﴾

میں ایک سال تک جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا لیکن میں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث ذکر کرتے نہیں سنا۔

سائب بن یزید کہتے ہیں......

خرجت مع سعد الى مكة فما سمعته يحدث حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى رجعنا الى المدينة ﴿۶﴾

میں جناب سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلا......دوبارہ مدینہ طیبہ لوٹنے تک میں نے جناب سعد رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک حدیث بیان کرتے بھی نہ سنا۔

عمرو بن میمون کہتے ہیں......میں ہر جمعرات کی شام جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا......لیکن میں نے کبھی بھی آپ کی زبان سے یہ بات نہ سنی کہ آپ نے کسی بات کے بارے میں کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا......پس ایک شام ایسی آئی کہ آپ نے کہا......

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم......

﴿۵﴾ رواه ابن ماجه (ص ٤) والدارمي برقم (۲۷۳) وعبد الله بن محمد بن ابی شيبة في مصنفه، كتاب الادب (۲۱) باب في هيبة الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (۱۳۵) برقم (۷) والله عز اسمه اعلم ۱۲ نجم القادری غفرله

(۶) رواه الدارمي برقم (۲۷۸) وعبد الله بن محمد بن ابی شيبة في مصنفه كتاب الادب (۲۱) باب في هيبة الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (۱۳۵) برقم (۵) وابن ماجه نحوه (ص ٤) والله عز اسمه اعلم ۱۲ نجم القادری غفرله

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا......

جناب عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ آپ نے سر کو جھکا لیا...... میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں...... آپ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے ہیں...... آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں ہیں...... گردن کی رگیں پھول گئیں ہیں...... اور (جب آپ حدیث پاک بیان کر چکے تو ازراہ احتیاط) فرمانے لگے......

او دون ذلک او فوق ذلک او قریبا من ذلک او شبیھا بذلک ﴿۷﴾

یا اس سے کم یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب یا اس کے مشابہ۔

اللہ اکبر!!!

قارئین ذی قدر!!!

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم...... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک کے معاملہ میں کس قدر احتیاط فرمایا کرتے تھے......

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ احادیث کو سنا...... لیکن پھر بھی جب بیان حدیث کی بات آتی تھی تو اس قدر احتیاط فرماتے کہ اس وقت ایسی احتیاط کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

قارئین ذی قدر!!!

ایک طرف ان حضرات کی حدیث نبوی میں احتیاط کو دیکھیے...... اور دوسری طرف آج کی ناگفتہ بہ حالت پر بھی ایک نظر دوڑائیے !!!

﴿۷﴾ رواه الحاكم (۱/ ۱۱۱) وابن ماجه (ص ٤) والدارمي برقم (۲۷۰) وعبد الله بن محمد بن ابي شيبة في مصنفه ﴿كتاب الادب (۲۱) باب في هيبة الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (۱۳۵) برقم (۱)﴾ واورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱/ ۱٤۱) والله تعالى اعلم ۱۲ نجم القادري غفرله

جولوگ حدیث کی تعریف بھی نہیں جانتے...... علم حدیث سے واقفیت درکنار...... عربی عبارت پڑھنے سے بھی بے بہرہ ہیں...... کتب حدیث کے ناموں سے بھی واقفیت نہیں رکھتے...... وہ لوگ بات بات کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں...... بات بات کو حدیث کہہ دینے میں ذرا برابر تامل نہیں کرتے...... اور ایسی ایسی من گھڑت احادیث بیان کرتے ہیں کہ جن کا کتب حدیث میں نام ونشان تک نہیں ملتا۔

قارئین ذی قدر!!!

یقیناوہ وقت آچکا ہے کہ جس کے بارے میں ہادی جہاں صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا تھا......

سیکون فی اخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم و ایاھم ﴿۸﴾

میری امت کے آخر میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو تمہارے سامنے ایسی احادیث بیان کریں گے...... **جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمارے آباء و اجداد نے سنی ہوں گی** ......

پس تم ان لوگوں سے بچ کر رھنا !!!

اور میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ آج کل نہ صرف خطباء وواعظین کی یہ حالت ہے بلکہ بعض مصنفین بھی اسی حدیث کا مصداق ہیں...... کہ کسی بات کو حدیث کہہ کر ذکر کرنے میں کسی طرح کی احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ اور جب مصنفین اسقدر غیر ذمہ داری کا ثبوت دیں گے تو انکی کتب پر اعتماد کر کے وعظ وخطبہ دینے والوں کی حالت کا مزید ابتر ہونا لازمی بات ہے۔

انہی امور کے پیش نظر میرے کچھ احباب نے مجھ سے تقاضا کیا کہ میں اصلاحی بیانات وتقاریر کا ایسا مجموعہ ترتیب دوں کہ جس پر اعتماد کر کے وعظ و بیان کرنے والے مبلغین کم از کم کسی ایسی بات...... جو رسول اکرم صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے نہ فرمائی ہو

﴿۸﴾ الصحیح للامام مسلم (۹/۱) والمسند لابی یعلی الموصلی برقم (۶۲۵۳)

......اسے آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی طرف منسوب کرنے سے بچ سکیں۔

اور میں نے بھی اس کام کی اہمیت کے پیش نظر ہاں تو کر دی لیکن دیگر تعلیمی مصروفیات کے پیش نظر جہاں اس وعدہ کے ایفاء میں دیر ہوگئی وہاں یہ مجموعہ نہایت مختصر تیار ہو سکا۔ بہر حال ارادہ تو اس بات کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کام میں مزید اضافہ کروں گا اور اسی خیال کے پیش نظر اس مجموعہ کو "**حصہ اول**" کا نام دیا۔

خصوصیات کتاب:-

بفضلہ تعالیٰ اس مختصر کتاب میں حتی المقدور اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ بات قرآن و حدیث سے ہی کی جائے...... اگرچہ ترغیب و ترہیب کیلئے کچھ دیگر ذرائع کا استعمال بھی مذموم نہیں ......لیکن پھر بھی قرآن عظیم اور حدیث شریف کا تفوق مسلم ہے۔

نیز اس بات کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث اپنے اصل ماخذ سے ہی لی جائے مثلاً صحیح البخاری کی حدیث مشکوٰۃ سے نہیں بلکہ صحیح البخاری سے ہی لی جائے۔ اور اسی طرح دیگر کتب کی احادیث بھی اصل کتب سے ہی لی جائیں۔ والحمد للہ علی ذلک

اور اس بات کا بھی لحاظ کیا گیا ہے کہ ہر حدیث کی صفت صراحۃً یا دلالۃً مذکور ہو جائے ......وما یعقلها الا العالمون......سوائے چند احادیث کے کہ قلت وقت اور ما بہ الکفایۃ کتب کے میسر نہ ہونے کے سبب ان کی کیفیت مذکور نہ ہو سکی۔

اور ان سب امور کا بیان حاشیہ میں کیا گیا ہے تاکہ بیان کا تسلسل نہ ٹوٹنے پائے۔

نیز عربی عبارات پر اعراب لگا دیا ہے تاکہ مبلغین و واعظین کو پڑھنے میں آسانی رہے لیکن پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ عربی عبارت پڑھنے سے پہلے کسی عالم کو سنائی جائیں۔ کیونکہ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ باوجود نہایت احتیاط کے......کمپوزنگ میں......کوئی نہ کوئی غلطی رہ جاتی ہے... لہذا عربی عبارات کو دوران وعظ پڑھنے میں ضرور احتیاط کی جائے۔

اس کتاب میں اس امر کا لحاظ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اسے دیکھ کر لفظ بلفظ پڑھ کر سنانا چاہے تو بھی اس کو سامنے ایسا مواد ملے جسے تبدیل کیے بغیر بھی وعظ و بیان کا نام دیا جاسکے۔

اعتذار:-

چونکہ یہ مختصر کتاب اس انداز میں لکھی گئی ہے کہ واعظ و مبلغ جب اس کو دیکھ کر وعظ و تبلیغ کریں تو انہیں سامنے ایسی کلام لکھی ملے جس میں کسی طرح کی تبدیلی کیے بغیر تسلسل سے درس و بیان جاری رکھا جاسکے لہذا کئی ایک مقامات پر آیت و حدیث کا ایسا مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ جس کو اس آیت و حدیث کا حاصل تو کہا جاسکتا ہے لیکن اس کا لفظ بلفظ ترجمہ نہیں کہا جاسکتا۔

چونکہ اس کتاب کی تصنیف مختلف مقامات و مختلف احوال میں کی گئی ہے...... جس کے سبب مختلف مقامات پر انداز بیان میں اختلاف بھی ہے...... نیز کتب حدیث کے نسخہ جات بھی مختلف ہیں۔

التماس:-

میری اپنے مبلغ و واعظ بھائیوں سے التماس ہے کہ......

اولاً

بات بات کو رسول اللہ صلی اللہ جل و علا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ذات گرامی کی طرف منسوب نہ کریں کیونکہ آپ صلی اللہ جل و علا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے......

من حدث عني كذبا فليتبوأ مقعده من النار ﴿٩﴾

جو شخص میری طرف سے جھوٹی حدیث بیان کرے تو وہ اپنا ٹھکانا آگ بنالے۔

اور ظاہر ہے کہ جب بات بات کو بلا تحقیق اس بارگاہ کی طرف منسوب کیا جائے گا تو بہت

﴿٩﴾ رواه الائمة بالفاظ مختلفة وجمع الطبراني طرقه في جزء مستقل وذكر فيه نحوا من خمسة وسبعين حديثا ومائة حديث والله تعالى اعلم ١٢

ممکن ہے کہ غلطی ہو جائے ... اور فقط ممکن ہی نہیں ... بلکہ مشاہد ہے کہ ایسی اغلاط صادر ہوتی ہیں۔

لہذا ضروری ہے کہ احتیاط کی جائے۔

ثانیاً

قرآن پاک کی تفسیر اپنی طرف سے ہرگز نہ کی جائے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے......

من قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار ﴿۱۰﴾

جس شخص نے کوئی بات قرآن عظیم میں اپنی رائے سے کہی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ بنالے۔

ثالثاً

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی حدیث مبارک کی تفسیر بھی اپنی طرف سے ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ معتمر اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا......

ليتقي من تفسير حديث رسول الله ﷺ كما يتقي من تفسير القرآن ﴿۱۱﴾

یعنی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی حدیث کی تفسیر میں اسی طرح احتیاط سے کام لینا چاہیے جیسے قرآن عظیم کی تفسیر میں احتیاط ضروری ہے۔

اور آخر میں، میں **علماء کرام سے مؤدبانہ التماس** کرتا ہوں کہ جہاں پر بھی میری غلطی پر مطلع ہوں میری اصلاح ضرور فرمائیں۔

فان صويحبهم قليل البضاعة في تلك الصناعة و انما اقول لهم ما قال لسيدنا خضر سيدنا موسى • عليهما التحية و الثناء •

﴿۱۰﴾ الجامع للترمذی (۲/۱۱۹)

﴿۱۱﴾ السنن للدارمی (۱/۱۲۵)

لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا . والعلم عند الله جل وعلا . والصلوة والسلام على سيد الانبياء . محمد المصطفى . صلى الله جل وعلا عليه وعلى ابويه وآله واصحابه وازواجه وحزبه وابنه وبارک وکرم وسلم تسليما كثيرا كثيرا .

وانا العبد الفقير الى الله الغنى

ابوأريب محمد چمن زمان نجم القادری محص عن ذنوبه

خادم الطلبة بالجامعة الغوثية الرضوية بسكر۔

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان اول﴾

جذبۂ

اتباع رسول

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

حررہٗ

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

محص عن ذنوبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ اِتِّبَاعُہٗ مَحَبَّۃُ اللّٰہِ وَ اِطَاعَتُہٗ اِطَاعَۃُ اللّٰہِ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ساتھ عرفات میں تھا...... جب آپ وہاں سے چلے تو میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل پڑا...... یہاں تک کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام تک پہنچے...... اور امام کے ساتھ نماز ظہر اور نماز عصر ادا فرمائی...... پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کی معیت میں وقوف عرفات کیا...... میں نے اور میرے کچھ ساتھیوں نے بھی ان کے ساتھ وقوف عرفات کیا...... یہاں تک کہ جب امام اور دیگر لوگ وہاں سے چل پڑے تو ہم بھی چل پڑے...... یہاں تک کہ ہم جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی معیت میں مأزمین (منیٰ سے قریب ایک جگہ) کے قریب ایک گھاٹی میں پہنچ گئے...... یہاں آکر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ کو بٹھایا...... تو ہم نے بھی اپنے اپنے اونٹوں کو بٹھادیا......

ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں پر نماز پڑھنے کے لیے ٹھہرے ہیں...... ہمارے پوچھنے پر آپ کے سواری بان نے ہمیں جواب دیا......

اَنَّہٗ لَیْسَ یُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ وَلٰکِنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَھٰی اِلٰی ھٰذَا الْمَکَانِ قَضٰی حَاجَتَہٗ فَھُوَ یُحِبُّ اَنْ یَّقْضِیَ حَاجَتَہٗ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ رواہ احمد فی المسند برقم (۵۸۷۳) واوردہ المنذری فی الترغیب والترھیب برقم (۷٦) ثم قال رواہ احمد ورواتہ محتج بھم فی الصحیح ١٢٥١

یعنی آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ.........

آپ رضی اللہ عنہ کو یاد آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم اس مقام پر پہنچے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے یہاں پر قضائے حاجت فرمائی تھی......اور جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی.........

......جذبۂ اتباع رسول ﷺ......

میں اس مقام پر قضائے حاجت فرمانا چاہتے ہیں..........!!!

برادران اسلام!!!

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فعل مبارک..... ہمیں یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ بتاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے افعال مبارکہ کی..... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی سنت مطہرہ کی..... بہت بڑی اہمیت تھی..... عام ازیں وہ افعال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے بطور عبادت کیے ہوں..... یا وہ افعال مبارکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی ذات گرامی سے طبعاً صادر ہوئے ہوں......

بہر حال صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی اتباع..... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی اقتداء..... ہر کام اور ہر بات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی پیروی..... زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ.....اور زیست کا سب سے بڑا حاصل تھا۔

انہی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں جناب زید بن اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی قمیص کے بٹن کھول کر نماز ادا فرما رہے ہیں..... میں نے

آپ ؓ سے اس بارے میں سوال کیا تو جواب میں آپ ؓ نے فرمایا......

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ﴿۲﴾

میں نے نبی صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اسی طرح نماز ادا فرمائی (پس میں نے بھی آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع میں ایسے ہی نماز ادا کی......!!!)

حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ساتھ ایک سفر میں تھے......آپ ؓ ایک جگہ سے گزرے تو وہاں سے کچھ دور ہو کر گزرے......

جب آپ ؓ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟

تو جواباً آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا......

اِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِهٰذَا الْمَكَانِ حَادَ عَنْهُ فَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ ﴿۳﴾

میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جب یہاں سے گزرے تو اس مقام سے دور ہو کر گزرے......تو میں نے بھی ایسا ہی کیا جیسے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ

﴿۲﴾رواه ابن حبان في الصحيح برقم(٥٥٤٥)وابن خزيمة في الصحيح برقم(٧٥٧،٧٥٨) والبيهقي في السنن الكبرى(٢/٢٤٠)وروى نحوه فيه بطريق اخرى وروى ابن ابي عاصم في الآحاد والمثاني نحوه بدون قوله رضي الله تعالى عنه رأيت النبي صلى الله عليه وسلم الخ بطريق اخرى برقم(٦٨٣)والله عزاسمه اعلم۱۲ابواريب نجم القادري غفرله

﴿۳﴾رواه احمد في المسند برقم(٤٦٣٨)وابو نعيم في اخبار اصبهان برقم(٤٠٦٣٦) واورده المنذري في الترغيب والترهيب برقم(٧٤)ثم قال رواه احمد والبزار باسناد جيد اه والله جل مجده اعلم۱۲ابواريب نجم القادري عفي عنه

وازواجہ وبارک وسلم نے کیا......!!!

اسی طرح جناب نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما...... مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک درخت کے پاس آتے اور اس کے نیچے ٹھہرتے......اور فرمایا کرتے کہ (میں اس درخت کے نیچے آکر اس لیے اترتا ہوں کہ) نبی صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم اس کے نیچے آکر اترا کرتے تھے......!!! ﴿۴﴾

یونہی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی دعوت کی تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے ساتھ دعوت پر گیا......اس شخص نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس کے اندر کدو بھی تھا۔

جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم پیالے کے کناروں سے کدو کو تلاش فرما رہے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......

فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ ﴿۵﴾

﴿۴﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۲۴۴/۱۱)والاوسط برقم(۴۱۱۵)وروی ابن بطۃ فی الابانۃ الکبری نحوہ برقم(۷۳)واورد المنذری نحوہ فی الترغیب والترھیب برقم(۷۵)وقال رواہ البزار باسناد لاباس بہ اھ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۵﴾رواہ مالک فی الموطا برقم(۱۰۰۳)والبخاری فی الصحیح برقم(۱۹۵۰،۴۹۶۰، ۵۰۰۰،۵۰۱۵،۵۰۱۶،۵۰۱۹،۵۰)ومسلم فی الصحیح برقم(۳۸۰۳)ابوداود فی السنن برقم(۳۲۸۸)والنسائی فی السنن الکبری(۱۵۵،۴)والترمذی فی الشمائل برقم(۱۶۱)وابوعوانۃ فی المستخرج برقم(۶۷۳۸،۶۷۳۹،۶۷۴۰،۶۷۴۱)والحمیدی فی المسند برقم(۱۲۶۶)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۱۴۲)وعبدالرحیم العراقی فی الاربعین العشاریۃ برقم(۱۹۸/۱)وابونعیم فی اخبار اصبھان برقم(۲۰۹۷)وابوالشیخ الاصبھانی فی اخلاق النبی ﷺ برقم(۶۱۸،۶۲۲)واللہ تعالی اعلم ۱۲

جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کدو کو پسند فرماتے ہیں تو اس دن سے کدو میرا بھی محبوب بن گیا......!!!

اسی طرح جناب معاویہ بن قرۃ اپنے والد گرامی جناب قرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں "مزینہ" کے ایک گروہ کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا......ہم نے جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی......اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص مبارک کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔

جناب قرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت کے بعد اپنے دونوں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گریبان سے اندر ڈال کر مہر نبوت کو مس کیا۔

عروۃ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ (حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ کے بیٹے جناب معاویہ اور ان کے پوتے میں اس قدر **جذبۂ اتباع رسول** ﷺ تھا کہ) میں نے...... **گرمی ہو یا سردی** جب بھی جناب معاویہ اور ان کے بیٹے کو دیکھا تو......

ان کی قمیصوں کے بٹن کھلے ہوا کرتے تھے......

(**جذبۂ اتباع رسول** ﷺ کا ان پر اس قدر غلبہ تھا کہ)

ان دونوں نے کبھی بھی اپنے بٹن نہ باندھے...... ﴿۶﴾

ابوجعفر......جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ......

كَانَ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

﴿۶﴾ رواه ابو داود في السنن برقم (۴۰۸۲) وابن ماجه في السنن برقم (۳۵۷۸) واحمد في المسند برقم (۱۵۶۵۵) وابن ابي شيبة في المصنف (۲۵/۶) والبيهقي في شعب الايمان برقم (۷۳۵۹) وابن حبان في الصحيح برقم (۵۴۵۲) وابو نعيم الاصبهاني في معرفة الصحابة برقم (۵۲۱۴) والطيالسي في المسند برقم (۱۱۵۵) والبزار في المسند برقم (۲۸۱۱) والله تعالى اعلم ۱۲ نجم القادري عفي عنه

وَسَلَّمَ حَدِیْثًا لَمْ یَعْدُہٗ وَلَمْ یُقَصِّرْ دُوْنَہٗ ﴿۷﴾

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم سے کوئی بات سن لیا کرتے ...... تو نہ اس سے آگے بڑھتے ...... نہ اس سے پیچھے رہتے !!!

برادران اسلام !!!

صرف حضرت عبداللہ بن عمر ...... جناب انس بن مالک ...... جناب معاویہ بن قرۃ اور جناب قرۃ کے پوتے ہی نہیں ...... بلکہ دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی ہر ہر ادا کو اپنانا ...... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی ہر ایک سنت پر عمل کرنا ...... اپنی زندگیوں کا حاصل ...... اور اپنے اس دنیا میں آنے کا اصل مقصد خیال کیا کرتے تھے ...... جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ...... فرمایا ......

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے ایک بار سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کے پیٹ کی طرف کر دیا ...... جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کو دیکھا ...... تو انہوں نے بھی ...... **جذبۂ اتباع رسول ﷺ** ......

میں ...... سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں ...... !!!

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی ...... پھر فرمایا ......

اِنِّیْ کُنْتُ اَصْطَنَعْتُہٗ وَاِنِّیْ لَا اَلْبَسُہٗ

﴿۷﴾ رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۲۶۳) وابن ماجۃ فی السنن برقم(۴) واحمد فی المسند برقم(۵۲۸۷)

بے شک میں نے یہ انگوٹھی بنوائی تھی ...... اور بلاشبہ میں اس کو پہنوں گا نہیں ......!!!

پھر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وذریٰ وسلم نے اس انگوٹھی کو پھینک دیا۔

جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ......

فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ﴿۸﴾

یعنی جب صحابۂ کرام ﷺ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وذریٰ وسلم نے سونے کی انگوٹھی کو پھینک دیا ہے تو ......

(اگر چہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ صحابہ کرام ﷺ اپنی انگوٹھیاں بیچ دیتے ...... یا اپنی عورتوں کو پہننے کو دے دیتے ...... اور سونا پھینک کر اپنا نقصان نہ کرتے ...... لیکن شمع رسالت کے ان پروانوں نے کسی نقصان کو نہ دیکھا ...... اگر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وذریٰ وسلم کے فعل مبارک کو دیکھا ...... اور **جذبۂ اتباع رسول** ﷺ میں آکر) ...... سارے کے سارے صحابہ نے ......

اپنی انگوٹھیوں کو پھینک دیا ......!!!

اسی طرح حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وذریٰ وسلم ...... صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی معیت

﴿۸﴾ رواہ مالک فی الموطأ برقم(۱٤٦۸) والبخاری فی الصحیح برقم(٥٤۱۸، ٥٤۲۷، ٦۱٦۰۰، ٦۷٥٤) ومسلم فی الصحیح برقم(۳۸۹۸) والترمذی فی الجامع برقم(۱٦٦۳) وفی الشمائل برقم(۱۰٦) والنسائی فی السنن برقم(٥۱۱۹، ٥۱۲۳، ٥۱۹٥، ٥۱۹۷) وفی السنن الکبری (٥٦، ٤٥۸، ٤٥) واحمد فی المسند برقم(٤۹۹۸، ٥۱٥۰، ٥٥۸۷، ٥٦۲۱) وعبد الرزاق فی المصنف (۱۰: ۳۹٥) والبیہقی فی شعب الایمان برقم(٦۰۷۸، ٦۰۷۹) وابو عوانۃ فی المستخرج برقم(٦۹۷٥، ٦۹۷٦، ٦۹۷۷، ٦۹۷۸، ٦۹۸۰، ٦۹۹٦) وابو یعلی فی المسند برقم(٥۷۰۲) وابن حبان فی الصحیح برقم(٥٥۸۳، ٥٥۹۲) والطبرانی فی مسند الشامیین برقم(۹۹) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۱۲۰۸)

میں نماز ادا فرما رہے تھے..... کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم اپنے نعلین مبارکین کو دورانِ نماز اتار دیا..... جب صحابۂ کرام ﷺ نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کو نعلین مبارکین اتارتے دیکھا..........

(تو ہرگز یہ نہ سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے کسی عذر کے پیشِ نظر اپنے نعلین مبارکین کو اتارا ہو..... نہیں..... بلکہ جیسے ہی اپنے آقا ومولا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کو نعلین مبارکین اتارتے دیکھا..... **جذبۂ اتباعِ رسول ﷺ** بھڑک اٹھا..... اور)

سارے کے سارے صحابہ ﷺ نے اپنے اپنے جوتے اتار دیئے... !!!

نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے صحابۂ کرام ﷺ سے ان کے جوتے اتارنے کا سبب پوچھا..... تو صحابۂ کرام ﷺ نے عرض کی.....

رَأَیْنَا اَلْقَیْتَ نَعْلَیْکَ فَاَلْقَیْنَا نِعَالَنَا ﴿۹﴾

ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارکین کو اتارا..... تو (آپ کی اتباع میں) ہم سب نے بھی اپنے اپنے جوتوں کو اتار دیا..... !!!

﴿۹﴾ رواه ابن حبان في الصحيح برقم (۲۲۱۹) وابن خزيمة في الصحيح برقم (۷٦٤، ۹٦٦) وابوداود في السنن برقم (۵۵۵) واحمد في المسند برقم (۱۰۷۲٦، ۱۱٤٤۳) وابن ابي شيبة في المصنف (۲/۳۰۷) والبيهقي في السنن الكبرى (۲/۲۰۲، ٤۳۱) ومعرفة السنن والآثار برقم (۱۳۱۹) وعبدالرزاق في المصنف (۱/۳۸۸) والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط مسلم برقم (۹۱۱) والدارمي في السنن برقم (۱٤۲۹) ابويعلى في المسند برقم (۱۱۵۹) وعبد بن حميد في المسند برقم (۸۸۳) وابونعيم في اخبار اصبهان برقم (۱۱٦۱) والخطيب في الفقيه والمتفقه برقم (۱۰۱٦) ورواه الطبراني في الكبير عن ابن عباس (۱۰/۸۵) والحاكم في المستدرك نحوه عن انس وقال صحيح على شرط البخاري برقم (٤٤۲) وعبدالرزاق في المصنف عن الحكم بن عتيبة (۱/۳۸۷) والحارث في البغية مرسلا عن بكر بن عبدالله المزني برقم (۱/۵٦)

اسی طرح جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے رمضان المبارک میں بلا افطار روزے رکھنا شروع کر دیئے...... جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کو بلا افطار روزے رکھتے دیکھا تو طاقت نہ ہونے کے باوجود......

......جذبۂ اتباع رسول ﷺ......

میں بلا افطار روزے رکھنا شروع کر دیئے...... (چونکہ اس بات کی طاقت نہ رکھتے تھے لہذا) یہ بلا افطار روزے ان کے لیے تکلیف کا باعث ہوئے۔

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کو خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بلا افطار روزے رکھنے سے روک دیا۔ ﴿۱۰﴾

برادران اسلام!!!

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اس قدر **جذبۂ اتباع رسول ﷺ** کیوں نہ ہو...... جبکہ ان حضرات کی موجودگی میں قرآن نازل ہوا...... جس میں بار بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی اتباع کا حکم فرمایا گیا...... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی پیروی کو ہدایت اور کامیابی کا معیار بتایا گیا...... آپ صلی اللہ

﴿۱۰﴾ رواه الفريابي في الصيام برقم (٢١) واللفظ له وقد رواه البخاري عن انس برقم (١٨٢٥) وعن ابي سعيد برقم (١٨٣١،١٨٢٧) وعن ابي هريرة برقم (٦٧٥٥) وابوداود في السنن عن ابي سعيد نحوه (٢٠١٤) والترمذي عن انس برقم (٧٠٩) واحمد عن ابي هريرة برقم (٧٤٥٤) وعن ابي سعيد برقم (١١١٢١،١٠٦٣٣) وعن انس برقم (١٣٤٢٠،١٢٩٧٨،١٢٨٠٥،١٢٦١٥،١٢٣١٤،١٢٢٧٩) وابن منده في التوحيد برقم (١١٧) وغيرهم مختصرا والله جل مجده اعلم ١٢ انجم القادري غفرله

جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کو دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بتایا گیا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ انہیں اللہ عزوجل سے محبت ہے...... تو اللہ عزوجل نے محبتِ الٰہیہ کے دعویٰ میں صدق کا معیار پیش کرتے ہوئے اس آیۂ مقدسہ کو نازل فرمایا......

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾

اے محبوب !!!

تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ عزوجل کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ عزوجل تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا...... اور اللہ عزوجل بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿١٢﴾

یعنی اللہ عزوجل نے اپنی محبت کا معیار...... **اتباعِ رسول** ﷺ کو قرار دیا...... اور اسی قدر نہیں کہ...... **اتباعِ رسول** ﷺ ...... کو محض اپنی محبت کا معیار ہی قرار دیا ہو...... بلکہ نبی اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کرنے والوں کو مژدۂ جانفزا سناتے ہوئے فرمایا......

يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

﴿١١﴾ القرآن الحکیم آل عمران ٣١

﴿١٢﴾ رواه ابن جرير في جامع البيان (٣٢٢/٦) و ابن ابي حاتم في التفسير (٤٧٣/٢) و ابن بطة في الابانة الكبرى برقم (١٠٧٢) و ابو حاتم الرازي في الزهد برقم (٤٥) و الآجري في الشريعة برقم (٢٥٣) و محمد بن نصر المروزي في تعظيم قدر الصلاة برقم (٦٤٧) و الحديث مروي من غير وجه و الله عز اسمه اعلم

برادرانِ اسلام!!!

گویا کہ فرمایا جا رہا ہے کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلیٰ ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کرو گے تو نہ صرف یہ کہ تمہارا...... **دعوائے محبت الٰھیہ** مان لیا جائے گا...... بلکہ تم پر مزید کرم یہ بھی ہوگا کہ اللہ ﷻ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا...... اور وہ کریم جل جلالہ تمہارے سارے کے سارے گناہوں کو بھی معاف فرما دے گا......!!!

برادرانِ اسلام!!!

اتباعِ رسول ﷺ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ عزوجل نے بار بار قرآن عظیم میں اپنی اطاعت کا حکم ارشاد فرمایا...... اور بارہا اپنی اطاعت کے حکم کے ساتھ ہی رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلیٰ ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کا حکم بھی ارشاد فرمایا......

چنانچہ سورۂ آل عمران میں فرمایا......

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿١٣﴾

آپ فرما دیجیے کہ اطاعت کرو اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ عزوجل کو خوش نہیں آتے کافر......!!!

اسی سورۂ مقدسہ میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے......

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٤﴾

اور اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ کے فرمانبردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ......!!!

سورۃ النساء میں فرمایا جا رہا ہے......

﴿١٣﴾ القرآن الحکیم — آل عمران ٣٢

﴿١٤﴾ القرآن الحکیم — آل عمران ١٣٢

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴿۱۵﴾

اے ایمان والو!!!

فرمانبرداری کرو اللہ ﷻ کی اور فرمانبرداری کرو رسول ﷺ کی......!!!

سورۃ المائدۃ میں ارشاد ہوتا ہے......

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

اور اطاعت کرو اللہ ﷻ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور ہوشیار رہو...... پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے......!!!

سورۃ الانفال میں فرمایا جارہا ہے......

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو......!!!

اسی سورۂ انفال میں ایک دوسرے مقام پر فرمایا جاتا ہے......

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۱۸﴾

اے ایمان والو!!!

اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو!

اسی سورۂ انفال میں ایک اور مقام پر فرمایا......

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ

﴿۱۵﴾ القرآن الحکیم — النساء ۵۹

﴿۱۶﴾ القرآن الحکیم — المائدۃ ۹۲

﴿۱۷﴾ القرآن الحکیم — الانفال ۱

﴿۱۸﴾ القرآن الحکیم — الانفال ۲۰

ریحکم و اصبروا ان اللہ مع الصبرین ﴿۱۹﴾

اور اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ ﷻ صبر والوں کے ساتھ ہے......!!!

سورۂ محمد میں فرمایا جا رہا ہے......

یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و لاتبطلوا اعمالکم ﴿۲۰﴾

اے ایمان والو!!!

اللہ ﷻ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے عمل باطل نہ کرو......!!!

سورۃ المجادلۃ میں ارشاد ہوتا ہے......

فاقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ و اطیعوا اللہ و رسولہ ﴿۲۱﴾

تو نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمانبردار رہو......!!!

سورۂ تغابن میں فرمایا جا رہا ہے......

و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول فان تولیتم فانما علی رسولنا البلغ المبین ﴿۲۲﴾

اور اللہ ﷻ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر صرف صریح پہنچا دینا ہے......!!!

سورۂ نور میں ان الفاظ میں فرمایا جا رہا ہے......

﴿۱۹﴾ القرآن الحکیم — الانفال ٤٦
﴿۲۰﴾ القرآن الحکیم — محمد ٣٣
﴿۲۱﴾ القرآن الحکیم — المجادلۃ ١٣
﴿۲۲﴾ القرآن الحکیم — التغابن ١٢

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۲۳﴾

تم فرماؤ......اطاعت کرو اللہ ﷻ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول ﷺ کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا......اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا اور اگر رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول ﷺ کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا......!!!

برادرانِ اسلام !!!

''قرآن عظیم کا جابجا اپنے ماننے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دینا...... جہاں اللہ ﷻ کی اطاعت وفرمانبرداری کا بیان آتا ہے وہاں رسول کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع واقتداء کی بھی تاکید کرنا......''اس بات کی روشن دلیل ہے کہ نجات...... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی پیروی میں ہے......دارین کی بھلائی **اتبـــاعِ رسول** ﷺ میں ہی مضمر ہے...... اللہ ﷻ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ہی رستہ ہے اور وہ رستہ **اتباعِ رسول** ﷺ ہے۔

برادرانِ اسلام !!!

قرآن عظیم نے جابجا **اتبـــاعِ رسول** ﷺ کی تاکید فرمائی ہے......اور نہ صرف یہ کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع اور اطاعت کا حکم دے دیا ہو......نہیں نہیں...... بلکہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع واقتداء کا حکم دیا وہاں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کو اللہ ﷻ کی اطاعت بھی فرمایا...... چنانچہ سورۃ النساء میں

﴿۲۳﴾ القرآن الحکیم النور ۵۴

ارشاد ہوتا ہے......

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴿٢٤﴾

جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ ﷻ کی اطاعت کی۔

برادرانِ اسلام!!!

جہاں اللہ ﷻ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کا حکم دیا......رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا......وہاں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والوں کے لیے طرح طرح کے انعامات بھی مقرر فرمائے......**اتباعِ رسول ﷺ** کا جذبہ رکھنے والوں کو کامیابی وکامرانی کا مژدہ بھی سنایا...... چنانچہ سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے......

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥﴾

اور جو اطاعت کرے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی...... اللہ ﷻ اسے باغوں میں لے جائیگا......جن کے نیچے نہریں رواں...... ہمیشہ ان میں رہیں گے......اور یہی ہے بڑی کامیابی!

سورۂ نور میں فرمایا جارہا ہے......

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ﴿٢٦﴾

اور جو اطاعت کرے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اور اللہ جل جلالہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہ لوگ کامیاب ہیں......!!!

﴿٢٤﴾ القرآن الحکیم — النساء ٨٠

﴿٢٥﴾ القرآن الحکیم — النساء ١٣

﴿٢٦﴾ القرآن الحکیم — النور ٥٢

سورۃ الاحزاب میں ارشاد فرمایا جارہا ہے......

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾

اور جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی پائی......!

سورۃ الفتح میں فرمایا......

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴿۲۸﴾

اور جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے...... اللہ ﷻ اسے باغوں میں لے جائیگا......جن کے نیچے نہریں رواں۔

بلکہ سورۃ النساء میں تو یہاں تک فرمادیا......

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۲۹﴾

اور جو اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ ﷻ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں......!!!

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۳۰﴾

یہ اللہ ﷻ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا......!!!

برادران اسلام!!!

دل کے کانوں کے ساتھ اس فرمان الٰہی کو دوبارہ سنیے......اور توجہ فرمایئے

﴿۲۷﴾ القرآن الحکیم — الاحزاب ۷۱
﴿۲۸﴾ القرآن الحکیم — الفتح ۱۷
﴿۲۹﴾ القرآن الحکیم — النساء ۶۹
﴿۳۰﴾ القرآن الحکیم — النساء ۷۰

کہ **اتباع رسول** ﷺ کا جذبہ رکھنے والوں کے لیے کیا انعام مقرر فرمایا جارہا ہے...... اطاعت مصطفیٰ ﷺ کرنے والوں کو کس بلند مقام سے نوازا جارہا ہے...... فرمایا......

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا یعنی انبیاء کا اور صدیقین کا اور شہداء کا اور نیک لوگوں کا......!!!

برادران اسلام!!!

اتباع رسول ﷺ کا جذبہ رکھنے والوں کے لیے کتنا بڑا انعام اور کس قدر عظیم فضل ہے کہ انہیں **اتباع رسول** ﷺ کے بدلے میں نہ صرف جنت...... بلکہ...... نیک لوگوں شہیدوں...... صدیقین...... بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت سے سرفراز فرمایا جارہا ہے!

میرے مسلمان بھائیو!!!

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت کی قدر معلوم کرنی ہو تو بنی اسرائیل کی اس بڑھیا سے معلوم کیجیے کہ......

جب جناب موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریا میں اترنے کا حکم دیا جاتا ہے......

لیکن آپ کی سواریوں کے منہ پھیر دیئے جاتے ہیں...... وہ واپس پلٹ آتی ہیں...... حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں......

مَالِيْ يَارَبِّ؟؟؟

یا اللہ!!!

یہ کیا حال ہے؟؟؟ (سواریاں آگے کیوں نہیں جارہیں؟؟؟)

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے......

اِنَّكَ عِنْدَ قَبْرِ يُوْسُفَ فَاحْتَمِلْ عِظَامَهٗ مَعَكَ!!!

تم یوسف علیہ السلام کی قبرِ انور کے پاس ہو......لہذا ان کے جسمِ اقدس کو بھی اپنے ساتھ لے لو!!!

لیکن حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبرِ انور کا پتہ معلوم نہیں ہوتا......آپ علیہ السلام لوگوں سے پوچھتے ہیں......تو عرض کیا جاتا ہے کہ اگر ان کی قبر کا کسی کو علم ہو سکتا ہے تو وہ بنی اسرائیل کی بڑھیا کو ہو سکتا ہے......پس جناب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اس بڑھیا کو بلا بھیجتے ہیں......جب وہ حاضرِ خدمت ہوتی ہے تو آپ فرماتے ہیں......

هَلْ تَعْلَمِيْنَ أَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ؟؟؟

بڑھیا! کیا تجھے معلوم ہے کہ یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟؟؟

بڑھیا عرض کرتی ہے......

نَعَمْ......!!!

جی ہاں معلوم ہے......!!!

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں......

فَدُلِّيْنَا عَلَيْهِ !!!

اگر تجھے معلوم ہے تو ہمیں بتاؤ!!!

بڑھیا عرض کرتی ہے......

لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ مَا أَسْئَلُكَ!!!

خدا کی قسم میں آپ کو اس وقت تک قبرِ یوسف کا پتہ نہ بتاؤں گی جب تک آپ مجھے وہ عطا نہ فرمادیں جس کا میں نے آپ سے سوال کرنا ہے!!!

حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں......

لَکِ ذَاکِ!!!

تجھے یہ چیز عطا کی جائیگی!!!

بڑھیا موقع غنیمت جانتی ہے...... بارگاہ کلیمی سے جب عطا کا وعدہ پاتی ہے تو ایسے کمال کا سوال کرتی ہے...... کہ اگر انسان ہزار زندگیاں پائے...... ہر زندگی میں ہزاروں سال عمر عطا کیا جائے...... اور ساری زندگی عبادت و ریاضت میں گزار دے......اور پھر کہیں جا کے اسے یہ کمال حاصل ہو تب بھی یقیناً وہ فائدے میں رہا......اور اسے اس کے حق سے زیادہ عطا ہوا......اور وہ کمال کیا تھا...... بڑھیا عرض کرتی ہے......

أَسْئَلُكَ أَنْ أَكُوْنَ مَعَكَ فِي الدَّرَجَةِ الَّتِي تَكُوْنُ فِيهَا فِي الْجَنَّةِ

میں آپ سے اس بات کا سوال کرتی ہوں کہ...... میں جنت کے اندر

......**آپ کے ساتھ**......

اس درجہ میں رہوں جس میں آپ ہوں گے............!!!

حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر چند فرماتے ہیں کہ جنت کا سوال کر لو...... یعنی اس قدر ہی تجھے کافی ہے لیکن بڑھیا نے یہی جواب دیا......

لَا وَاللّٰهِ لَا أَرْضٰى إِلَّا أَنْ أَكُوْنَ مَعَكَ!!!

خدا کی قسم!!!

میں اس وقت تک نہ مانوں گی جب تک مجھے جنت میں

......**آپ کی معیت**...... نہ ملے......!!!

پھر جناب موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی کی گئی کہ آپ اسے عطا کر دیجیے...... اس میں آپ کا کچھ نقصان نہیں...... پس جناب موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے......

......**جنت میں اپنی معیت**......

سے نواز دیا تو اس بڑھیا نے انہیں حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبرِ انور کا پتہ بتا دیا......﴿۳۱﴾

برادرانِ اسلام!!!

یقیناً انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی جنت کے اندر معیت... کوئی عام سی بات نہیں......اور یہی وجہ ہے کہ جب بنی اسرائیل کی بڑھیا نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے آگے جانا بھی ہے......لیکن ان کی سواریاں آگے کی طرف رخ بھی نہیں کر رہیں......اور بات سیدنا یوسف کے جسدِ انور پر ٹھہری ہے......اور قبرِ یوسف کا میرے سوا کسی کو علم نہیں......میں بتاؤں گی تو بات بنے گی......لہٰذا موقع ہے کہ میں کچھ شرط رکھ لوں......اور مزید برآں یہ کہ بارگاہِ کلیمی سے وعدۂ عطا بھی ہو چکا تھا......اور پھر مانگا تو کیا مانگا؟؟؟

اللہ جلَّ مَجْدُہٗ کے نبی علیہ السلام کی جنت میں معیت......!!!

برادرانِ اسلام!!!

یقین جانئے......کہ اگر کسی کو ایک لمحہ کے لیے بھی جنت میں انبیاءِ کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت نصیب ہو گئی تو یقیناً وہ شخص قابلِ رشک ہے......جسے ایک ساعت کے لیے بھی جنت میں انبیاءِ کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت عطا کر دی گئی تو بالیقین اسے بڑی کامیابی مل گئی......!!!

اور میرے ذی قدر بھائیو!!!

قرآنِ عظیم کی اس آیۂ مقدسہ میں......**انبیاء کرام کی معیت**......کی

﴿۳۱﴾رواہ ابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(۴۰۷)والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین برقم(۴۰۵۱،۳۴۸۲)والطبرانی فی الاوسط برقم(۷۹۹۱)وابویعلی فی المسند برقم(۷۰۹۶)وابن حبان فی الصحیح برقم(۷۲۴)وابونعیم الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۵۷۹)والخطیب فی تاریخ بغداد(۲۵۴/۴)واوردہ الھیثمی فی المجمع وقال ورجال ابی یعلی رجال الصحیح(۴۲۴/۴)واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

بشارت کسے دی جارہی ہے؟؟؟

انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت کا وعدہ کس سے کیا جارہا ہے؟؟؟

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ......!!!

جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریٰ وسلم کی اطاعت کرے......

جو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریٰ وسلم کی سنت مطہرہ کو اپنے لیے لازم کرلے......

جو...... **اتباع رسول** ﷺ...... کرے اسے جنت میں انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت عطا کی جائیگی۔

تو میرے بھائیو!!!

یقیناً یہ ایک بڑا انعام ہے جو...... **اتبــاع رسول** ﷺ...... کرنے والے کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے...... یقیناً یہ ایک عظیم عنایت ہے جس کا مستحق وہ انسان ہے جس میں **جذبۂ اتباع رسول** ﷺ پایا جاتا ہے......!!!

بہرحال برادران اسلام!!!

ابھی تک متعدد آیات قرآنیہ کا بیان ہوا جن میں اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریٰ وسلم کی اتباع واطاعت کا حکم فرمایا ہے...... لیکن یہ بات واضح رہے کہ نہ صرف اللہ عزوجل نے ہی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریٰ وسلم کی اتباع کا حکم دیا ہے...... بلکہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریٰ وسلم نے خود بھی اپنی اتباع کو کامیابی اور کامرانی کا معیار اور اللہ عزوجل کے قرب کا واحد ذریعہ بتایا ہے...... ہدایت کو اپنی سنت مطہرہ میں پنہاں بتایا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ

وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم نے فرمایا......

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ ﴿۳۲﴾

جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی......اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

اسی طرح حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ......

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلیٰ ابویہ وآلہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ وبارک وسلم نے ہمارے ساتھ نماز ادا فرمائی......نماز ادا کرنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے......اور ہمیں اتنی بلیغ نصیحت فرمائی کہ آپ کی نصیحت سننے سے آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور دل خوف زدہ ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلیٰ ابویہ وآلہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ وبارک وسلم کی اس موعظت کو سن کر ایک شخص بولا......

یارسول اللہ!!!

ایسے لگتا ہے جیسے یہ نصیحت الوداعی نصیحت ہے......تو آپ ہمیں کس بات کی

﴿۳۲﴾رواہ البخاری فی الصحیح برقم(٦٦٠٤،٢٧٣٧)ومسلم فی الصحیح برقم(٣٤١٨،٣٤١٧)والنسائی فی السنن برقم(٥٤١٥،٤١٢٢)وابن ماجہ فی السنن برقم(٢٨٥٠،٣)والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(٤٥٩٤)واحمد فی المسند برقم(٨١٤٩،٧٧٨٦،٧٣٣٥،٧١٢٥)وابن ابی شیبۃ فی المصنف(٥٦٦/٧)والبیہقی فی السنن الکبری(١٥٥/٨)والشعب برقم(٧٠٩٥)والاعتقاد برقم(٢٣٠)وعبد الرزاق فی المصنف(٣٢٩/١١)والطبرانی فی الاوسط برقم(٢٤٩٢)وابن ابی عاصم فی الدیات برقم(٦٧)والسنۃ برقم(٨٨٥،٨٨٤،٨٨٣،٨٨٢)والمذکر والتذکیر برقم(٢٠،١٩،١٨)ومعمر بن راشد فی الجامع برقم(١٢٨٨)وابوبکر بن الخلال فی السنۃ برقم(٤٧)والفاکہی فی الفوائد برقم(٢٤٩)وابن الاعرابی فی المعجم برقم(٦٤٥)واخرج فی صحیفۃ ہمام بن منبہ برقم(٢٢)ونسخۃ وکیع عن الاعمش برقم(١٠)واللہ جل مجدہ اعلم١٢

تاکید فرماتے ہیں؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واولادہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

میں تمہیں اللہ عزوجل سے ڈرنے کی......اور اپنے امیر کی طاعت وفرمانبرداری کی تاکید کرتا ہوں......اگرچہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

پھر فرمایا......

فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ﴿۳۳﴾

پس جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا تو عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا......پس تم **میری سنت** اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑلو......میری اور میرے خلفاء کی سنت کو نہایت درجہ مضبوطی سے تھام لو!!!

ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی......

یارسول اللہ!!!

یہودیوں کی کچھ باتیں ہمیں بھلی لگتی ہیں......تو آپ کا کیا خیال ہے کہ ان

﴿۳۳﴾رواہ ابوداود فی السنن برقم(۳۹۹۱)واللفظ لہ والترمذی فی الجامع برقم(۲۶۰۰) وابن ماجہ فی السنن برقم(۴۲،۴۳)واحمد فی المسند برقم(۱۶۵۱۹،۱۶۵۲۱،۱۶۵۲۲) والدارمی فی السنن برقم(۹۶)والبیھقی فی السنن الکبری(۱۰/۱۱۴)ودلائل النبوۃ برقم(۲۹۲۲)وشعب الایمان برقم(۷۲۵۵،۷۲۵۶)وابن بطۃ فی الابانۃ الکبری برقم(۱۴۸) والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(۳۰۱،۳۰۳،۳۰۴،۳۰۵)والطبرانی فی الکبیر(۱۳/۱۶۲،۱۶۳،۱۶۴،۱۶۶،۱۶۷،۱۶۸،۱۷۷)والاوسط برقم(۶۶)ومسند الشامیین برقم(۴۲۶،۶۸۴،۷۶۷،۱۱۴۹،۱۳۴۸،۱۹۸۸)وابن حبان فی الصحیح برقم(۵)وابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ برقم(۴۹۹۵)وابن ابی عاصم فی السنۃ برقم(۴۶،۴۷)

میں سے کچھ ہم لکھ نہ لیا کریں؟؟؟

جواباً رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَاتَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ؟؟؟

کیا تم بھی ایسے ہی مضطرب باتیں کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے کیں؟؟؟

لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً

خبردار! میں تمہارے پاس شریعت مطہرہ کو سفید، صاف ستھرا لے کر آیا ہوں۔

پھر اپنی اتباع کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا......

وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَاوَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِىْ ﴿۳۴﴾

اور اگر موسیٰ علیہ السلام بھی اس وقت ظاہری حیات میں ہوتے تو انہیں......

میری اتباع کے سوا چارہ نہ تھا......!!!

مسلمان بھائیو!!!

غور تو فرمائیے......کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ وبارک وکرم وسلم کس انداز میں اپنی اتباع کے لازم ہونے کی تعلیم دے رہے ہیں......کس انداز سے اپنے غلاموں کو سکھا رہے ہیں کہ اگر نجات ہے تو میری اتباع میں ہے......آخرت کی کامیابی میری پیروی میں مضمر ہے......اللہ تعالیٰ کی رضا میری اقتداء میں پنہاں ہے......حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ نبی ہیں......اللہ عزوجل کے رسول ہیں......اللہ تعالیٰ نے انہیں کتاب عطا فرمائی......لیکن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں کہ اگر جناب موسیٰ علیہ السلام بھی اس وقت ظاہری حیات طیبہ میں ہوتے تو انہیں بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کرنی پڑتی......!!!

﴿۳۴﴾رواہ احمد فی المسند برقم(۱۴۱۰۴) وابن ابی شیبۃ فی المصنف(۲۲۸/۶) والبیھقی فی شعب الایمان برقم(۱۷۵،۱۷۳) واللفظ لہ وابن ابی یعلی الموصلی برقم(۲۰۸۱) واللہ تعالی اعلم ۱۲

برادرانِ اسلام!!!

اگر ایک نبی اور رسول علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام...... جو خود صاحب کتاب ہیں......ان کے لیے بھی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی اتباع لازم ہو......تو ظاہر ہے کہ ہمارے لیے تو بطریق اولیٰ ضروری اور لازم ہوگی۔

برادرانِ اسلام!!!

جس طرح قرآن عظیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی اتباع کا حکم دیا اور ساتھ ہی اس حکم کی تعمیل کرنے والوں کو کامیابی اور کامرانی کی بشارت بھی سنائی...... یونہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے بھی جہاں اپنی سنت مطہرہ کی اتباع واقتداء کی تاکید فرمائی وہاں اس عظیم رستے کی اتباع کرنے والوں کو طرح طرح کے ثواب کا وعدہ بھی دیا......اس عظیم طریقہ کی پیروی کرنے والوں کو بے شمار انعامات کی بشارت بھی دی۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴿۳۵﴾

جس نے پاکیزہ کھانا کھایا......اور **سنت کی موافقت** میں عمل کیا......اور لوگ اس کی برائیوں سے محفوظ رہے......وہ داخل جنت ہوا۔

﴿۳۵﴾رواه الترمذي في الجامع برقم(۲٤٤٤)و العلل الكبير برقم(۳۹۷)و الحاكم في المستدرك وصححه برقم(۷۱۷۳)و اللفظ له و اللالكائي في شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة برقم(٦) و الطبراني في الاوسط برقم(۳٦٥٤)و البيهقي في شعب الايمان برقم(٥٥١٢) و ابن ابي الدنيا في الصمت برقم(۲٦)و هناد بن السري في الزهد برقم(۱۱۲۹)و الله تعالى اعلم ۱۲۔

یونہی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وأزواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ وَثَبَتَ نَجَا وَمَنْ اَفْرَطَ مَرَقَ وَمَنْ خَالَفَ هَلَکَ ﴿۳۶﴾

جس نے میری سنت کو لازم پکڑا اور ثابت قدم رہا......وہ نجات پا گیا......اور جو حد سے بڑھا وہ دین سے نکل گیا......اور جس نے مخالفت کی وہ ہلاک ہوا۔

ایک بار جناب بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو فرمایا......

اِعْلَمْ!!! جان!!!

جناب بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی......

مَا اَعْلَمُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

میں کیا جانوں؟؟؟

پھر فرمایا......

اِعْلَمْ یَا بِلَالُ!!!

اے بلال!!!

جان!!!

جناب بلال رضی اللہ عنہ نے دوبارہ عرض کی......

مَا اَعْلَمُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

میں کیا جانوں؟؟؟

﴿۳۶﴾رواه ابن بطة في الابانة الكبرى برقم(۱۵۰)والله جل وعلا اعلم ۱۲

فرمایا......

مَنْ اَحْیَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا ﴿۳۷﴾

جو میری ایسی سنت زندہ کرے جس پر میرے بعد عمل چھوڑ دیا جا چکا ہو تو اس کے بعد جو بھی اس پر عمل کرے گا...... اس سنت کو زندہ کرنے والے کو ان عمل کرنے والوں کی طرف سے بھی ثواب ملے گا...... اور اس سے ان بعد والوں کے اپنے ثواب میں کسی طرح کی کوئی کمی نہ ہوگی۔

ایک بار فرمانے لگے......

اِنَّ هٰذَا الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ

بے شک اس دین کی ابتداء غریبی و کمی کی حالت میں ہوئی اور عنقریب یہ دین ایسا ہی ہو جائے گا جیسے اس کی ابتداء ہوئی......

فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ

تو کامیابی ہے غرباء کے لیے......!!!

عرض کیا گیا......

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟؟؟

یا رسول اللہ!!!

غرباء کون ہیں؟؟؟

﴿۳۷﴾ رواہ الترمذی فی الجامع وحسنہ برقم(۲۶۰۱) واللفظ لہ و ابن ماجہ برقم(۲۰۵،۲۰۶) والطبرانی فی الکبیر(۱۱/۴۰۳) وعبد بن حمید فی المسند برقم(۲۹۱) والبیھقی فی الاعتقاد برقم(۲۱۳) والبزار فی المسند برقم(۲۸۷۵) وابن وضاح فی البدع برقم(۹۱) والخطیب فی الکفایۃ فی علم الروایۃ برقم(۱۱۰۱) واللہ تعالٰی اعلم۱۲

فرمایا......

اَلَّذِیْنَ یُحْیُوْنَ سُنَّتِیْ وَیَعْمَلُوْنَهَا عِبَادُ اللّٰهِ ﴿۳۸﴾

وہ لوگ جو میری سنت کو زندہ کرتے ہیں اور اللہ ﷻ کے بندے بن کر میری سنت پر عمل کرتے ہیں۔

برادرانِ اسلام!!!

قابلِ رشک ہے وہ انسان جسے **اتباعِ رسول** ﷺ کی توفیق ملی...... خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے سنتِ نبوی پہ عمل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی...... اور خوش نصیب کیوں نہ ہو کہ کبھی اس کے بارے میں فرمایا جارہا ہے کہ وہ **اتباعِ رسول** ﷺ کے سبب داخلِ جنت ہوا کبھی یہ بشارت دی جارہی ہے کہ سنتِ نبوی کی اتباع کے باعث وہ کامیاب وکامران ہوا...... کسی جگہ یہ خوش خبری دی جارہی ہے کہ ایسی سنت...... جس پر عمل متروک ہوچکا ہو...... اس کو زندہ کرنے کی وجہ سے اسے قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کی طرف سے بھی ثواب ملے گا...... اور کہیں فرمایا جارہا ہے کہ اس احیاءِ سنت کے عظیم کام کے سبب اس کے لیے...... **طوبیٰ**...... ہے!!!

برادرانِ اسلام!!!

طوبیٰ کا ایک معنیٰ تو وہ ہے جو اہلِ لغت نے بیان کیا...... یعنی کامیابی اور بھلائی وغیرہ...... لیکن ایک معنیٰ وہ ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے بیان فرمایا...... چنانچہ ایک شخص نے سوال کیا......

یارسول اللہ!!!

طوبیٰ کیا ہے؟؟؟

﴿۳۸﴾ رواه البيهقي في الزهد الكبير برقم (۲۱۵) وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله برقم (۱۵۰۰۳) وروى الترمذي في الجامع وقال حسن صحيح برقم (۲۵۵٤) والطبراني في الكبير (۱۱/٤۰۳) وابو نعيم في الحلية (۱/۲۰۵) وابن عدي في الكامل (۶/۵۹) نحوه والله جل مجده اعلم ۱۲

جواب میں رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہٖ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ مِائَةِ عَامٍ ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا ﴿٣٩﴾

طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت ایک سو سال کی راہ ہے اور جنتیوں کے کپڑے اس درخت کے شگوفوں کے غلاف سے نکلتے ہیں...........!!!

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہٖ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے ایک شخص کے پوچھنے پر فرمایا......

لَوْ ارْتَحَلْتَ جَذَعَةً مِنْ إِبِلِ أَهْلِكَ لَمَا قَطَعْتَهَا حَتَّى تَنْكَسِرَ تَرْقُوَتُهَا هَرَمًا ﴿٤٠﴾

اگر تو اپنے گھر کے اونٹوں میں سے اونٹ کے کسی بچے پر سوار ہو کر **شجرۂ طوبی** کے نیچے چلنا شروع کردے تو اس اونٹ کی بڑھاپے کی وجہ سے گردن ٹوٹ جانے تک بھی تو اس کو طے نہ کر سکے گا.......!!!

برادران اسلام !!!

طوبی کا وہ معنی جو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہٖ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے بیان فرمایا......اسے سامنے رکھیے......تو ما قبل میں بیان کی گئی بشارت کا مطلب

﴿٣٩﴾ اخرجه احمد فی المسند برقم(١١٢٤٥) برواية دراج عن ابی الهيثم وقال فی تقريب التهذيب (١/٢٨٤) دراج صدوق فی حديثه عن ابی الهيثم ضعف اھ فليفهم ثم تنبهت عليه فی الصحيح لابن حبان برقم(٧٥٣٦) و المسند لابی يعلى الموصلی (٣/٣٨٧) و البعث لابی داود برقم(٦٨) و الله اعلم ١٢

﴿٤٠﴾ رواه الطبرانی فی المعجم الكبير(١٢/٥٧،٥٨) و الاوسط(١/٨ح٤٠) و اللفظ له وابن حبان فی الصحيح برقم(٧٥٣٧) و الله تعالی اعلم ١٢ نجم القادری

کچھ اس طرح بن جاتا ہے......کہ......

جو شخص احیاءِ سنت کرے......جن سنتوں پر عمل متروک ہو چکا ہو ان پر از سرِنو عمل شروع کرے......اسے جنت میں ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے جس کی مسافت ایک سو سال کی راہ ہے......جس کے شگوفوں سے جنتیوں کے کپڑے نکلتے ہیں......جو اس قدر بڑا درخت ہے کہ اگر انسان اونٹ کے ایک بچے پر سوار ہو کر اس کے نیچے چلنا شروع کر دے تو وہ اونٹ کا بچہ چلتے چلتے جوان ہو......پھر چلتے چلتے وہ بوڑھا بھی ہو جائے یہاں تک کہ بڑھاپے کی شدت کی وجہ سے اس کی گردن ٹوٹ جائے......لیکن پھر بھی اس درخت کی مسافت کو طے نہیں کیا جا سکتا۔

مسلمان بھائیو!!!

فقط اسی قدر پر بس نہیں......بلکہ احادیث طیبہ میں تو بوقت فسادِ امت......سنت نبویہ پر عمل کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اسے شہید کا سا ثواب ملتا ہے......چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ ﴿۴۱﴾

میری امت میں فتنہ و فساد کے وقت جو میری سنت کو لازم پکڑ لے اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔

بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے تو اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل و علا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَهٗ اَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا ﴿۴۲﴾

﴿۴۱﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر (۲۰/۵۰) والاوسط برقم (۵۵۷۲) واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد ثم قال رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ محمد بن صالح العدوی ولم ارمن ترجمہ وبقیۃ رجالہ ثقات اھ

﴿۴۲﴾رواہ ابن بطۃ فی الابانۃ الکبری برقم (۲۲۴)

میری امت میں فتنہ وفساد کے وقت میری سنت کولازم پکڑنے والے کے لیے پچاس شہیدوں کاثواب ہے۔

بلکہ اس سے بھی بڑھ کروہ انعام جوحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابو یہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِی عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ﴿۴۳﴾

جومیری امت میں فتنہ وفساد کے وقت میری سنت کولازم پکڑلے تواس کے لیے ایک سوشہیدوں کاثواب ہے۔

برادران اسلام !!!

ان احادیث طیبہ میں......جوشخص بوقت فسادامت......رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابو یہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی سنت کواپنے لیے لازم کرلے.....اس کے لیے کہیں ایک شہیدکا......کہیں پچاس شہداءکا......کہیں سوشہیدوں کاثواب بتایاگیاہے......اورشہیدکااجرکتناہے؟؟؟

یقیناہماری سوچ اورخیال سے کہیں زیادہ!!!

قرآن عظیم میں شہیدکےعظیم مقام کواس اندازمیں بیان فرمایاجارہاہے......

وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْافِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًابَلْ اَحْيَاءٌعِنْدَرَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۴۴﴾

اورجواللہ عزوجل کی راہ میں مارے گئے ہرگزانہیں مردہ نہ خیال کرنابلکہ وہ اپنے رب جل جلالہ

﴿۴۳﴾رواہ البیهقی فی الزهدالکبیر برقم(۲۱۷)وابن بشران فی امالیه برقم(۵۰۱ ۷۰۰)ورواہ ابن بطة فی الابانة الکبری عن یحیی رفعه برقم(۲۲۰)وعن علی بن ابی طالب مرفوعابرقم(۱۵۱)وابن عدی فی الکامل (۳۲۷/۲)

﴿۴۴﴾القرآن الحکیم آل عمران ۱۶۹

کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں......

فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۵﴾

شاد ہیں اس پر جو انہیں اللہ عزوجل نے اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾

خوشیاں مناتے ہیں اللہ عزوجل کی رحمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ عزوجل ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم شہید کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

اَلشَّهِيْدُ أَوَّلُ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِه يُكَفِّرُ بِهَا كُلَّ خَطِيْئَةٍ وَيَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُؤْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيُحَلّٰى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ ﴿۴۷﴾

شہید کے خون کا جب پہلا قطرہ نکلتا ہے..... تو اس کی ہر خطا کو معاف فرما دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے..... اور اس کا بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے..... وہ بڑی گھبراہٹ سے مامون کر دیا جاتا ہے..... عذابِ قبر سے امن دے دیا جاتا ہے..... اور اسے ایمان کا حلہ پہنا دیا جاتا ہے۔

﴿۴۵﴾ القرآن الحکیم آل عمران ۱۷۰

﴿۴۶﴾ القرآن الحکیم آل عمران ۱۷۱

﴿۴۷﴾ رواہ ابن قانع فی معجم الصحابۃ برقم (۱۴۱۴) و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

جناب جدار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی معیت میں جہاد کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا......

اَوَّلُ قَطْرَۃٍ تَقَعُ مِنْ دَمِ الشَّهِيْدِ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا عَنْهُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ لَهٗ وَتَجِيْئَانِ يَعْنِيْ الْحُوْرَ الْعِيْنَ تَجْلِسَانِ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَتَمْسَحَانِ عَنْ وَجْهِهٖ وَتَقُوْلَانِ مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكَ وَيَقُوْلُ هُوَ مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكُمَا ﴿۴۸﴾

جب شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے بدلے میں اس کی ہر خطا کو مٹا دیتا ہے......اور اس کے پاس دو حوریں آتی ہیں......آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتی ہیں......اس کا چہرہ صاف کرتی ہیں......اور اسے کہتی ہیں......

مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكَ

کشادگی پائی تو نے......تیرا ہم سے ملاقات کا وقت آ چکا۔

اور وہ بھی ان دونوں کو کہتا ہے......

مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكُمَا!!!

مرحبا......!!! تمہارا مجھ سے ملاقات کا وقت آ چکا۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اَلشَّهِيْدُ يُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ ﴿۴۹﴾

﴿۴۸﴾رواہ ابو نعیم فی معرفة الصحابة برقم(۱۶۳۱)و الحدیث مخرج فی منتقی من کتاب الطبقات لابی عروبة الحرانی برقم(۵۵)و اللفظ لہ و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۴۹﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۴۷۴۶)و الآجری فی الشریعة برقم(۸۰۵،۸۰۶)و اوردہ الهیثمی فی موارد الظمآن(۱۳۸۸)و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

شہید کی...... اپنے گھر والوں میں سے ستر لوگوں کے حق میں شفاعت قبول کی جائیگی۔
بلکہ بعض شہداء سے متعلق تو یوں فرمایا......

وہ بندۂ مؤمن جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ ﷻ کے رستے میں جہاد کرے...... پھر اسے دشمن کا سامنا کرنا پڑے تو ان سے قتال کرے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے فرمایا......

فَذَاکَ الشَّہِیْدُ فِیْ خَیْمَۃِ اللّٰہِ تَحْتَ عَرْشِہٖ لَایَفْضُلُہُ النَّبِیُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَۃِ النُّبُوَّۃِ ﴿۵۰﴾

تو یہ ''وہ شہید ہے جو اللہ ﷻ کے خیمہ میں ہوگا...... اللہ ﷻ کے عرش کے نیچے...... انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی...... اس پر سوائے درجۂ نبوت کے کوئی فضیلت نہ ہوگی''۔

برادرانِ اسلام!!!

جب شہید کو اس قدر فضیلت عطا ہوئی کہ...... مرنے کے بعد بھی اسے رزق عطا کیا جاتا ہے...... خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں...... وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے...... حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے...... حوریں آکر اس کے چہرے پر پڑے گرد و غبار کو صاف کرتی ہیں...... اسے مرحبا کہتی ہیں...... عذابِ قبر سے اسے نجات دے دی جاتی ہے...... فزعِ اکبر یعنی نفخۂ ثانیہ کہ جسے سن کر زمین و آسمان میں موجود ہر ذی عقل گھبرا جائے گا...... جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا......

وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

﴿۵۰﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۴۷۴۹)واحمد فی المسند برقم(۱۶۹۹۸) والدارمی فی السنن برقم(۲۴۶۶)والبیہقی فی السنن الکبری(۹/۱۶۴)و البعث والنشور برقم(۲۲۳)والطبرانی فی الکبیر(۱۲/۵۴،۵۵)ومسند الشامیین برقم (۹۹۵)والطیالسی فی المسند برقم(۱۳۵۱)وابن ابی عاصم فی الجہاد برقم(۱۰۱) وابن المبارک فی الجہاد برقم(۷)وابن عساکر فی تاریخہ(۳۸/۲۷۵،۲۷۶)

وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ﴿۵۱﴾

اور جس دن پھونکا جائے گا صور...... تو گھبرا جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے خدا چاہے۔

لیکن برادرانِ اسلام!!!

شہید اس دن بھی ان لوگوں میں سے ہوگا جن پر یہ گھبراہٹ طاری نہ ہوگی نیز اس شہید کو ایمان کا حلہ پہنا دیا جاتا ہے...... نہ صرف یہ کہ خود جنت میں داخل ہوتا ہے بلکہ اپنی رشتہ داروں میں سے ستر انسانوں کی شفاعت بھی کرتا ہے...... اور اس کی شفاعت مقبول بھی ہوتی ہے...... بلکہ بعض احادیث میں تو یہاں تک فرمادیا کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والا بھی شہید ہے...... ﴿۵۲﴾

اور بعض شہید تو ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ ﷻ کے خیمہ میں...... اللہ ﷻ کے عرش کے نیچے جگہ ملتی ہے...... ان کو اس عظیم مقام سے نوازا جاتا ہے کہ اس کے اور انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان صرف درجۂ نبوت کا فرق رہ جاتا ہے۔

تو برادرانِ اسلام!!!

شہید کے اس عظیم مقام کو پیش نظر رکھتے ہوئے غور فرمایئے کہ جو شخص فسادِ امت کے وقت سنت نبویہ کو اپنے لیے لازم کرلیتا ہے...... **اتباعِ رسول ﷺ** ایسا عظیم کام کرتا

﴿۵۱﴾ القرآن الحکیم النمل ۸۷

﴿۵۲﴾ رواہ الترمذی فی الجامع وحسنہ برقم (۱۵۶۶) واحمد فی المسند برقم (۹۸۱۵، ۹۱۲۸) وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۳۵۱/۸،۵۹۹،۵۶۶/۴) والبیہقی فی السنن الکبری (۸۲/۴) وشعب الایمان برقم (۳۱۸۴، ۸۳۶۲) والحاکم فی المستدرک برقم (۱۳۸۰) وابن حبان فی الصحیح برقم (۴۳۸۹، ۴۷۴۲، ۷۳۷۱) والطیالسی فی المسند برقم (۲۶۸۱) وابن المبارک فی الجہاد برقم (۴۵) وابو نعیم الاصبہانی فی صفۃ الجنۃ برقم (۷۷) وتمام فی فوائدہ برقم (۴۱۹، ۱۲۸۳) والخرائطی فی مساوئ الاخلاق برقم (۵۸۰)

ہے.....اسے بعض احادیث طیبہ کے مطابق ایک شہید کا.....بعض کے مطابق پچاس شہداء کا......اور بعض احادیث مبارکہ کے مطابق سو شہیدوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے......!!!

برادرانِ اسلام!!!

یقیناً یہ ایک بڑی کامیابی اور ایک بڑا ثواب ہے..... جو سنت نبویہ کو اپنے لیے لازم کر لینے والے کو عطا کیا جاتا ہے.....اور پھر سنت نبویہ کو اپنے لیے لازم کر لینے والے.....ایسی سنن جن پر عمل چھوٹ چکا ہو انہیں دوبارہ زندہ کرنے والے.....ان کا ثواب اسی میں منحصر نہیں......بلکہ وہ کریم آقا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کچھ اور بھی فرماتے ہیں.....اپنے حسن بے مثال کے دیوانوں کی امید بندھاتے ہیں.....انہیں اپنی سنت طیبہ پر عمل کی ترغیب دیتے ہوئے ان کے اصلی مقصود کا ذکر فرماتے ہیں..... جناب انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں......کہ حبیب پروردگار صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ﴿۵۳﴾

جس نے میری سنت کو زندہ کیا.....اس نے مجھ سے محبت کی.....جس نے مجھ سے محبت کی......وہ......

جنت میں میرے ساتھ ہوگا............!!!

اے شمع جمالِ مصطفائی کے پروانو!!!

تمہارے آقا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے

﴿۵۳﴾رواہ الترمذی فی الجامع وحسنہ برقم(۲۶۰۲)وابن بطۃ فی الابانۃ الکبری برقم(۵۲) والطبرانی فی الاوسط برقم(۶۱۶۷،۱۱۴۹۶)والصغیر برقم(۸۵۷)وابن شاھین فی الترغیب فی فضائل الاعمال برقم(۵۲۷)والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم(۱۵۳۱،۵۰۵) ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاۃ برقم (۶۱۹)واللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ برقم(۵)واللہ اعلم ۱۲

تمہارے دل کی بات کردی ہے...... تمہاری ڈھارس بندھا دی ہے...... اگر احیائے سنت کرو تو تمہیں اپنا محب فرما رہے ہیں...... اور محب کے لیے یہ بات کچھ کم نہیں کہ محبوب اس کے بارے میں خود فرما دے کہ فلاں میرا محب ہے...... فلاں مجھ سے محبت کرتا ہے...... یقیناً اس محب کی محبت محبوب کے ہاں مقبول ہوتی ہے جس کے بارے میں محبوب خود گواہی دے کہ فلاں میرا محب ہے...... اور یہاں وہ کریم آقا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم اپنی سنت کو زندہ کرنے والے کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ وہ میرا محب ہے...... **جو میری سنت زندہ کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے**...... اور پھر اسی پر بات کو ختم نہیں فرمایا...... بلکہ فرمایا جاتا ہے......

كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ

جنت میں میرے ساتھ ہوگا!!!

اے میرے مسلمان بھائیو!!!

اگر فقط جنت ہی مل جائے تب بھی سودا برا نہیں...... کوئی نقصان نہیں......

لیکن یہاں تو جنت کے ساتھ ساتھ اپنی معیت ورفاقت کی خوشخبری بھی دے رہے ہیں...... اور اگر جنت میں ان کی معیت ورفاقت کا مقام پوچھنا ہو تو جناب ربیعہ رضی اللہ عنہ سے جا کر پوچھو...... جس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے علی الاطلاق فرما دیا تھا......

سَلْ...........!!!

اے ربیعہ!!!!

مانگ...........!!!

جو جی میں آئے مانگ......!!!

اور جناب ربیعہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اس وقت پوری کائنات تھی...... اور فرمانے والے بھی وہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے......

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿٥٤﴾

کا تاج پہنایا...... جو خود فرماتے ہیں......

أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْخَمْسَ ﴿٥٥﴾

علوم خمسہ کے علاوہ کائنات کی ہر ایک چیز کی کنجی مجھے عطا کر دی گئی ہے...... اور پھر بعد میں وہ علوم خمسہ بھی سکھا دیے گئے......

جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا......

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ﴿٥٦﴾

یعنی اے حبیب !!!

آپ جو کچھ نہیں جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہر وہ چیز آپ کو بتا دی......!!!

برادران اسلام !!!

آج اس مختارِ آقا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی رحمت جوش پر ہے...... جناب ربیعہ رضی اللہ عنہ کو کائنات کی کوئی بھی چیز مانگنے کا اختیار دے دیا ہے......

لیکن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے نہ حکومت مانگی...... نہ دولت مانگی...... نہ عزت کا سوال کیا...... نہ شہرت کا مطالبہ کیا...... اگر سوال کیا تو بس ایک...... اور وہ یہ کہ......

أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ ﴿٥٧﴾

﴿٥٤﴾القرآن الحکیم الکوثر ١

﴿٥٥﴾رواہ احمد فی المسند برقم(٥٣٢٢)و الطبرانی فی الکبیر(١٠٤٩٤)ورواہ احمد فی المسند عن عبد اللہ موقوفا برقم(٣٤٧٧،٣٩٥٤)و الشاشی فی المسند موقوف برقم(٨٢١) واوردہ الهیثمی فی المجمع وقال رواہ احمد و الطبرانی ورجال احمد رجال الصحیح(١٦/٤)و اللہ تعالی اعلم١٢

﴿٥٦﴾القرآن الحکیم النساء١١٣-

﴿٥٧﴾رواہ مسلم فی الصحیح برقم(٧٥٤)و ابو داود فی السنن برقم(١١٢٥) و النسائی فی السنن برقم(١١٢٦)وفی السنن الکبری (٢٤٢/١) و البیهقی ==

یارسول اللہ!!!

میں آپ سے...... جنت کے اندر...... **آپ کی رفاقت**...... کا سوال کرتا ہوں......!!!

برادرانِ اسلام!!!

جنت میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی رفاقت ومعیت وہ عظیم مقام ہے جسے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری کائنات سے چنا...... کائنات کی ہر چیز مانگنے کا اختیار ہوتے ہوئے بھی اسی چیز کا سوال کیا۔

تو میرے بھائیو!!!

غور فرمائیے گا...... یہاں پر فرمایا جارہا ہے......

كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ

یعنی میری سنت کو زندہ کرنے والے کو جنت میں میری معیت نصیب ہوگی!!!

یعنی جو مقام جناب ربیعہ رضی اللہ عنہ ساری کائنات سے چنتے ہیں...... اس کا کچھ حصہ احیائے سنت کرنے والے کو بھی مل رہا ہے...... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی جس سنت پر عمل چھوٹ چکا ہو...... اسے دوبارہ لوگوں میں روشناس کرانے والوں کو بھی اس عظیم مرتبہ سے کچھ نہ کچھ خیرات مل رہی ہے۔

برادرانِ اسلام!!!

سنت نبویہ پر عمل کرنے والے یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں...... جنہیں اس عظیم مقام سے سرفراز فرمایا جارہا ہے...... اس بے مثل مرتبہ کی بشارت دی جارہی ہے...... جنہیں

= = فی السنن الکبری (٤٨٦/٢) والدعوات الکبیر برقم (٣٥٠) وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم (٢١١٢) والطبرانی فی الکبیر (٤٣٣/٤) وابو عوانة فی المستخرج برقم (١٤٧٦) وابو نعیم فی معرفة الصحابة برقم (٢٤١٩) وفی حلیة الاولیاء (٢١٤/١) والله سبحانه وتعالیٰ اعلم ١٢

ایسے مقام کی خوشخبری دی جارہی ہے جو کامیابی کے مراتب میں سے عظیم ترین مرتبہ اور کامرانی کے درجات میں سے بلند ترین درجہ ہے۔

برادران اسلام!!!

جس طرح سنت مطہرہ پر عمل کرنے والے کے لیے عظیم انعامات کے وعدے......اور جزیل اجروں کی بشارتیں ہیں......یونہی جو لوگ اس رستے سے دور ہٹتے ہیں......اتباع رسول ﷺ سے جی چراتے ہیں......ان لوگوں کو تنبیہ کے لیے اللہ ﷻ اور اس کے رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ذویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف سے وعیدیں بھی دی گئیں......تاکہ جو لوگ انعام کے لالچ میں آکر راہ نہ پائیں......عذاب سے ہی ڈر کر راہِ راست پر آجائیں......اور یوں اپنی دنیا اور آخرت بہتر بنائیں......چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ذویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ایک بار فرمایا......

كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِى

میری ساری کی ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس شخص کے کہ جس نے (جنت میں داخلے سے) انکار کیا......!!!

عرض کیا گیا......

يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ يَأْبٰى ؟؟؟

یارسول اللہ!!! (بھلا جنت میں داخلے سے) کون انکار کرتا ہے؟؟؟

فرمایا......

مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى ﴿٥٨﴾

﴿٥٨﴾ رواه البخاري في الصحيح برقم (٦٧٣٧) و احمد في المسند برقم (٨٣٧٣) والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرطهما برقم (١٦٩) و ابن حبان في الصحيح برقم (١٧) وروى الطبراني في الاوسط نحوه برقم (٨٢٠)

جس نے میری پیروی کی وہ داخل جنت ہوا......اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں داخلے سے) انکار کیا......!!!

بلکہ ایک حدیث میں تو یہاں تک فرمادیا......

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ﴿۵۹﴾

جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں......!!!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُ اللهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ كَانَ

چھ شخص ایسے ہیں جنہیں میں بھی لعنت کرتا ہوں......ان کو اللہ عزوجل بھی لعنت کرتا ہے اور ہر وہ نبی جو ہو گزرا اس نے بھی ان پر لعنت کی......

اَلزَّائِدُ فِیْ كِتَابِ اللهِ

اللہ عزوجل کی کتاب میں زیادتی کرنے والا......

وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ

﴿۵۹﴾رواہ البخاری فی الصحیح برقم(٤٦٧٥)ومسلم فی الصحیح برقم(٢٤٨٧) وابن حبان فی الصحیح برقم(١٤)وابن خزیمة فی السنن برقم(١٩٩) والنسائی فی السنن برقم(٣١٦٥)وفی السنن الکبری(٢٦٤/٣)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(١٠٥٠)واحمد فی المسند برقم(٦١٨٨)والدارمی فی السنن برقم(٢٢٢٤)والبیهقی فی السنن الکبری(٧٧/٧)وشعب الایمان برقم(٥٢٣٩)ومعرفة السنن والآثار برقم(٤٢٧٩)والسنن الصغیر برقم(١٨٣٤)والحارث فی بغیة الحارث برقم(١٥٧/١)وعبدالرزاق فی المصنف(١٦٧/٦)وابوعوانة فی المستخرج برقم(٣٢٣٦)وعبدبن حمید فی المسند برقم(١٣٢١)وابوالشیخ فی اخلاق النبی ﷺ برقم(٣١١)والعدنی فی الایمان برقم(٤٩)وابن المبارک فی الزهد والرقائق برقم(١٠٩١)وابن ابی عاصم فی السنة برقم(٥١)والخطیب البغدادی فی الفقیه والمتفقه برقم(٣٦٧)والله تعالی اعلم ١٢

اللہ ﷻ کی تقدیر کو جھٹلانے والا......

وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ

اور زبردستی حاکم بننے والا......تاکہ جسے اللہ ﷻ نے ذلت دی اسے عزت دے اور جسے اللہ ﷻ نے عزت دی اسے ذلیل کرے......

وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ

اور اللہ ﷻ کے حرم کو حلال جاننے والا......

وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ

اور میرے قریبیوں (کی اذیت) کو حلال جاننے والا......

وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ ﴿٦٠﴾

اور میری سنت کو ترک کرنے والا......!!!

برادران اسلام!!!

خدارا چند لمحات کے لیے اس چیز پر غور فرمایئے!!!

کیا یہ اچھا ہے کہ مسلمان **اتباع رسول** ﷺ کرے اور جزیل اجر پائے......یا یہ اچھا ہے کہ انسان سنت نبویہ کی پامالی کرے اور جہنم میں جائے؟؟؟؟

کیا یہ اچھا ہے کہ مسلمان سنت نبوی کو اپنے لیے لازم کرلے اور جنت کا مستحق بن جائے

﴿٦٠﴾ رواه ابن حبان في الصحيح برقم(٥٨٤٣) و الترمذي في الجامع برقم(٢٠٨٠) والفاكهي في اخبار مكة برقم(١٤٢٩) والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط البخاري برقم(١٠١٠٢، ٣٩٠، ٧١١١) والطبراني في الكبير (٢٠٨٠٣) والاوسط برقم(١٧٣٣) والبيهقي في شعب الايمان برقم(٣٨٥٠) وفي القضاء والقدر برقم(٢٦٢) وابونعيم في معرفة الصحابة برقم(١٦٩٤) والطحاوي في مشكل الآثار برقم(٢٩٤٥) وابن بشران في اماليه برقم(٢٣٣) وابن مردويه في اماليه برقم(٢٩) والطبراني في الدعاء برقم(١٩٧١) وابن ابي عاصم في السنة برقم(٣٧) والله تعالى اعلم ١٢

یا یہ اچھا ہے کہ سنت کو ترک کرے اور جہنم کا ایندھن بن جائے؟؟؟

برادرانِ اسلام!!!

کیا یہ چیز زیادہ اچھی ہے کہ سنت نبویہ پر عمل کرنے سے جنت کی طرح طرح کی نعمتیں ملیں......اور سب سے بڑی بات یہ کہ اللہ ﷻ کی محبت کا پروانہ نصیب ہو......جنت میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی معیت نصیب ہو......

یا...........

یہ اچھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم فرمائیں کہ یہ مجھ سے نہیں ہے......اور فرمائیں کہ اللہ ﷻ نے......میں نے......اور ہر نبی نے......اس پر لعنت کی..........؟؟؟

میرے بھائیو!!!

یقیناً کوئی عقل مند پہلی کو برا اور دوسری کو اچھا نہیں کہے گا......یقیناً ہر ذی فہم پہلی کو اختیار کرے گا اور دوسری سے دور بھاگے گا......!!!

تو پیارے بھائیو!!!

''پہلی کا حصول اور دوسری سے نجات'' **اتباعِ رسول** ﷺ سے حاصل ہوتی ہے......سنت نبویہ کو اپنے لیے لازم کر لینے سے ملتی ہے۔

تو آئیے!!!

آج اس بات کا عہد کر لیتے ہیں کہ **انشاء اللہ** ﷻ آج اور ابھی سے ہم......**اتباعِ رسول** صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی پوری پوری کوشش کریں گے......!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی ہر ایک سنت

پر عمل کی سعی مقدور کریں گے......!!!

اللہ ﷻ ہمیں **اتبــاعِ رسول** ﷺ کی توفیق عطا فرمائے......اور بروزِ قیامت رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی شفاعت و معیت عطا فرمائے۔

آمین

بحرمۃ سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

وانا العبد الفقیر الی مولاہ الغنی

محمد چمن زمان نجم القادری

عفی عنہ

المدرس بالجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ۔سکھر

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان ثانی﴾

والدین کی رضا

محررہ
ابو ادیب محمد جمن زمان نجم القادری
عفی عنہ ذنوبہ
خادم الطلبۃ الجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ سکھر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خَالِقِ الْآبَاءِ وَالْاُمَّھَاتِ رَافِعِ الدَّرَجَاتِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ اَفْضَلِ الْمُمْکِنَاتِ وَعَلٰی اَبَوَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمُتَّبِعِیْہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری خالہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ جل وعلا عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے وصال اقدس کو ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ دُومۃُ الجَندل والوں میں سے ایک عورت، رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی تلاش میں، میرے پاس آئی۔ (اس عورت کا مسئلہ یہ تھا کہ) جادو کے معاملہ سے کوئی چیز اس میں داخل ہوگئی تھی...... لیکن ابھی تک اس عورت نے اس چیز کے ذریعے کسی خلاف شرع کام کا ارتکاب نہ کیا تھا...... اور اب وہ عورت اس چیز سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے پوچھنا چاہتی تھی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حضرت عروہ بن زبیر سے فرمایا......

اے بھانجے!

جب اس عورت نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو نہ پایا، جو اسکی پریشانی میں اس کو شفا دیتے...... تو وہ اس قدر شدت سے روئی کہ مجھے

اس پر بہت رحم آیا...... وہ عورت روتے ہوئے کہتی تھی کہ مجھے ڈر ہے کہ میں ہلاک ہوگئی ہوں......!!!

(پھر اس عورت نے اپنی ہلاکت و بربادی کا سبب بیان کرتے ہوئے کہا......)

میرا شوہر مجھ سے الگ ہوگیا تھا (اور اس وجہ سے میں نے نہایت پریشان تھی...... ایک دن) میرے پاس ایک بوڑھی عورت آئی تو میں نے اس سے کہا کہ میرا شوہر مجھ سے دور ہے...... تم مجھے کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ میرا شوہر مجھے مل جائے۔

اس بڑھیا نے کہا کہ اگر تو میری بات مانے تو امید ہے کہ تیرا شوہر تجھے مل جائے۔

وہ عورت کہنے لگی کہ میں اس قدر پریشان تھی کہ میں نے اس بڑھیا کے ساتھ وعدہ کرلیا کہ تو مجھے جو بات بھی کہے گی میں اس پر ضرور عمل کروں گی۔

پس جب رات ہوئی تو وہ بڑھیا میرے پاس دو سیاہ رنگ کے کتے لے کر آگئی...... ان میں سے ایک پر وہ بڑھیا سوار ہوئی اور دوسرے پر میں سوار ہوگئی...... سوار ہونا ہی تھا کہ ہم آنا فانا ''بابل'' میں جا پہنچے۔

ہم جیسے ہی وہاں پر رکے تو اچانک میری نظر دو مَردوں پر پڑی جن کو پاؤں سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا...... ان دونوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا......

تجھے کونسی حاجت یہاں لے کر آئی ہے؟؟؟

میں نے ان دونوں سے پوچھا......

کیا تم جادو جانتے ہو؟؟؟

ان دونوں نے کہا......

ہم تو بس نری آزمائش ہیں...... تو جادو سیکھ کر اپنا ایمان برباد نہ کر اور واپس چلی جا!!!

اس عورت نے کہا کہ میں نے واپسی سے انکار کردیا۔

اس پر ان دونوں نے مجھ سے کہا......

کہ تو جا......اور جا کر اُس تنور میں پیشاب کر دے!!!

عورت نے کہا کہ میں وہاں گئی تو گھبرا گئی......اور کچھ کیے بغیر ان دونوں کی طرف واپس لوٹ آئی۔

جب میں ان کے پاس واپس آئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا......

کیا تو نے اس تنور میں پیشاب کیا؟؟؟

میں نے کہا......

ہاں کیا!!!

وہ دونوں کہنے لگے......

تو کیا......تو نے کسی چیز کو دیکھا؟؟؟

میں نے کہا......

میں نے تو کسی چیز کو نہیں دیکھا!!!

تو وہ دونوں مجھ سے کہنے لگے......تو جھوٹ بولتی ہے کہ تو نے تنور میں پیشاب کیا ہے۔ تو نے پیشاب نہیں کیا!!!

پھر کہنے لگے......

تو اپنے علاقے میں واپس چلی جا اور جادو سیکھ کر اپنا ایمان برباد مت کر!!!

عورت نے کہا......میں نے پھر جادو سیکھے بغیر واپسی سے انکار کر دیا۔

پس دوبارہ انہوں نے مجھے کہا......

اگر تو جادو سیکھنا ہی چاہتی ہے تو اس تنور میں جا کر پیشاب کر!!!

عورت نے کہا کہ میں دوبارہ گئی تو میرا بدن لرز اٹھا......مجھ پر خوف طاری ہو گیا......اور میں دوبارہ (کچھ کیے بغیر) ان دونوں کے پاس لوٹ آئی۔

ان دونوں نے پھر مجھ سے پوچھا......

کیا دیکھا؟؟؟

میں نے کہا......

مجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آیا!!!

ان دونوں نے مجھے کہا......

تو جھوٹ بولتی ہے......تو نے تنور میں پیشاب نہیں کیا!!!

پھر مجھے کہنے لگے......

تو اپنے وطن واپس لوٹ جا اور جادو سیکھ کر کفر نہ کر کیونکہ تیرا کام پورا ہونے والا ہے!!!

عورت کہنے لگی کہ میں نے پھر انکار کر دیا۔

انہوں نے پھر مجھ سے کہا......

اگر تو جادو سیکھنا ہی چاہتی ہے تو اس تنور میں جا کر پیشاب کر دے!!!

عورت نے کہا کہ میں نے اب کی بار جا کر اس تنور میں پیشاب کیا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک گھڑ سوار جو لوہے کا نقاب کیے ہوئے تھا......میرے اندر سے نکل کر آسمان کی طرف بلند ہوا...... یہاں تک کہ میری نظر سے اوجھل ہو گیا......میں نے آ کر ان دونوں کو بتایا کہ میں نے تنور میں پیشاب کیا ہے......!!!

ان دونوں نے کہا......

کیا دیکھا؟

میں نے کہا......

ایک شخص گھوڑے پر سوار دیکھا جو لوہے کا نقاب کیے ہوئے تھا......میرے اندر سے نکلا اور آسمان کی طرف چلا گیا......یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا......!!!

وہ دونوں کہنے لگے......

اب کی بار تو نے سچ بولا......وہ گھوڑا سوار شخص تیرا ایمان تھا جو تجھ سے نکل چکا

ہے.....اب جا!!!

وہ عورت کہنے لگی کہ میں نے اس بڑھیا سے کہا......

خدا کی قسم!!!

مجھے تو جادو کے متعلق کچھ پتا نہیں چلا اور نہ ہی ان دونوں نے مجھے کچھ سکھایا ہے.....(حالانکہ میں تو جادو سیکھنے آئی تھی!!!)

وہ دونوں کہنے لگے......

کیوں نہیں!!! اب تُو جس چیز کا بھی ارادہ کرے گی وہ فوری طور پر ہو جایا کرے گی.....اگر آزمانا چاہتی ہو تو یہ گندم لو اور اسے زمین میں بو دو!

عورت کہنے لگی کہ میں نے گندم کو بو کر کہا......

اُگ!

تو وہ اگ پڑی......!

میں نے کہا......

پتے نکال!

تو پتے نکل آئے......!

پھر میں نے کہا......

دانے لا!

تو اس میں دانے آ گئے......!

پھر میں نے کہا......

خشک ہو!

تو وہ خشک ہو گئی......!

پھر میں نے کہا......

آٹا بن جا!

تو وہ آٹا بن گئی......!

پھر میں نے کہا......

روٹی پک جا!

تو وہ روٹی پک گئی......!

تو جب میں نے دیکھا کہ میں جس چیز کا ارادہ کرتی ہوں تو وہ ہو جاتی ہے تو (مجھے یقین ہو گیا کہ ان دونوں شخصوں نے درست کہا تھا کہ تیرا ایمان تجھ سے نکل چکا ہے تو اب میں) بہت شرمندہ ہوئی اور اپنے کیے پر سخت نادم ہوئی۔

(یہ سب کچھ بتا دینے کے بعد وہ عورت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے) کہنے لگی......

اللہ کی قسم! اے ام المومنین!!!

میں نے اس جادو کے ذریعے نہ تو کوئی اور کام کیا اور نہ ہی کبھی کرونگی......

خدارا میری نجات کا کوئی راستہ بتایئے!!!

پھر اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی اپنے مسئلہ کے بارے میں سوال کیا......اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ابھی تک بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم مدینہ طیبہ میں موجود بھی تھے......لیکن سب کے سب ہی اس بات سے ڈر رہے تھے کہ اس عورت کو ایسا فتوی کیونکر دیں کہ جس کا ان کو علم نہیں۔

ھاں!!!

یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عورت سے ضرور کہی بلکہ سارے کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ......

لَوْ کَانَ اَبَوَاکَ حَیَّیْنِ اَوْ اَحَدُھُمَا لَکَانَا یَکْفِیَانِکَ ﴿۱﴾

یعنی اے عورت!!!

اگر تیرے ماں باپ، دونوں یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہوتا...... تو وہ تجھے تیرا گناہ بخشوانے میں کفایت کرتے......!!!

برادران اسلام!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے وصال کے فوراً بعد سارے کے سارے صحابۂ کرام ﷺ کا اس بات پر متفق ہونا کہ ''اس عورت کو اگر کوئی چیز نفع دے سکتی ہے...... کوئی نیکی اس کے گناہ کو مٹا سکتی ہے...... تو وہ ماں باپ کی خدمت ہے، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک ہے......'' صحابۂ کرام ﷺ کا اس بات پر اتفاق صاف صاف بتا رہا ہے اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے صحابہ ﷺ کے نزدیک والدین کی خدمت اوران کی بھلائی سے بڑھ کر کوئی بھی ایسا عمل نہ تھا جو انسان کی نجات کا سبب بن سکے۔

صحابۂ کرام ﷺ کے اس جواب سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہو رہی ہے کہ ان کے نزدیک والدین کی خدمت ایک ایسا عظیم کام تھا کہ انسان سے کسی طرح کا گناہ بھی سرزد ہو جائے پھر وہ اپنے رب ﷻ کو راضی کرنا چاہے...... اپنے گناہ کو مٹانا چاہے تو ''والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ بھلائی'' اس کے گناہ کو مٹا سکتی ہے۔

اسی طرح کی ایک بات حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس ﷺ نے فرمائی تھی...... جیسا کہ حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ

﴿۱﴾ اخرجه الحاكم في المستدرك كتاب البر و الصلة (١٥٦/٤) و صححه و اقره الذهبي في المختصر ثم تنبهت عليه في السنن الكبرى للبيهقي (١٣٧/٨) و في شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة للالكائي (٢٣٧/٥) و الله سبحانه و تعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم ١٢ نجم القادري غفرله

ایک شخص نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آکر عرض کی...... کہنے لگا......

میں نے ایک عورت کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو اس عورت نے میرے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کردیا...... پھر اسی عورت کی طرف ایک اور شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس عورت نے اس شخص کے ساتھ نکاح کرنے کو پسند کیا (اور اس کے پیغامِ نکاح کو قبول کرلیا۔) مجھے اس بات پر بڑی غیرت آئی (کہ اس نے میرے ساتھ نکاح کو ناپسند کیا ہے اور اس دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کو ترجیح دی ہے) تو میں نے (غصے میں آکر) اس لڑکی کو قتل کردیا...... (لیکن اب مجھے اپنے گناہ پر ندامت ہورہی ہے اور میں توبہ کرنا چاہتا ہوں) تو کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟؟؟

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا......

أَحَيَّةٌ أُمُّكَ؟؟؟

کیا تیری ماں زندہ ہے؟؟؟

اس شخص نے جواب دیا......

لا......!!!

نہیں...... ماں تو زندہ نہیں ہے......!!!

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر اور جس قدر ہوسکے اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کر...... (ہوسکتا ہے کہ وہ تیرا گناہ بخش دے۔)

حضرت عطا بن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا (کہ جب اس شخص نے آپ کے سامنے اپنے گناہ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں تو) آپ نے اس سے اسکی ماں کے زندہ ہونے کے بارے میں کیوں پوچھا؟؟؟

تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا......

إِنِّي لَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَقْرَبَ إِلَى اللّٰهِ عزوجل مِنْ بِرِّ الْوَالِدَةِ

میں کوئی ایسا عمل نہیں جانتا جو **والدہ کے ساتھ نیکی** کرنے سے زیادہ اللہ عزوجل کے

دربار میں قربت والا ہو۔ ﴿۲﴾

مسلمان بھائیو!!!

واقعی والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی اللہ ﷻ کے دربار میں بہت زیادہ اہمیت ہے...... اس عظیم کام کی قدر و قیمت کا اندازہ تو اسی بات سے ہو جاتا ہے کہ انبیاء کرام و رسل عظام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ نفوسِ قدسیہ ہیں کہ انہیں اللہ ﷻ نے وہ کمال اور وہ رتبہ عطا کیا...... جو کمالات بشریہ میں سے عظیم تر کمال اور مقامات بشریہ میں سے بلند ترین مقام ہے...... لیکن پھر بھی جب ان کی مدح فرماتا ہے تو کسی کے بارے میں فرماتا ہے......

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۳﴾

اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا اور زبردست و نافرمان نہ تھا۔

اور کسی کا قول اس طرح ذکر فرماتا ہے..........

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۴﴾

یعنی اللہ ﷻ نے مجھے میری ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا!!!

مسلمان بھائیو!!!

یقین جانئے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اگر کوئی عام سا کام اور کوئی چھوٹی سی نیکی ہوتی تو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے مقام مدح میں ہرگز بیان نہ کی جاتی......!!

آپ غور تو فرمایئے...... کیا کوئی بادشاہ اپنے وزراء اور اپنی سلطنت کے رؤساء کی شان

﴿۲﴾ اخرجه البخاری فی الادب المفرد برقم (٤) اقول ورجاله رجال الصحيح ثم تنبهت عليه فی شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائی (٧٣/٥) و الدر المنثور للسيوطی (٢٥٢/٦) وعزاه الی الادب للبخاری و الی البيهقی و الله اعلم

﴿۳﴾ القرآن الكريم مريم ١٢۔١٣۔١٤

﴿۴﴾ القرآن الكريم مريم ٣٠۔٣١۔٣٢

اس انداز میں بیان کرنا پسند کرے گا کہ ان کی شان میں کہے کہ یہ لوگ تو اتنے عظیم ہیں کہ یہ میرے ملک میں رہتے ہیں ...... یا یوں کہے کہ ان کی تو شان یہ ہے کہ ان لوگوں کو میرے ملک کی شہریت حاصل ہے...... یا اس طرح کہے کہ یہ لوگ تو ایسے عظمت و شان والے ہیں کہ میرے ملک سے انہیں تنخواہ دی جاتی ہے......!!!

ہرگز نہیں!!!

بلکہ ان کی شان میں ان کے بڑے بڑے کمالات بیان کیے جائیں گے اور ان کی اعلیٰ صفات کو ذکر کیا جائے گا...... تو بلا تشبیہ یہاں پر بھی سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کائنات میں سے عظیم تر لوگوں کی مدح فرمائے گا تو ہرگز عامی صفات ''جن میں کوئی خاص کمال نہ ہو'' ذکر نہ فرمائے گا...... پس جب والدین کے ساتھ حسن سلوک کو اپنے انبیاء کی تعریف میں ذکر فرمایا تو ضرور یہ ایک ایسا عظیم وصف ہے کہ اس کا شمار اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان اوصاف میں ہوتا ہے جو انسان کو پستیوں سے بلندیوں اور رفعتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

مسلمان بھائیو!!!

والدین کے ساتھ بھلائی اور نیکی کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے جب اپنی عبادت کا وعدہ، اور اپنے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے کا عہد و پیمان لیا تو ساتھ فوراً ہی والدین کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرنے کا وعدہ بھی لے لیا...... جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے......

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ﴿۵﴾

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

﴿۵﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۸۳

برادران اسلام!!!

صرف اسی قدر نہیں کہ فقط بنی اسرائیل ہی کو یہ حکم ملا ہو بلکہ سب امتوں میں سے افضل، امت محمدیہ علی نبیہا الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ ﷻ نے بار بار اپنی عبادت کے ساتھ والدین سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے...... جیسا کہ سورۂ نساء میں ارشاد ہوتا ہے......

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴿٦﴾

اور اللہ کی بندگی کرو اور اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔

سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا......

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اسکے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو......!!!

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا

اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اف (تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا......!!!

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٧﴾

اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے۔ اور عرض کر اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

سورۃ الاحقاف میں بندوں کو انکے ماں باپ کے احسانات یاد دلاتے ہوئے ارشاد ہوتا

﴿٦﴾ القرآن الکریم النساء ۳٦

﴿٧﴾ القرآن الحکیم بنی اسرائیل ۲۳۔۲٤

ہے......

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسٰنًا

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرے۔

حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا

اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے۔

وَحَمْلُہٗ وَفِصٰلُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا ﴿۸﴾

اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

سورۃ العنکبوت میں ارشاد فرمایا......

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی......

وَاِنْ جَاھَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا ﴿۹﴾

اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان......!!!

ذی قدر اہل اسلام!!!

قرآن عظیم کی یہ تنبیہ خیز آیات، جہاں ہمیں اس بات کا حکم دے رہی ہیں کہ والدین اگر شریعت مطہرہ کے خلاف کوئی کام کرنے کا حکم دیں تو ہرگز ان کی فرمانبرداری میں شریعت مقدسہ کی نافرمانی مت کرو...... وہاں اس بات پر بھی واضح دلالت کر رہی ہیں کہ والدین اچھے ہوں یا برے، نیک ہوں یا معاذ اللہ بدکردار...... حتیٰ کہ کسی کے والدین کافر یا مشرک ہی کیوں نہ ہوں......

﴿۸﴾ القرآن الحکیم سورۃ الاحقاف آیت ۱۵

﴿۹﴾ القرآن الحکیم سورۃ العنکبوت آیت ۸

بہرحال ہراس کام میں، جو شریعت مقدسہ کے خلاف نہ ہو، انکی فرمانبرداری ضروری اور انکی اطاعت لازم ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

جس طرح قرآن مقدس میں اللہ ﷻ نے ہر حال میں والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے یونہی ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بھی ہر صورت میں والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ بھلائی کا حکم فرمایا ہے...... چنانچہ بارگاہ رسالت میں کوئی بھی شخص آ کر نیکی اور بھلائی سے متعلق سوال کرتا تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اس سے ہرگز یہ نہ پوچھتے کہ تیرے ماں باپ مسلمان ہیں یا کافر...... ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں یا ان گنت معبودوں کے پجاری...... نیکوکار ہیں یا بدکردار...... بلکہ مطلقاً فرمادیا کرتے......

جا!! اور جا کر اپنے والدین کی خدمت کر!!!

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر رسول اکرم، شفیع معظم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے سوال کیا......

مَاتَأْمُرُنِیْ ؟؟؟

آپ مجھے کس بات کا حکم فرماتے ہیں؟؟؟

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

بِرَّ اُمَّکَ !!!

اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کر!!!

اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا...... تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے دوسری بار بھی فرمایا......

بِرَّ اُمَّکَ !!!

اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کر!!!

اس شخص نے تیسری بار پھر یہی سوال کیا تو پھر بھی آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

بِرَّ اُمَّکَ!!!

اپنی ماں کے ساتھ نیکی کر!!!

چوتھی بار پھر اس شخص نے یہی سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اب کی بار فرمایا......

بِرَّ أباکَ ﴿۱۰﴾

اپنے باپ کے ساتھ بھلائی کر!!!

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا تھا......لیکن وہ اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا......تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اس کو فرمایا......

اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا وَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَیْتَهُمَا ﴿۱۱﴾

﴿۱۰﴾رواہ البخاری فی الادب المفرد برقم (٦٠٥) واللفظ لہ وفی الصحیح نحوہ (۸۸۳/۲) ومسلم فی الصحیح نحوہ (۳۱۲/۲) وابن ماجہ فی کتاب الادب باب بر الوالدین (ص۲٦۸) ورواہ احمد فی المسند باللفظ المزکور برقم (۹۲۰۷) ثم تنبهت علیہ فی مشکل الآثار للطحاوی (۲۲۹/٤) والبر والصلۃ للحسین بن حرب (ص۷) ۱۲

﴿۱۱﴾رواہ ابو داود فی کتاب الجهاد باب فی الرجل یغزو وابواہ کارهان وسکت رحمہ اللہ عنہ (۲۵۱/۱) والنسائی (۱۸۱/۲) وابن ماجہ (ص۲۰۵) والبخاری فی الادب المفرد برقم (۱۹،۱۳) والحاکم فی کتاب البر الصلۃ اولا علی الصفحۃ المرقمۃ برقم (۱۵۲) فی المجلد الرابع وصححہ واقرہ الذهبی وثانیا علی الصفحۃ المرقمۃ برقم (۱۵۳) فیہ مصححا واحمد فی المسند (٦٤۹۰،٦۸۳۳،٦۸٦۹،٦۹۰۹) ثم تنبهت علیہ فی السنن الکبری للنسائی (٤۲۵/٤) والصحیح لابن حبان (۳۲۸/۲، ۳۳٦۰) ومشکل الآثار للطحاوی (۱۱٦/۵) واللہ جل وعلا اعلم ۱۲ابو اریب نجم القادری

یعنی تو اپنے والدین کی طرف واپس لوٹ جا اور جس طرح تو نے انہیں رلایا ہے یونہی انہیں ہنسا!!!

بلکہ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ تو روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (جہاد کے ارادہ سے) یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ عزوجل وعلیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ عزوجل وعلیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے اس سے پوچھا......

هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ ؟؟؟

کیا یمن میں تیرا کوئی ہے؟؟؟

اس شخص نے عرض کی......

أَبَوَايَ !!!

میرے ماں باپ ہیں!!!

تو آپ صلی اللہ عزوجل وعلیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

أَذِنَا لَكَ ؟؟؟

کیا ان دونوں نے تجھے ادھر آنے کی اجازت دی؟؟؟

اس نے عرض کی......

لا!!!

یعنی اجازت تو نہیں دی!!!

برادران اسلام!!!

وہ شخص ہجرت کر کے آچکا تھا......طویل اور کٹھن سفر کر کے آیا تھا...... یہاں سے دوبارہ واپس جا کر والدین کو راضی کرنا......پھر ان کی اجازت سے دوبارہ واپس آنا...... یقیناً اس میں شدید دشواری تھی......لیکن رسول اللہ صلی اللہ عزوجل وعلیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم

نے والدین کے مقام ومرتبہ کو ظاہر کرنے کی خاطر فرمایا……

اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَاِنْ اَذِنَالَکَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا ﴿۱۲﴾

تو اپنے والدین کے پاس جا……اور جا کر ان سے اجازت طلب کر……!

اگر وہ دونوں تجھے (جہاد کی) اجازت دیں تو جہاد کر……اور اگر تجھے اجازت نہ دیں تو (جہاد نہ کر بلکہ) ان کے ساتھ حسن سلوک کر!!!

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جہاد کا ارادہ لے کر بارگاہ رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں حاضر ہوا……اور آکر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے سامنے اپنے ارادہ کا اظہار کیا……

جب اس نے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا تو بجائے اس کے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اسے جہاد کی اجازت مرحمت فرماتے……فرمایا……

أَحَيٌّ وَالِدَاکَ???

کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں???

عرض کی……

نَعَمْ!!!

جی ہاں زندہ ہیں!!!

﴿۱۲﴾اخرجه ابن حبان برقم (۴۲۲) وابو داود فی کتاب الجهاد باب فی الرجل یغزو وابواه کارهان وسکت عنه (۲۵۲/۱) واحمد برقم (۱۱۷۴۴) والحاکم فی کتاب الجهاد (۱۰۳/۲) وصححه وتکلم علیه الذهبی وقال دراج واه واقول قال ابن حجر فی تقریب التهذیب (۲۸۴/۱) صدوق فی حدیثه عن ابی الهیثم ضعف اه ثم اقول وقد رواه فیما نحن فیه عن ابی الهیثم فغایة الامر هو ضعیف الاسناد لا المتن والله جل وعلا اعلم ثم تنبهت علیه فی السنن الکبری للبیهقی (۲۶/۹) والمسند لابی یعلی الموصلی (۴۱۶/۳) والله اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری

آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ ﴿۱۳﴾

یعنی اگر تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو میدان جنگ میں نہیں...... بلکہ اپنے والدین کی خدمت میں جہاد کر امدان کے ساتھ بھلائی کر اور حسن سلوک کی خوب کوشش کر!!!

یونہی حضرت جاہمہ سلمی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم عرض کی......

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

یارسول اللہ!!!

میں خاص اللہ کی ذات اور آخرت میں بھلائی کی خاطر آپکی معیت میں جہاد کرنا چاہتا ہوں......!!!

رسول اکرم، منبع علم و حلم و حکم، معدن جود و کرم صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

وَيْحَكَ أَحَيَّةٌ أُمُّكَ؟؟؟

تجھ پر ہلاکت ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟؟؟

﴿۱۳﴾اخرجه البخاری فی الصحیح(۴۲۱/۱)و فی الادب المفرد برقم (۲۰) ومسلم فی الصحیح (۳۱۳/۲)ابو داود فی السنن کتاب الجهاد وابواه کارهان (۱ ۲۵۱) و احمد فی المسند برقم (۶۵۴۴،۶۷۶۵،۶۸۱۱،۶۸۱۲،۶۸۵۸،۷۰۶۲)ثم تنبهت علیه فی الجامع للترمذی (۲۳۸/۶)والسنن للنسائی (۱۴۸/۱۰)والمصنف لابن ابی شیبة (۷۰۰/۷) والسنن الکبری للبیهقی (۲۵/۹)والمصنف لعبد الرزاق (۱۷۵/۵)والسنن الکبری للنسائی (۸/۳)والمعجم الاوسط للطبرانی (۳۵۶/۵،۳۲۹/۱۹)والکبیر له (۲۰۳/۱۱،۱۰۷/۲۰)وشعب الایمان للبیهقی (۳۳۳/۱۶،۳۳۴)والله جل مجدهٔ اعلم ۱۲

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی……

نَعَمْ!!!

جی ہاں زندہ ہے!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا……

اِرْجِعْ فَبِرَّهَا!!!

واپس جا……اور جا کر اس کے ساتھ بھلائی کر!!!

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے دوسری جانب سے حاضر ہو کر عرض کی……

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

یا رسول اللہ!!!

میں خاص اللہ عزوجل کی ذات اور آخرت میں نجات کی خاطر آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں……!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا……

وَيْحَكَ اَحَيَّةٌ اُمُّكَ؟؟؟

تجھ پر ہلاکت ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟؟؟

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی……

نَعَمْ!!!

جی ہاں زندہ ہے!!!

تو رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا……

فَارْجِعْ فَبِرَّهَا!!!

اگر وہ زندہ ہے تو واپس جا کر اس کی خدمت کر!!!

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے تیسری بار سامنے سے آکر عرض کی……

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اَرَدْتُّ الْجِھَادَ مَعَکَ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْآخِرَۃَ

یارسول اللہ!!!

میں خاص اللہ عزوجل کی ذات اور آخرت کیلئے آپ کی معیت میں جہاد کرنا چاہتا ہوں……!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وأزواجہ وصحبہ وبارک وکرم وسلم نے تیسری بار پھر فرمایا……

وَیْحَکَ اَحَیَّۃٌ اُمُّکَ؟؟؟

تجھ پر ہلاکت ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟؟؟

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی……

نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!!!

جی ہاں یارسول اللہ ماں زندہ ہے!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وأزواجہ وصحبہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا……

وَیْحَکَ اِلْزَمْ رِجْلَھَا فَثَمَّ الْجَنَّۃُ ﴿۱۴﴾

تجھ پر ہلاکت ہو……

تو ماں کے قدموں میں پڑا رہ……کیونکہ جنت وہیں ہے……!!!

﴿۱۴﴾ اخرجہ ابن ماجہ فی کتاب الجہاد باب الرجل یغزو ولہ ابوان (ص۲۰۴) واللفظ لہ واخرج الحاکم (۱۰۴/۲، ۱۵۱/٤) وصححہ واقرہ الذھبی واحمد فی المسند برقم (۱۵٦۲۳) نحوہ ثم تنبہت علیہ فی السنن الکبری للبیہقی (۲٦/۹) والسنن الکبری للنسائی (۸/۳) وشعب الایمان للبیہقی (۱٦/ ۳٤۰،۳٤۲) ومعرفۃ الصحابۃ لابی نعیم الأصبہانی (۲۲۷/۵) واللہ جل مجدہٗ اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری

برادران اسلام!!!

یہ پانچ احادیث بیان ہوئیں لیکن کسی ایک حدیث میں بھی اس بات کاذکر نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے کسی سے یہ پوچھا ہو کہ کیا تیرے والدین مسلمان ہیں؟؟؟ کیا تیرے والدین اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دیتے ہیں؟؟؟ اور اگر وہ مؤمن وموحّد ہیں تو ان کی خدمت کرو...... اگر اسلام کے دشمن ہیں تو ان سے اچھا سلوک کرنے کی کوئی حاجت نہیں...... بلکہ جو بھی آیا اس سے اس کے والدین کے کفر واسلام سے متعلق سوال کیے بغیر اس کو یہی فرمایا......

جاؤ اور جا کر ماں باپ کی خدمت کرو...... ان کی فرمانبرداری کرو...... ان کے ساتھ حسن سلوک کرو...... جاؤ اور ان کے قدموں میں جا کر جنت ڈھونڈو!!!

مسلمان بھائیو!!!

یہ آیات واحادیث ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ اے مسلمانو!!!

والدین کی خدمت کے معاملہ میں یہ بات ہرگز نہ دیکھنا کہ وہ اچھے ہیں یا برے...... نماز پڑھتے ہیں یا نہیں...... روزہ رکھتے ہیں یا نہیں...... اگر ان پر زکوٰۃ لازم ہے تو اس کی ادائیگی کرتے ہیں یا نہیں...... بلکہ اس بات کو بھی مت دیکھنا کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں...... بلکہ اگر معاذاللہ ثم معاذاللہ کسی کے والدین کافر یا مشرک ہی کیوں نہ ہوں...... پھر بھی ان کے ساتھ بھلائی اور احسان لازم ہے...... اور جس کام میں شریعت مطہرہ کہ نافرمانی نہ ہو اس میں ان کی اطاعت ضروری ہے۔

چنانچہ جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جب میں مسلمان ہوا تو) میری ماں نے قسم کھالی کہ اگر تو تم محمد (صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم) کو چھوڑ دو اور ان کے ساتھ کفر کر لو تو ٹھیک ہے ورنہ میں مرتے دم تک نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ ہی پانی پیوں گی......!!!

حضرت سعد بن ابی وقاص ﷜ فرماتے ہیں کہ (ہمارے لیے بہت بڑی پریشانی بن گئی کہ ماں نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور وہ اپنی اس قسم پر اسقدر پختہ ہوئیں کہ) اگر ہم لوگ انہیں کچھ کھلانا یا پلانا چاہتے تو کسی لکڑی کیساتھ ان کا منہ کھولتے پھر کوئی چیز انکے منہ میں ڈالتے تھے۔

تو اس پر اللہ ﷻ نے یہ آیات نازل فرمائیں......

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی......

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ

اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو سال میں ہے......

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا......آخر مجھی تک آنا ہے......

وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ﴿۱۵﴾

اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔

گویا کہ اللہ ﷻ نے جناب سعد بن ابی وقاص ﷜ کو اس بات کی تاکید فرمادی کہ تمہاری ماں اگرچہ کافرہ ہے......مشرکہ ہے......لیکن بہر حال ماں ہے۔ اس نے بڑی مشقت سے تجھے اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا......زچگی کے جان لیوا جھٹکوں میں تجھے جنا......دو سال تک اپنا تجھے اپنا

﴿۱۵﴾ اخرجه احمد في المسند برقم (۱۶۱۴،۱۵۶۷) واخرج مسلم في الصحيح كتاب الفضائل باب فضل سعد بن ابي وقاص (۲۸۱/۲) والبخاري في الادب المفرد برقم (۲۴) ثم تنبهت عليه في تفسير ابن جرير (۱۳۸/۲۰) والسنن الكبرى للبيهقي (۲۶/۹) والله تعالى اعلم ۱۲

دودھ پلایا......خود بھوک برداشت کر کے بھی تجھ کو کھلایا...... تجھے اگر کوئی تکلیف ہو جاتی تو اس کی جان پر بن جاتی تھی......اس نے تیری ہر ضرورت کا خیال رکھا...... تیری پرورش کی......اور اب وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا حکم دے رہی ہے......اور تجھ پر لازم ہے کہ تو شریعت مطہرہ کے خلاف اس کی بات نہ مان......لیکن اس کے احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی خدمت ضرور کر......اور اس کے ساتھ حسن سلوک کو ترک مت کر!!!

مسلمان بھائیو!!!

اسی طرح جب سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ، سیدہ اسماء کے پاس آئیں اور اس وقت آپ کی والدہ اسلام سے سخت نفرت کرتی تھیں تو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم سے پوچھا......

اَفَاَصِلُھَا؟؟؟

یعنی یارسول اللہ!!!

کیا میں اپنی ماں کے ساتھ تعلق جوڑوں (یا اس کے کفر و شرک اور اسلام سے نفرت کی وجہ سے اس سے تعلق قطع کر دوں اور اس کی خدمت سے باز رہوں؟؟؟)

اللہ اکبر!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ ان کی والدہ اسلام سے نفرت کرتی ہے......اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتی ہے......لیکن پھر بھی سیدہ اسماء کو یہ نہ کہا کہ وہ کافرہ ہے اس سے دور رہ......وہ دشمن اسلام ہے اس کو اپنے گھر سے نکال دے......بلکہ فرمایا......

صِلِی اُمَّکِ ﴿۱۶﴾

﴿۱۶﴾رواہ البخاری فی الصحیح کتاب الھبۃ باب الھدیۃ للمشرکین (۳۵۷/۱) وفی کتاب الادب باب صلۃ الوالد المشرک (۸۸۴/۲) وفی الادب المفرد= =

تو اپنی ماں کے ساتھ تعلق جوڑ!!!

مسلمان بھائیو!!!

یہ دونوں حدیثیں تو صاف صاف فرما رہی ہیں کہ والدین کافر و مشرک ہی کیوں نہ ہوں، پھر بھی انکے ساتھ بھلائی اور انکی خدمت بہر حال لازم ہے۔

برادران اسلام!!!

اگر کافر و مشرک والدین کی بھی ہر حال میں خدمت ضروری اور ان کے ساتھ بھلائی لازم ہے تو آپ خود اندازہ کر لیجیے کہ جن کے والدین مسلمان ہوں...... اللہ ﷻ کی توحید اور اس کے حبیب صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی رسالت کے قائل ہوں ان کا مقام و مرتبہ کس قدر بلند ہوگا؟؟؟

برادران اسلام!!!

جس طرح ہر اہمیت والے کام کے بہت سے فضائل ہوا کرتے ہیں...... اسے کرنے والے کیلئے جنت کے وعدے......اور جہنم سے آزادی کی بشارت ہوتی ہے...... دنیوی واخروی فوائد کی خوشخبریاں ہوتی ہیں...... دارین کی بھلائی کی امید دلائی جاتی ہے...... یونہی ماں باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر بھی اللہ ﷻ نے بہت سے انعامات مقرر فرمائے ہیں...... حبیب رب العالمین صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے عظیم بشارتیں سنائیں ہیں......

رسول انور صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی

==برقم (۲۵) ومسلم فی الصحیح کتاب الزکوۃ باب فضل النفقة و الصدقة علی الاقربین (۱/۳۲۴) وابن حبان برقم (۴۵۲) و احمد برقم (۲۷۴۵۲،۲۷۴۵۳،۲۷۴۵۴، ۲۷۴۷۸، ۲۷۴۸۹، ۲۷۵۳۸) ثم تنبھت علیه فی السنن الکبری للبیھقی (۱۹۱/۴، ۱۲۹/۹) و المسند للشافعی (۱/۴۳۹) و المسند للحمیدی (۳/۳۳۸) و معرفة السنن والآثار للبیھقی (۷/۸۵) و اللہ تعالی اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری محص اللہ ذنوبه

ہے……

مَنْ بَرَّ وَالِدَیْهِ طُوْبٰی لَهٗ زَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ عُمُرِه

جو شخص والدین کے ساتھ بھلائی کرے اس کیلئے طوبیٰ ہے اور (ماں باپ کی خدمت کی برکت سے) اللہ ﷻ اس کی عمر بڑھا دیتا ہے……﴿۱۷﴾

مسلمان بھائیو!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم فرما رہے ہیں کہ جو شخص والدین کے ساتھ بھلائی کرے اس کے لیے **طوبیٰ** ہے……اور **طوبیٰ** کا ایک معنی اہل لغت نے بیان کیا ہے……یعنی خیر……اور ایک معنی خود رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے بیان فرمایا ہے……چنانچہ ایک شخص نے آ کر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم سے پوچھا……

یارسول اللہ!!!

یہ طوبیٰ کیا ہے؟؟؟

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا……

شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ مَسِیْرَةُ مِائَةِ عَامٍ ثِیَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ اَکْمَامِهَا﴿۱۸﴾

﴿۱۷﴾اخرجه الحاکم فی المستدرک کتاب البر و الصلة(۱۵٤/٤) وصححه واقره الذهبی و البخاری فی الادب المفرد برقم (۲۲)ثم تنبهت علیه فی المعجم الکبیر للطبرانی (۱۲۸/۱۵) والمسند لابی یعلی الموصلی (۱۸/٤)وبر الوالدین لابن الجوزی (ص۲) و الله تعالی اعلم ۱۲

﴿۱۸﴾اخرجه احمد فی المسندبرقم(۱۱٦۹٦)بروایة دراج عن ابی الهیثم وقال فی تقریب التهذیب (۲۸٤/۱)دراج صدوق فی حدیثه عن ابی الهیثم ضعف اه فلیفهم ثم تنبهت علیه فی الصحیح لابن حبان برقم(۷۵۳٦)المسند ابی یعلی الموصلی (۲۸۷/۳)و البعث لابی داودبرقم(٦۸)و الله اعلم۱۲

طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت ایک سو سال کی راہ ہے اور جنتیوں کے کپڑے اس درخت کے شگوفوں کے غلاف سے نکلتے ہیں.........!!!

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ایک شخص کے پوچھنے پر فرمایا......

لَوِ ارْتَحَلْتَ جَذَعَةً مِنْ اِبِلِ اَهْلِكَ ثُمَّ قَطَعْتَهَا حَتّٰى تَنْكَسِرَ تَرْقُوَتُهَا هَرَمًا ﴿۱۹﴾

اگر تو اپنے گھر کے اونٹوں میں سے اونٹ کے کسی بچے پر سوار ہو کر اس کے نیچے چلنا شروع کردے تو اس اونٹ کی بڑھاپے کی وجہ سے گردن ٹوٹ جانے تک تو اس کو ہرگز طے نہ کر سکے......!!!

برادران اسلام!!!

طوبیٰ کا وہ معنی جو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بیان فرمایا......اسے سامنے رکھیے تو گزشتہ حدیث کا حاصل یوں ہو جائیگا......

جو شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے......ان کے ساتھ بھلائی کرے...... اس کی عمر میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس کو آخرت میں ایسا درخت عطا کیا جائے گا کہ جنتیوں کے کپڑے اس کے شگوفوں سے نکلتے ہیں......اور اس کی مسافت ایک سو سال کا رستہ ہے......اگر اونٹ کے ایک بچے پر سوار ہو کر اس کے نیچے چلنا شروع کیا جائے تو وہ اونٹ چلتے چلتے جوان ہو جائے...... پھر بوڑھا ہو جائے......یہاں تک کہ بڑھاپے کے باعث اس کی گردن ٹوٹ جائے تب بھی اس درخت کو طے نہیں کیا جا سکتا......!!!

والدین کے ساتھ حسن سلوک کے فضائل کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

﴿۱۹﴾انظر المعجم الکبیر للطبرانی (۵۸،۵۷/۱۲) والاوسط لہ (۴۰۸/۱) واللفظ لہ والصحیح لابن حبان برقم (۷۵۳۷) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ نجم القادری

روایت کرتے ہیں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہٖ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

بِرُّوْا اٰبَاءَ کُمْ تَبِرَّکُمْ اَبْنَاءَ کُمْ ﴿۲۰﴾

اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ بھلائی کرے گی!!!

حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہٖ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ارشاد فرمایا......

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ

باپ جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے۔

اور بعض روایات میں اس طرح ہے......

اِنَّ الْوَالِدَۃَ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ ﴿۲۱﴾

بے شک ماں جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے۔

یعنی جو شخص اپنے ماں باپ کو راضی رکھے گا...... ان کی خدمت کرے گا...... تو ان کی

﴿۲۰﴾ اخرجه الحاكم فی كتاب البر و الصلة (۱۵۴/۴) و صححه و قال الذهبی ان سويدا اباحاتم ضعيف اقول و الشاهد له حديث جابر المخرج فی المستدرك بعد حديث ابی هريرة بطريق اخرى فتامل ثم تنبهت عليه فی المعجم الكبير للطبرانی (۱۷۳/۱۱) و الله تعالى اعلم ۱۲

﴿۲۱﴾ اخرجه الحاكم فی كتاب الطلاق (۱۹۷/۲) و صححه و اقره الذهبی و ايضا فی كتاب البر و الصلة (۱۵۲/۴) مصححا و الترمذی فی الجامع ابواب البر و الصلة باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدين (۱۲/۲) و صححه و ابن ماجه فی كتاب الادب باب بر الوالدين (ص ۲۶۹) و احمد فی المسند برقم (۲۲۰۶۰، ۲۸۰۶۱، ۲۸۱۰۳۰) بلفظ الوالد و اخرج الحاكم فی كتاب البر و الصلة (۱۵۲/۴) و احمد فی المسند برقم (۲۲۰۶۹) بلفظ الوالدة ثم تنبهت عليه فی الصحيح لابن حبان (۳۴۰/۲) و المصنف لابن ابی شيبة (۹۹/۶) و شعب الايمان للبيهقی (۳۵۶/۱۶، ۳۵۷) و المسند للحميدی (۳۱۰/۱) و المسند للطيالسی (۱۳۳/۳) بلفظ الوالد و الله تعالى اعلم ۱۲

خدمت نہ صرف یہ کہ اسے جنت میں لے جائے گی بلکہ جنت کے درمیانی اور سب سے اعلیٰ دروازہ سے اس کے داخلے کا سبب بھی بنے گی۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

میں سویا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا......وہاں پر میں نے ایک قاری کی آواز سنی جو قرآن پڑھ رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟؟؟؟

جواباً عرض کیا گیا......

حارثہ بن نعمان ہیں!!!

یہ خواب سنانے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

كَذٰلِكَ الْبِرُّ!!!

(یعنی ماں باپ کے ساتھ) نیکی (کی جزا) اسی طرح ہوا کرتی ہے......!!!

راوی کہتے ہیں کہ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی جنت میں آواز سنائی دینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے۔﴿۲۲﴾

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

رَضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ﴿۲۳﴾

﴿۲۲﴾اخرجه الحاكم في كتاب البر والصلة (۱۵۱/٤) وقال صحيح على شرط الشيخين واقره الذهبي رحمهما الله ثم تنبهت عليه في الصحيح لابن حبان برقم (۷۱٤۱) المسند لاحمد برقم (۲٤۱۷۲) والمصنف لعبد الرزاق (۱۳۲/۱۱) والله اعلم ۱۲

﴿۲۳﴾رواه الترمذي في كتاب البر والصلة باب ما جاء من الفضل في رضا = =

اللہ ﷻ کی رضا......والد کی رضا میں ہے......!!!

برادران اسلام !!!

ان احادیث شریفہ سے ماں باپ کی خدمت کرنے والے اور انکے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے شخص کے مقام و مرتبہ کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے......کہیں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ کامیابی اور بہتری اس کا مقدر کر دی گئی ہے......اور کہیں عمر میں اضافہ کی بشارت دی جا رہی ہے......کہیں اس بات کا بیان ہو رہا ہے کہ اس کی اولاد اس کے ساتھ بھلائی کرے گی......تو کہیں فرمایا جا رہا ہے کہ اسے جنت کے سب سے اعلیٰ دروازہ سے داخل جنت کیا جائیگا......کہیں اس بات کا بیان کیا جا رہا ہے کہ اس کی تلاوت کی آواز جنت تک جایا کرتی ہے......اور کہیں شجرۂ طوبیٰ عنایت کیے جانے کا بیان کیا جا رہا ہے......!!!

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

ساری نعمتوں میں سے بڑی نعمت اور ساری عنایتوں میں سے بڑی عنایت تو وہ ہے جس کا بیان جناب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہوا......

اور وہ ہے اللہ ﷻ کی رضا!!!

جی ہاں!!!

اللہ ﷻ کی رضا کا حاصل ہو جانا کوئی معمولی سی بات نہیں......بلکہ یہ نعمت اس قدر بڑی نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی نعمت اس عظیم نعمت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ ﷻ ان

= =الوالدین (۱۲/۲) والحاکم فی المستدرک (۱۵۲/٤) کلاهما عن عبد الله بن عمرو مرفوعا وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم وقد اخرج الترمذی بعده والبخاری فی الادب المفرد برقم (۲) عنه موقوفا وقال الترمذی هذا (ای الوقف) اصح (من الرفع) ثم تنبهت علیه فی الابانة الکبری لابن بطة (۱۳۵/٦) وشعب الایمان للبیهقی (۳۳۹/۱٦) مرفوعا والله تعالی اعلم ۱۲

سے پوچھے گا......

هَلْ رَضِيْتُمْ؟؟؟ (جنتیو!!!) کیا تم راضی ہوئے؟؟؟

جنتی عرض کرینگے......

مَالَنَا لَانَرْضٰی؟ ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں؟

وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

حالانکہ تو نے تو ہمیں وہ کچھ عطا فرمادیا ہے جو تو نے تیری مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کیا!!!

اللہ عزوجل فرمائے گا......

اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟

کیا میں تم کو ان ساری نعمتوں سے بہتر نعمت نہ عطا کروں؟

جنتی (تعجب سے) عرض کرینگے......

يَارَبِّ وَاَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟

اے ہمارے پروردگار!!!

ان نعمتوں سے بڑی کونسی نعمت ہے؟؟؟

تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا......

اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ......

آج میں تم لوگوں پر اپنی رضا کو واجب کرتا ہوں......

فَلَا اَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ﴿۲۴﴾

﴿۲۴﴾ اخرجه البخاري كتاب الرقاق باب صفة الجنة و النار(۲/۹٦۹) وفي كتاب الرد على الجهمية وغيرهم التوحيد باب كلام الرب مع اهل الجنة(۲/۱۱۲۱) ومسلم في صحيحه برقم(۲۸۲۹) وابن حبان في صحيحه برقم(۷۳۹۷) واحمد في المسند برقم(۱۱۸۵۷) ثم تنبهت عليه في الجامع للترمذي برقم(۲٤۷۸) والله اعلم ۱۲

تو آج کے بعد میں تم لوگوں سے کبھی بھی ناراض نہ ہوں گا..........!!!

برادران اسلام!!!

غور تو فرمایئے..... جنت کی نعمتیں کوئی عام سی نعمتیں نہیں ہیں..... وہ نعمتیں ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے......

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ﴿۲۵﴾

تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔

تو یقیناً جنت کی نعمتیں بہت بڑی اور نہایت عظیم نعمتیں ہیں کہ ان کا کسی دل پر خطرہ تک نہیں گزرا..... لیکن یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ

"اللہ تعالیٰ کی رضا"

ایک ایسی نعمت ہے جو تمام جنتی نعمتوں سے بڑی اور تمام عطاؤں سے جزیل عطا ہے!!!

اسی بات کو قرآن عظیم میں اس انداز میں بیان فرمایا گیا ہے......

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ﴿۲۶﴾

اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے کے باغوں میں اور......

اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی!!!

مسلمان بھائیو!!!

اس حدیث اور اس آیت نے ہمیں یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جنت کی تمام

﴿۲۵﴾ القرآن الحکیم سورۃ السجدۃ آیت ۱۷

﴿۲۶﴾ القرآن الحکیم سورۃ التوبۃ آیت ۷۲

نعمتوں سے بڑی نعمت ہے اور گذشتہ حدیث نے ہمیں اس نعمت کو حاصل کرنے کا طریقہ بتایا......اور وہ یہ کہ تم اپنے باپ اور ماں کو راضی کرلو......تمہارا رب جَلَّ وَعَلَا تم سے راضی ہو جائیگا............!!!

مسلمان بھائیو!!!

اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے والدین کو راضی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کرتا تو یقیناً وہ محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمارے والدین کی رضا کے ذریعے اپنی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

برادران اسلام!!!

جس طرح اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والوں کے لیے بے شمار انعامات مقرر فرمائے ہیں یونہی والدین کی نافرمانی کرنے والوں اور ان کے ساتھ برا سلوک کرنے والوں کیلئے بے شمار عقوبتیں اور سخت سزائیں بھی مقرر فرمائی ہیں۔ تاکہ جو لوگ ثواب کے لالچ سے راہ راست پر نہ آئیں......عذاب سے ہی ڈر جائیں......اور یوں والدین کی خدمت کر کے جنت پائیں۔

چنانچہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے کسی نے پوچھا......

هَلْ خَصَّكُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً؟؟؟

کیا رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے آپ کو کسی ایسی چیز کے ساتھ خاص فرمایا کہ باقی تمام لوگوں میں سے کسی کو بھی آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اُس چیز کے ساتھ خاص نہ فرمایا ہو؟؟؟

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا......

مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے کسی بھی

ایسی چیز کے ساتھ خاص نہ فرمایا جو عام لوگوں کو عطا نہ فرمائی ہو سوائے اس چیز کے جو میری تلوار کے غلاف میں ہے......

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ورق نکالا جس پر کچھ دوسری باتوں کے ساتھ یہ بات بھی تحریر تھی......

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ ﴿۲۷﴾

اللہ عزوجل کی لعنت ہو ایسے شخص پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔

والدین کے ساتھ برا سلوک کرنے کی برائی کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم نے فرمایا......

اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِبَادًا لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ

بے شک اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ قیامت والے دن......

اللہ عزوجل نہ ان سے کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا......!!!

عرض کی گئی......

یارسول اللہ!!! وہ کون سے لوگ ہیں؟؟؟

﴿۲۷﴾ رواه النسائي في كتاب الضحايا باب من ذبح لغير الله عزوجل (۲/۲۰۷) مسلم في كتاب الاضاحي باب تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله (۲/ ۶۰، ۱۶۱) والحاكم في كتاب البر والصلة (۱۵۳/٤) والبخاري في الادب المفرد برق (۱۷) واحمد في المسند برقم (۹۵٤، ۱۳۰۷) و عبد الله في زوائد المسند برقم (۸۵۵، ۸۵۸) ثم تنبهت عليه في الصحيح لابن حبان (٦٧٢٤) المستخرج لابي عوانة برقم (٦٣٣٩، ٦٣٤٠، ٦٣٤١، ٦٣٤٢) والمسند لابي يعلى الموصلي (۸۳/۲) والله سبحانه وتعالى اعلم ۱۲ انجم القادري

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

مُتَبَرِّمٌ مِنْ وَالِدَيْهِ رَاغِبٌ عَنْهُمَا...... ﴿۲۸﴾

وہ شخص جو اپنے والدین سے بیزار ہو اور انکی خدمت سے دور بھاگے......!!!

برادران اسلام!!!

آخرت تو دار جزاء ہے۔ وہاں پر تو اچھے، برے کام کا بدلہ ملنا ہی ہے۔ لیکن والدین کی نافرمانی کرنے والا اور ان کے ساتھ برا سلوک کرنے والا اتنا بڑا مجرم ہے کہ اسے آخرت میں عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی اسکی سزا دی جاتی ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کا ارشاد گرامی ہے......

كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مَا شَاءَ مِنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ ﴿۲۹﴾

تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جسے چاہے قیامت تک مؤخر فرما دیتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے...... کیونکہ اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان کو مرنے سے پہلے زندگی میں ہی اس گناہ کی سزا دیتا ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً جس طرح والدین کے ساتھ بھلائی بہت عظیم نیکی ہے یونہی والدین کی نافرمانی بھی بہت بڑا گناہ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے...... لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ

﴿۲۸﴾ اخرجه احمد في المسند برقم (۱۵۷۲۱) وفي اسناده ضعف ثم تنبهت عليه فيه في مسند ابن عمر برقم (۵۹۰۴) والسنن الكبرى للبيهقي (۲۲۸/۸) والله اعلم

﴿۲۹﴾ رواه الحاكم في كتاب البر والصلة (۱۵۶/۴) وصححه وقال الذهبي بكار (احد رواة الحديث) ضعيف وقال فيه ابن حجر صدوق يهم اهـ فافهم والله جل وعلا اعلم ۱۲ نجم القادري عفي عنه

آج ہماری اکثریت والدین کے حقوق سے غافل اور ماں باپ کو ستانا اور تکلیف دینا ان کا مشغلہ بن چکا ہے۔

برادران اسلام!!!

یقین جانیے!!!

والدین کی نافرمانی اتنا شدید گناہ ہے کہ اگر کسی نے والدین کی نافرمانی کرلی اور اسی حالت میں اسے موت آگئی تو اسے جنت میں داخلے سے روک دیا جائے گا...... اس کی کیسی ہی نیکی کیوں نہ ہو...... جب تک اس کے والدین اس سے راضی نہیں ہو جاتے اس پر جنت کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا..... جیسا کہ امام ابن جریر تفسیر جامع البیان میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے ''اصحاب اعراف'' کے بارے میں پوچھا گیا کہ

یارسول اللہ!!!

اصحاب اعراف کون ہونگے ؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

قَوْمٌ قُتِلُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَعْصِيَةِ آبَائِهِمْ فَمَنَعَهُمْ قَتْلُهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَنِ النَّارِ وَمَنَعَتْهُمْ مَعْصِيَةُ آبَائِهِمْ أَنْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔ ﴿۳۰﴾

﴿۳۰﴾رواہ ابن جریر فی جامع البیان برقم(۱۱۴۰۸،۱۱۴۰۹) واوردہ الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ (۲/۲۲۱)ثم قال ورواہ ابن مردویہ وابن جریر وابن حاتم من طرق عن ابی معشر بہ وکذا رواہ ابن ماجہ مرفوعا من حدیث ابی سعید الخدری و ابن عباس واللہ اعلم بصحۃ ھذہ الاخبار المرفوعۃ وقصارا ھا ان تکون موقوفۃ اھ ثم تنبھت علیہ فی المعجم الصغیر للطبرانی (۲/۲۷۳) والاوسط لہ (۷/۱۳۶،۱۰/۳۵۶)و البعث والنشور للبیھقی (ص۱۰۶،۱۰۷)ومساوئ الاخلاق لابی نعیم الخرائطی (۱/۲۵۸)و التفسیر لسعید بن منصور(۳/۱۹۶)واللہ اعلم ۱۲ابو الأریب غفرلہ

یعنی اصحاب اعراف وہ لوگ ہیں جو اپنے والدین کی نافرمانی کی حالت میں اللہ کے رستے میں شہید ہوئے......تو اللہ کے رستے میں شہادت نے انہیں آگ میں جانے سے روک دیا اور والدین کی نافرمانی نے انہیں جنت میں داخلے سے روک دیا!!!

برادران اسلام!!!

یقیناً لمحۂ فکریہ ہے......ڈر جانے کا مقام ہے......اپنا انداز زندگی تبدیل کرنے کا وقت ہے......جو لوگ نمازیں پڑھتے ہیں......روزہ بھی رکھتے ہیں......ہر اچھائی کی بھرپور کوشش کرتے ہیں......لیکن والدین کی خدمت کے معاملے میں لاپرواہی سے کام لیتے ہیں......ان کے لیے نصیحت کا مقام ہے......کیونکہ یہاں پر فقط نمازی کی بات نہیں......صرف روزہ دار کا ذکر نہیں......محض صدقات وخیرات کرنے والے کا بیان نہیں......بلکہ شہید کے بارے میں فرمایا......کہ اسے شہادت ایسی عظیم نیکی کے ہوتے ہوئے بھی......والدین کی نافرمانی کے سبب جنت میں جانے سے روک دیا گیا ہے......!!!

پس عقل مند خود اندازہ کرسکتا ہے کہ اگر شہید کو باوجود شہادت کے والدین کی نافرمانی کے سبب جنت سے روک دیا جائے تو ہم لوگ جن کے دامن نیکیوں سے بالکل خالی اور گناہوں سے بھرے پڑے ہیں ان کا کیا حال ہوگا؟؟؟

لہٰذا محترم مسلمان بھائیو!!!

یقیناً کامیابی اسی میں ہے کہ ہم اپنے والدین کو راضی کر لیں......اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں......شریعت مقدسہ کی حدود میں رہتے ہوئے ان کی ہر بات مانیں......ان کی نافرمانی سے بچنے کی مکمل کوشش کریں......پھر انشاء اللہ جل وعلا نہ صرف ہماری دنیا بہتر ہو جائیگی......ہماری اولاد ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی......ہماری عمر میں اضافہ کردیا جائیگا بلکہ شجرۂ طوبیٰ......آخرت کی کامیابی بھی ہمیں عطا ہو جائے گی اور سب سے بڑی بات یہ کہ......

ہمارا رب ﷻ ہم سے راضی ہو جائیگا!!!

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا فرمائے......ہمیں دنیا اور آخرت کی ہر کامیابی سے ہمکنار فرمائے......اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ وابنہ وبارک وکرم وسلم کی رضا عطا فرمائے......

آمین بحرمۃ سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری محص عن ذنوبہ۔

خادم الطلبۃ بالجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ سکھر۔(سندھ)

سبحانہ وتعالیٰ

بیان ثالث

اخلاقِ حسنہ

محررہ

ابو ادیب محمد حسن زمان نجم القادری

عفی عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ الرَّزَّاقِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بُعِثَ لِتَتْمِیْمِ صَالِحِ الْاَخْلَاقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے نجد کی جانب کچھ گھڑ سواروں کو بھیجا......تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص (یعنی اہل یمامہ کے سردار) جسے ثمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا......اس کو پکڑ کر لے آئے اور لا کر اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم باہر تشریف لائے تو فرمایا......

مَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَۃُ؟؟؟

ثمامہ!!!

تیرا میرے متعلق کیا خیال ہے (کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟)

ثمامہ نے کہا......

عِنْدِیْ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْہُ مَاشِئْتَ

میرا خیال اچھا ہے......اگر آپ مجھے قتل کریں تو ایک خون (کرنے) والے کو قتل کریں گے......اور اگر آپ مہربانی فرمائیں (اور مجھے معاف فرمادیں) تو ایک شکر گزار پر مہربانی فرمائیں

گے......اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو مجھ سے جو چاہے مانگ لیجیے............!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ثُمامہ کو اس کے حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ دوسرا دن آگیا۔

دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

مَاعِنْدَکَ یَاثُمَامَۃُ؟؟؟

ثمامہ!!!

تیرا میرے متعلق کیا خیال ہے (کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟)

آج ثمامہ نے قتل اور مال کا ذکر کیے بغیر کہا......

مَاقُلْتُ لَکَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ

وہی بات جو میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں (اور مجھے معاف فرمادیں) تو ایک شکر گزار بندے پر مہربانی فرمائیں گے......!!!

دوسرے دن پھر رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

تیسرے دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے پھر فرمایا......

مَاعِنْدَکَ یَاثُمَامَۃُ؟؟؟

اے ثمامہ!!!

تیرا میرے متعلق کیا خیال ہے (کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟)

تیسرے دن ثمامہ نے بس اتنی بات کی......

عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَکَ......!!!

میرا خیال تو وہی ہے جو میں نے آپ سے عرض کی......!!!

یعنی مجھے معاف فرما دیجیے......!!!

تیسرے دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے نہ تو ثمامہ کو قتل کرنے کا حکم جاری فرمایا اور نہ ہی اس سے اس کی جان کے فدیہ کا کوئی مطالبہ کیا...... بلکہ فرمایا......

اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ............!!!

ثمامہ کو کھول دو............!!!

ثمامہ کو جب کھول دیا جاتا ہے تو وہ بجائے اس کے کہ اپنے علاقے میں لوٹ کر جاتے... مدینۂ طیبہ سے جلدی جلدی بھاگ نکلتے کہ کہیں حکم میں تبدیلی نہ ہو جائے...... نہیں نہیں...... بلکہ ثمامہ مسجد نبوی سے باہر نکلتے ہیں...... مسجد شریف کے قریب کھجوروں کے ایک باغ میں جا کر غسل کرتے ہیں......اور اپنے علاقے کی طرف رخ کرنے کے بجائے دوبارہ مسجد نبوی ہی کی طرف لوٹ کر آتے ہیں......اور آ کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو جاتے ہیں......اور عرض کرتے ہیں......

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں......اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں......!!!

پھر رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی بارگاہ عرض کرتے ہیں......

وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَيَّ

خدا کی قسم!!!

زمین پر کوئی چہرہ......آپ کے چہرہ سے بڑھ کر میرے لیے قابل نفرت نہ

تھا......اور اب آپ کا چہرۂ مقدس میرے نزدیک کائنات کے ہر چہرہ سے زیادہ محبوب ہو چکا ہے!!!

وَاللّٰهِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ

خدا کی قسم!!!

آپ کا دین میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت دین تھا......اور اب آپ کا دین میرے نزدیک ہر دین سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے......!!!

وَاللّٰهِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَیَّ ﴿۱﴾

خدا کی قسم!!!

آپ کا شہر میرے نزدیک ہر شہر سے زیادہ قابل نفرت تھا......لیکن اب یہ شہر مبارک میرے نزدیک ہر شہر سے زیادہ محبوب ہو چکا ہے..........!!!

برادران اسلام!!!

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جناب ثمامہ کو نہ تو مال و متاع کا لالچ دیا گیا......نہ ہی کسی طرح سے ڈرایا دھمکایا گیا......نہ انہیں اسلام لانے پر مجبور کیا گیا......تو آخر وہ کونسی بات تھی جس نے جناب ثمامہ کو اسلام لانے پر مجبور کیا......کس چیز نے انہیں آزاد ہونے کے بعد ہمیشہ کے لیے زلفِ مصطفیٰ ﷺ کا اسیر کر دیا......وہ کون سی ایسی چیز تھی کہ جس نے جناب ثمامہ کو اپنے آباؤ اجداد

﴿۱﴾رواه البخاري في الصحيح برقم(٤٠٢٤)واللفظ له ومسلم في الصحيح برقم (٣٣١٠)وابن حبان في الصحيح برقم(١٢٥٦)وابن خزيمة في الصحيح برقم (٢٥٥)وابوداود في السنن برقم(٢٣٠٤)واحمد في المسند برقم(٩٤٥٧،٧٠٥٧) والبيهقي في السنن الكبرى (٦،١٧١/١/٩،٣١٩/٦٦،٦٥)وفي دلائل النبوة برقم (١٤٢٠،١٤١٩)والسنن الصغير برقم(٢٨٤٦)وابو عوانة في المستخرج برقم(٥٣٨٧، ٥٣٨٨)وابو نعيم في معرفة الصحابة برقم(١٣٢٥)والطحاوي في مشكل الآثار برقم (٣٨٨٦)وابن زنجويه في الاموال برقم(٣٦١)وابن المنذر في الاوسط برقم(٣٢٧٢)

کے عقائد کو چھوڑنے پر راغب کیا......؟؟؟

برادرانِ اسلام!!!

بات بالکل واضح ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے **کریمانہ اخلاق تھے**......وہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے...... **اخلاق حسنہ** ......اور آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کا...... **خلق عظیم** ......تھا......ثمامہ دیکھتے ہیں کہ میں تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم اور اسلام کا دشمن تھا......مجھے تو قید کر کے لایا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم چاہتے تو مجھ سے میری جان کا فدیہ لیتے......چاہتے تو میری گردن تن سے جدا کروا دیتے......اور جو سلوک دشمنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی سلوک میرے ساتھ کرتے......لیکن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے تو مجھے آزاد کر دیا ہے......مجھے معاف فرما دیا ہے......پس جب ثمامہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے اس عظیم خلق کو دیکھتے ہیں تو آزاد ہونے کے بعد ہمیشہ کے لیے غلام بن جاتے ہیں......قید سے چھوٹ جانے کے بعد سدا کے لیے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی غلامی کا پٹا گلے میں ڈال لیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام!!!

یقیناً "**اخلاق حسنہ**" ایک ایسی بڑی خوبی......اور ایسا عظیم کمال ہے......کہ پتھر دلوں کو موم کر دیتا ہے......دشمنوں کو دوست بنا دیتا ہے......نفرتوں کو مٹا دیتا ہے......خون کے پیاسوں کو گرویدہ بنا دیتا ہے......اس حقیقت کی نقاب کشائی قرآن عظیم اس انداز میں فرماتا ہے......

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ

عَدَاوَةٌ كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۲﴾

برائی کو بھلائی سے ٹال ..... جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائیگا جیسا کہ گہرا دوست۔

برادران اسلام!!!

یوں تو **اخلاق حسنہ** کے عظیم فوائد ہیں لیکن سب سے بڑا فائدہ اور سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ ..... **اخلاق حسنہ** ..... اللہ ﷻ کی رضا کا سبب بنتے ہیں ..... اور یہی وجہ ہے کہ اللہ ﷻ نے قرآن کریم میں جا بجا **اخلاق حسنہ** کی تعلیم دی ہے ..... خوش اخلاقی کے عظیم وصف کو اپنانے کی تاکید کی ہے ..... چنانچہ بنی اسرائیل کے ساتھ کیے جانے والے وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جاتا ہے .....

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴿۳﴾

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ ﷻ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے ..... اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔

برادران اسلام!!!

غور تو فرمایئے!!!

یہ آیۂ مقدسہ کس لطیف انداز میں **اخلاق حسنہ** کی اہمیت کو واضح فرما رہی ہے ..... اس آیۂ مقدسہ کی ترتیب جمیل ..... **اخلاق حسنہ** کی جلیل اہمیت پر ..... کیسی

﴿۲﴾ القرآن الحکیم — فصلت ۳٤

﴿۳﴾ القرآن الکریم — البقرۃ ۸۳

بلیغ دلالت کررہی ہے.....سب سے پہلے ایمان باللہ کوذکر کیا جاتا ہے.....توحید کی تاکید فرمائی جاتی ہے..... اور آخر میں اپنی عبادت کو بیان کیا جاتا ہے.....اوردرمیان میں **اظاق حسنہ** کے تقاضوں کا ذکر ہوتا ہے.....اور یہ انداز ہر ذی فہم کو یہ بات سمجھانے کے لیے کافی ہے.....کہ ایمان باللہ سب سے پہلے ہونا چاہیے.....کیونکہ اس کے بغیر کوئی بھی عبادت قبول نہیں.....اور جب اللہ ﷻ کی توفیق سے ایمان کی دولت نصیب ہوجائے تو اب **اظاق حسنہ** کو اپنالینا چاہیے.....دائرۂ توحید ورسالت میں داخل ہوتے ہی.....باقی عبادات سے پہلے.....اچھے اخلاق کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے..... کیونکہ اگر آپ **اخلاق حسنہ** کے تقاضوں کو پورا نہ کریں گے تو اگر چہ آپ کیسا ہی عمل کیوں نہ کرلیں.....کیسی ہی عبادت کیوں نہ کرلیں.....آپ کو اس اچھے عمل کا کماحقہٗ فائدہ ہرگز نہیں ہوسکتا..... کیونکہ بداخلاقی ایسی بڑی برائی ہے جو خود تو برائی ہے ہی.....ساتھ میں دوسرے اعمال کو بھی خراب کردیتی ہے.....چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم فرماتے ہیں.....

سُوْءُ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ ﴿٤﴾

بداخلاقی اچھے عمل کو ایسے برباد کردیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے.....!!!

برادرانِ اسلام!!!

اسی خاص نکتہ کی طرف اشارہ فرمانے کے لیے اللہ ﷻ نے نماز وزکوۃ کے حکم کو بعد میں ذکر فرمایا.....لیکن **اظاق حسنہ** کی تعلیم پہلے دی.....نماز وزکوۃ اس کے اپنے حقوق

﴿٤﴾رواه البيهقي في شعب الايمان بطريقين وضعفهما برقم(٧٨٠٤، ٧٨٠٥) وابو الشيخ الاصبهاني في امثال الحديث برقم(٢٥٣) والعقيلي في الضعفاء الكبير برقم(٢٠٧٤) اقول وله شاهد من طريق اخرى كما رواه عبد بن حميد في المسند برقم(٨٠١) ورواه تمام في فوائده عن انس برقم(٣٠١) وابن ابي الدنيا في التواضع والخمول عن رجل من قريش برقم(١٨٥) وابن عدي في الكامل عن ابن عباس(٢٤١/٥) والله تعالى اعلم ١٢ نجم القادري غفرله

ہیں......لیکن انہیں مؤخر فرمایا......اور **اخلاق حسنہ** کے تقاضوں کو پہلے ذکر کیا۔

برادران اسلام!!!

اخلاق حسنہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جس وقت حضرت سیدنا موسیٰ اور حضرت سیدنا ہارون علی نبینا و علیہما الصلاۃ والسلام کو فرعون کی طرف بھیجا گیا......وہ فرعون جو

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۵﴾

کا دعویٰ کرتا تھا......یعنی اپنے آپ کو سب سے اونچا رب کہا کرتا تھا......

لیکن جب جناب موسیٰ اور جناب ہارون علی نبینا و علیہما الصلاۃ والسلام کو اس دشمن خدا......اور خدائی کے دعوے دار کی طرف بھیجا جاتا ہے تو اللہ ﷻ کی طرف سے اپنے ان پیارے نبیوں کو تاکید فرمائی جاتی ہے......

اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۶﴾

دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سرکشی کی......!!!

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۷﴾

تو اس سے **نرم بات کہنا** اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔

برادران اسلام!!!

فرعون تو کافر تھا......خدائی کا دعوے دار تھا......دشمن خدا تھا......بنی اسرائیل پر ظلم کرتا تھا......ان کے بچوں کو ذبح کر دیا کرتا تھا......انہیں اپنا غلام بنا کر رکھا ہوا تھا......ظلم و ستم کی انتہا کرتا تھا......لیکن پھر بھی جب جناب موسیٰ و جناب ہارون کو اس خدائی کے دعوے دار کے پاس بھیجا جاتا ہے تو وہ حکم دیا جاتا ہے جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہے......یعنی سخت بات نہ

﴿۵﴾ القرآن الحکیم النازعات ۲۴
﴿۶﴾ القرآن الحکیم طٰہٰ ۴۳
﴿۷﴾ القرآن الحکیم طٰہٰ ۴۴

کرنا......نرم بات کرنا......وہ برا ہے......کافر ہے......لیکن تو نبی ہو......تم تو رسول ہو......بداخلاقی تمہارے شایان شان نہیں......تم اس سے بداخلاقی سے پیش مت آنا......اگر وہ بداخلاقی بھی کرے تب بھی تم خوش اخلاقی کا اظہار کرنا......!!!

برادران اسلام!!!

قرآن عظیم کی یہ آیات اس بات کو روز روشن کی طرح واضح کر دیتی ہیں کہ **اخلاق حسنہ** کی اس قدر اہمیت ہے کہ اگر آپ کا بڑے سے بڑا دشمن بھی آپ کے سامنے کیوں نہ آجائے......**اخلاق حسنہ** کا دامن آپ کے ہاتھ سے نہ جانا چاہیئے......کیسے ہی کافر......حتی کہ خدائی کا دعوے دار سے بھی بات کرنی پڑے تب بھی بداخلاقی سے اجتناب ضروری ہے......!!!

اور اسی بات کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جناب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو دی جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وبارک وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی......

يَاخَلِيْلِيْ حَسِّنْ خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلْ مَدْخَلَ الْاَبْرَارِ فَاِنَّ كَلِمَتِيْ سَبَقَتْ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ اَنْ اُظِلَّهٗ تَحْتَ عَرْشِيْ وَاَنْ اَسْقِيَهٗ مِنْ حَظِيْرَةِ قُدْسِيْ وَاَنْ اُدْنِيَهٗ مِنْ جِوَارِيْ ﴿۸﴾

﴿۸﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۱۹ ۴۶۶)والاوسط برقم(۶۶۹۴) وابونعیم فی الاربعین علی مذہب المتحققین من الصوفیۃ برقم(۲۱)وابن عساکر فی تاریخہ(۶ ۲۲۴.۲۲۵)وابن عدی فی الکامل (۶ ۴۴۰)واوردہ الہیثمی فی المجمع وقال رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ مؤمل بن عبدالرحمن الثقفی وھو ضعیف اھ اقول ھذا الحدیث قد روی عن ابی ہریرۃ من غیر وجہ کما فی تاریخ دمشق فلیتنبہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۱۲

اے میرے دوست!!!

اپنے اخلاق کو (ہر ایک کے ساتھ) بہتر بنا..... اگرچہ کفار ہی کیوں نہ ہوں (اگر تم ایسا کرو تو) نیکوکاروں کے داخل ہونے کی جگہ داخل ہو جاؤ گے..... کیونکہ جس کے اخلاق اچھے ہوں اس کے لیے میری یہ بات ہو چکی ہے کہ..... (جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن) میں اسے اپنے عرش کا سایہ عطا کروں گا..... (جس دن زبانیں پیاس سے باہر آرہی ہونگی اس روز) میں اسے اپنے حظیرۂ قدس (جنت) سے پلاؤں گا..... اور میں اسے اپنا قرب عطا فرماؤں گا.....!!!

برادران اسلام!!!

اخلاق حسنہ کی اس عظیم الشان اہمیت ہی کی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جب اپنی تشریف آوری کا مقصد بیان فرماتے ہیں تو فرماتے ہیں.....

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ ﴿۹﴾

میں تو اچھے اخلاق کی تکمیل ہی کے لیے مبعوث ہوا ہوں.....!!!

اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے سوال

﴿۹﴾ رواہ احمد فی المسند برقم (۸۵۹۵) واللفظ لہ وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۴۴۰/۷) والبخاری فی الادب المفرد برقم (۲۸۰) والبیہقی فی السنن الکبری (۱۹۲/۱۰) وشعب الایمان برقم (۷۷۴۸) والشہاب القضاعی فی المسند برقم (۱۰۸۰) وابن سعد فی الطبقات (۱۹۲/۱، ۱۹۳) والبرجلانی فی الکرم والجود برقم (۱) وابن بشران فی امالیہ برقم (۷۵۴) والخطیب فی الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع برقم (۴۱) وابو محمد الفاکہی فی فوائدہ برقم (۲۸۵) وتمام فی فوائدہ برقم (۲۶۵) والخرائطی فی مکرم الاخلاق برقم (۱) وابن ابی الدنیا فی الزہد برقم (۵۰۰) واوردہ الہیثمی فی مجمع الزوائد وقال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح (۴۶۹/۲) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

کر رہے ہیں......

مَاخَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟؟؟

بندے کو سب سے بہتر کون سی چیز عطا کی گئی؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جواباً ارشاد فرماتے ہیں......

خُلُقٌ حَسَنٌ ﴿۱۰﴾

اچھے اخلاق.........!!!

جناب ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی......

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْمَلُ إِيْمَانًا

یا رسول اللہ!!!

مؤمنین میں سے زیادہ کامل ایمان والا کون ہے؟؟؟

جواب میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ﴿۱۱﴾

﴿۱۰﴾رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(۸۲۲۱،۷۵۲۸،۲۸۱)وابن حبان فی الصحیح برقم(۶۱۶۸)والبخاری فی الادب المفرد برقم(۳۰۰)وابن ماجہ فی السنن برقم(۳۴۲۷)واحمد فی المسند برقم(۱۷۷۲۶)وابن ابی شیبۃ فی المصنف(۸۷/۶) والبیھقی فی السنن الکبری(۳۴۳/۹، ۲۴۶/۱۰) وشعب الایمان برقم(۱۴۹۵، ۶۳۸۶) وفی الآداب برقم(۱۲۱)وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۲۳۵۱) والطبرانی فی الکبیر (۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۸، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۵) والصغیر برقم(۵۶۰) والحمیدی فی المسند برقم(۸۶۲) وابونعیم الاصبھانی فی معرفۃ الصحابۃ برقم(۷۲۹، ۷۳۰)واخبار اصبھان برقم(۹۹۱)والطیالسی فی المسند برقم(۱۳۱۷) والطحاوی فی مشکل الآثر برقم(۳۷۸۱، ۳۷۹۳)ووکیع فی الزھد برقم(۴۱۶)والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۱۱)وابن شاھین فی الترغیب برقم(۳۶۵)واللہ تعالی اعلم۱۲

﴿۱۱﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۳۶۲)وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء(۸۷/۱) وابونعیم= =

جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو..........!!!

اسی طرح جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلیٰ ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلیٰ ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے پاس ایک انصاری صحابی حاضر ہوئے......انہوں نے آکر سلام عرض کیا......پھر عرض گزار ہوئے......

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

مؤمنین میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا شخص کون ہے؟؟؟

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلیٰ ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا ﴿۱۲﴾

جو ان سب میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے..........!!!

حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں......

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ؟؟؟

= =الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۱۲) والآجری فی الاربعین برقم(٤٤) واوردہ الھیثمی فی موارد الظمآن(۱/۵۲) وقال فیہ ابراھیم بن ھشام بن یحیی الغسانی قال ابوحاتم وغیرہ کذاب اھ اقول ذکرہ ابن حبان فی الثقات کمافی میزان الاعتدال(۱/۷۳) علاان الحدیث لہ طریق آخر کمافی الحلیۃ و انہ لہ معاضدات شتی فلیتنبہ واللہ جل مجدہ اعلم ثم تنبھت علی طریقہ الثالثۃ فی مکارم الاخلاق للخرائطی الاانہ فیہ مختصرا واللہ جل مجدہ اعلم۱۲ ابواریب نجم القادری محص اللہ تعالی ذنوبہ

﴿۱۲﴾ رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(۸۷۷۱) وابن ماجہ فی السنن برقم(٤۲٤۹) والبیھقی فی شعب الایمان برقم(۱۰۱۵٤) وفی الزھدالکبیر برقم(٤٦۳) والطبرانی فی الکبیر(۱۰/٤۸۸) والاوسط برقم(٤۸۲۷) وابونعیم فی الحلیۃ(٤/۱۳) والرویانی فی المسند برقم(۱٤۱۲) وابن ابی الدنیا فی مداراۃ الناس برقم(۷۷) وفی التواضع والخمول برقم(۱٦۵،۱٦٦) وروی محمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاۃ برقم(۳۹۹) واللہ تعالی اعلم۱۲

یارسول اللہ!!!

ایمان کی کون سی صفت سب سے زیادہ اچھی ہے؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم جواباً فرماتے ہیں......

خُلُقٌ حَسَنٌ ﴿۱۳﴾

اچھا اخلاق.........!!!

جناب نَوّاس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں......

یارسول اللہ!!!

نیکی کیا ہے؟؟؟

جواب میں آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ﴿۱۴﴾

نیکی......اخلاق کی اچھائی کا نام ہے......!!!

﴿۱۳﴾رواہ احمد فی المسند برقم(۱۸۶۱۸)وعبد بن حمید فی المسند برقم(۳۰۲) وابن ابی شیبة فی المسند برقم(۷۵۵) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۱۳) وابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق برقم(۵۵)وابن بشران فی اماليه برقم(۵۶۶)والله تعالیٰ اعلم۱۲

﴿۱۴﴾رواہ مسلم فی الصحیح برقم(۴۶۳۲،۴۶۳۳)وابن حبان فی الصحیح برقم(۳۹۸) والترمذی فی الجامع برقم(۲۳۱۱) والبخاری فی الادب المفرد برقم(۳۰۴،۳۱۱) واحمد فی المسند برقم(۱۶۹۷۳،۱۶۹۷۴،۱۶۹۷۵)وابن ابی شیبة فی المصنف برقم(۹۰۶) والحاکم فی المستدرک وصححه برقم(۲۱۳۲)والبیهقی فی الشعب برقم(۷۰۲۲) والدارمی فی السنن برقم(۲۸۴۵)وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم(۴۷۶۰) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۳۴،۳۳)وابن الاعرابی فی المعجم برقم(۱۸۰۷)وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم(۱۷۶)ومداراة الناس برقم(۸۵)والله تعالیٰ اعلم۱۲

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''بنی سلمہ'' کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وبارک وسلم سے اسلام کے متعلق سوال کیا......تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

حُسْنُ الْخُلُقِ......!!!

اخلاق کا حسن!!!

میں نے دوبارہ سوال کیا......تو دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

حُسْنُ الْخُلُقِ......!!!

یعنی اسلام اخلاق کی اچھائی کا نام ہے......!!!

میں نے تیسری بار سوال کیا......تو تیسری بار بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

حُسْنُ الْخُلُقِ......!!!

اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے......!!!

میں نے چوتھی بار سوال کیا......تو چوتھی بار بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

حُسْنُ الْخُلُقِ......!!!

اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے......!!!

میں نے پانچویں بار پھر سوال کیا......تو پانچویں بار بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وبارک وسلم نے یہی فرمایا......

حُسْنُ الْخُلُقِ......﴿۱۵﴾

﴿۱۵﴾ رواہ البیہقی فی الشعب برقم (۷۷۸۸) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

اسلام اخلاق کی اچھائی کا نام ہے......!!!

یونہی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا...... جناب انس بن مالک ﷺ...... اور جناب ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ﴿۱٦﴾

مؤمنین میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے جو ان سب میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے......!!!

جناب عمیر بن قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں ایک مسئلہ تھا جو مجھے پریشان کیے ہوئے تھا...... اس سے متعلق نہ تو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ

﴿۱٦﴾ رواہ الترمذی وصححہ برقم(۲۵۳۷)والحاکم برقم(۱٦۱)وابن بطۃ برقم(۸٤۵)والبیہقی فی الشعب برقم(۸٤٦۲،۷۷۵۳،۷۷۵۲)وابن ابی شیبۃ فی الایمان برقم(۱۸)واللالکائی برقم(۱۲۹۵)وابن السنی برقم(٦۰۹)وابن ابی الدنیا فی النفقۃ برقم(٤٦٦)وعبداللہ بن احمد فی السنۃ برقم(٦۹۹)وابوبکر بن الخلال فی السنۃ برقم(۱۱۳۵)ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاۃ برقم(۷۷۱)کلھم عن السیدۃ عائشۃ ورواہ الدولابی فی الکنی والاسماء برقم(۱۰۱۵،۱۲۷۰)وابو یعلی الموصلی برقم(٤۰۵۷،٤۱۳۰)واللالکائی برقم(۱۲۹٦،۱۳۳۱)کلھم عن انس بن مالک رواہ ابوداؤد برقم(٤٦۸۲)واللفظ لہ والترمذی وقال حسن صحیح برقم(۱۰۸۲)والدارمی برقم(۲۸٤۸)وابن حبان برقم(٤۸۰،٤۲۵)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۳۷۸۸،۳۷۸۹)والحاکم برقم(۲۰۱)وابو یعلی برقم(۵۷۹۳)وابن ابی شیبۃ فی الایمان برقم(۱٦،۱۷،۱۹)والبیہقی فی الشعب برقم(۲٦،۲۷،۷۷٤۵،۷۷٤٦،۷۷۵۱)وفی الاعتقاد برقم(۱۳۲)والآداب برقم(۱۵۳)والطبرانی فی الکبیر(۱۹ ۳٤۱)والاوسط برقم(٤۵۷۳)وابونعیم فی الحلیۃ(۱٦۸/٤)اللالکائی برقم(۱۲۹۳،۱۲۹٤)والخطیب فی الفقیہ والمتفقہ برقم(۸۷۹)والطوسی فی الاربعین برقم(۳٦)والخرائطی فی المکارم برقم(۱۷،۱٤)والطبرانی فی المکارم برقم(۹)واسحٰق بن راھویہ فی المسند برقم(٤٦۲)والحارث فی المسند برقم(۸۳۷)وعبداللہ بن احمد فی السنۃ برقم(٦٦۵)وابوبکر بن الخلال فی السنۃ برقم(۱۱۳٤،۱۲٤۳)والآجری فی الشریعۃ برقم(۲۳۳،۲۳٤)وابن جمیع الصیداوی فی معجم الشیوخ برقم(۱۸۵)وابن قانع برقم(۱۰٦٦)وابن ابی الدنیا فی النفقۃ برقم(٤٦٤،٤۷۲)ومحمد [illegible] المروزی فی تعظیم قدر الصلاۃ برقم(۳۹٤،۳۹۵)ومحمد بن ابراھیم المقری فی حدیث [illegible] عن ابی نعیم برقم(۱۵)وابو محمد الفاکھی فی فوائدہ برقم(۲)وھشام بن عمار فی حدیث ھشام بن عمار برقم(۹۳)کلھم عن ابی ھریرۃ ۱۲

وبارک وسلم سے سوال کیا...... اور نہ ہی میں نے کسی دوسرے کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں سوال کرتے سنا...... میں اس سوال کے لیے کوئی موقع ڈھونڈ رہا تھا...... پس ایک دن کیا ہوا کہ میں بارگاہ رسالت میں ایسے وقت حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم وضو فرما رہے تھے...... اور میں جن دو حالتوں کے انتظار میں تھا آج میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کو انہی دو حالتوں پر پایا...... ایک تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کو فارغ پایا...... دوسرے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم بالکل ہشاش بشاش تھے...... تو میں نے عرض کی......

یارسول اللہ !!!

مجھے اجازت دیجیے !!!

میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں...... !!!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

نَعَمْ سَلْ عَمَّا بَدَا لَکَ !!!

ہاں! جو بات تمہارے ذہن میں آئے تم پوچھو !!!

جناب عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی......

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِیْمَانُ ؟؟؟

یارسول اللہ !!!

ایمان کیا ہے ؟؟؟

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

اَلسَّمَاحَۃُ وَالصَّبْرُ

سخاوت اور صبر...... !!!

میں نے عرض کی......

فَایُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُ؟؟؟

تو مؤمنین میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا کون ہے؟؟؟

آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا!!!

مؤمنین میں سے سب سے زیادہ فضیلت اس کی ہے جو ان میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے......!!!

میں نے عرض کی......

فَایُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ اِسْلَامًا؟؟؟

تو مسلمانوں میں سے کس کا اسلام سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟؟؟

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ ﴿۱۷﴾

مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ اچھا اسلام اس کا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں............!!!

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی......

یارسول اللہ!!!

ایک عورت......جو اس دنیا میں یکے بعد دیگرے دو مردوں کے نکاح میں

﴿۱۷﴾رواہ الحاکم فی المستدرک برقم(۶۷۰۵)والطبرانی فی الکبیر(۱۱/۴۴۰) وابونعیم فی الحلیۃ(۲/۵۸)ورواہ ابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(۸۳۴) والطبرانی فی الکبیر (۱۱/۴۳۹)وابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ برقم(۴۷۰۰)وابویعلی الموصلی فی معجمہ برقم(۱۲۶)وابن قانع فی معجم الصحابۃ برقم(۱۱۵۰) ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاۃ برقم(۵۵۶،۵۵۸،۷۷۳)نحوہ ۱۲

رہی...... پھر وہ دونوں مرد بھی مر گئے اور وہ عورت بھی فوت ہو گئی...... پھر وہ جنت میں داخل ہو گئے تو وہ عورت جنت میں کس کے لیے ہو گی؟؟؟

- جواب میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

لِاَحْسَنِهِمَا خُلُقًا ﴿۱۸﴾

ان دونوں میں سے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو گا اس کے لیے......!!!

اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کی......

اَلْمَرْأَةُ مِنَّا تَتَزَوَّجُ الزَّوْجَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَالْاَرْبَعَةَ ثُمَّ تَمُوْتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُوْنَ مَعَهَا مَنْ يَكُوْنُ زَوْجُهَا مِنْهُمْ؟؟؟

یا رسول اللہ!!!

ہم میں سے ایک عورت یکے بعد دیگرے دو اور تین اور چار مردوں سے نکاح کرتی ہے...... پھر وہ مر جاتی ہے...... پس وہ داخل جنت ہو جاتی ہے اور وہ مرد بھی اس کے ساتھ جنت میں جاتے ہیں...... تو ان میں سے جنت میں اس کا شوہر کون ہو گا؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا......

يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهَا تُخَيَّرُ فَتَخْتَارُ اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا فَتَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اِنَّ هٰذَا كَانَ اَحْسَنَهُمْ مَعِيْ خُلُقًا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَزَوِّجْنِيْهِ ﴿۱۹﴾

﴿۱۸﴾ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم (۴۵) وابن بشران فی امالیہ برقم (۷۳۳) والباغندی فی امالیہ برقم (۵۰) وابن شاہین فی فضائل الاعمال برقم (۳۶۴) وابو الشیخ فی طبقات المحدثین باصبہان برقم (۱۳۶۷) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۱۹﴾ رواہ الطبرانی فی الکبیر (۱۷/۱۸۹) والاوسط برقم (۳۲۶۵) والخطیب فی = =

اے ام سلمہ!

عورت کو اختیار دیا جائیگا......تو وہ ان میں سے اچھے اخلاق والے کو پسند کر لے گی......پھر کہے گی......

اے اللہ!!!

یہ شخص دنیا میں ان سب میں سے اخلاق کے اعتبار سے میرے ساتھ زیادہ اچھا تھا... تو تُو میرا اس کے ساتھ نکاح کر دے......!!!

حضرت جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور میرے والد سَمُرہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے......تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم فرمانے لگے......

اِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَیْسَا مِنَ الْاِسْلَامِ وَاِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ اِسْلَامًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ﴿۲۰﴾

بلاشبہ بری بات اور بدزبانی اسلام سے نہیں ہے......اور بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھا اسلام اس کا ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔

ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب ہو کر فرمایا......

اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ انسانوں کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی چیز کیا

= =تاریخہ (۶۴/۳) واوردہ الهیثمی فی المجمع (۷۱/۵) وقال فی اسنادهما سلیمان بن ابی کریمة وهو ضعیف اهـ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۲۰﴾ رواہ احمد فی المسند برقم (۲۰۰۳۸،۱۹۹۱۵) وابن ابی شیبة فی المصنف (۸۸/۶) وابو یعلی الموصلی فی المسند برقم (۷۳۰۲) والطبرانی فی مکارم الاخلاق برقم (۸) واوردہ الهیثمی فی المجمع وقال رواہ الطبرانی وابو یعلی بنحوہ ورجالہ ثقات اهـ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

ہے؟؟؟

صحابہ کرام ؓ نے عرض کی ...... اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ

اللہ ﷻ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم سب سے زیادہ بہتر جاننے والے ہیں......!!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا......

تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ ﴿۲۱﴾

اللہ ﷻ کا ڈر......اور اچھا اخلاق......!!!

اخلاق حسنہ کے فوائد بتاتے ہوئے ایک بار فرمایا......

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَاتِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الظَّمْآنِ فِی الْھَوَاجِرِ ﴿۲۲﴾

﴿۲۱﴾رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۵۲)والترمذی بنحوہ برقم(۱۹۲۷) وقال صحیح غریب اھ والبخاری فی الادب المفرد برقم(۲۹٦)واحمد فی المسند برقم(۹۳۱۹)والزھد برقم(۲۳۸۹)والبیھقی فی الشعب برقم(٤۷۱۸)والآداب برقم(۵۹٦)والزھد الکبیر برقم(۹٦۵)وابن حبان برقم(٤۷۷)والشھاب القضاعی فی المسند برقم(۹۷۸)والطیالسی برقم(۲۵۸۷)والرامھرمزی فی الامثال برقم(۱۳٤) وابونعیم فی تسمیۃ ما روی عن الفضل بن دکین برقم(٦)وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم(۱۷۱)والورع برقم(۱۳۵)

﴿۲۲﴾رواہ مالک فی الموطا برقم(۱٤۰٤)وابوداود برقم(٤۱٦۵)والبخاری فی الادب المفرد برقم(۲۹۱)واحمد برقم(۲۳۲۱۹)والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(۲۸٦)والطبرانی فی الکبیر(۷ ۱۸۵)ومکارم الاخلاق برقم(۳۰۲)والبیھقی فی الشعب برقم(۷۷٦۸)والآداب برقم(۱۵٤)والشھاب القضاعی فی المسند برقم(۹٤٦) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۳۷۸۵)والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(٤۷) وابن شاھین فی الترغیب برقم(۳٦۲)والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم(۲۲۹۳) واسمٰعیل بن جعفر فی حدیث اسمٰعیل بن جعفر برقم(۳٦۰)وابو الشیخ فی طبقات المحدثین باصبھان برقم(۹۰۰)وتمام فی فوائدہ برقم(۸۷۹)والدار...۱۲

بلاشبہ انسان اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار ...... اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قیام کرنے والے ...... دوپہر کے وقت جب کہ گرمی شدید ہو اس وقت پیاسے رہنے والے ...... کے درجات کو پالیتا ہے۔

ایک بار فرمانے لگے ......

انی رأیتُ البارحۃ عجبًا

گزری رات میں نے بڑی عجیب بات دیکھی ......

رأیتُ رجلًا من اُمّتی جاثیًا علی رُکبتیہ وبینہٗ وبینَ اللہ حجابٌ

میں نے اپنے ایک امتی کو اس حال میں دیکھا کہ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے اور اس کے اور اللہ عزوجل کے درمیان ایک پردہ حائل ہے ......

فجاء حُسنُ خُلقہٖ فاَدخلہٗ علی اللہ ﴿٢٣﴾

پس اس کے پیچھے سے اس کے اخلاق کا حسن آیا تو اس نے اسے اللہ عزوجل کے دربار میں پہنچا دیا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ......

ما شیءٌ اَثقلُ فی میزانِ المؤمنِ یومَ القیامۃِ من خُلقٍ حسنٍ ﴿٢٤﴾

٢٣۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(٤٩) وابن شاہین فی الترغیب فی فضائل الاعمال برقم(٥٢٦) وابن بشران فی امالیہ برقم(٢٤٩) وابن عساکر فی تاریخہ (٣٤١/٤٠٢) واوردہ العراقی فی تخریج الاحیاء برقم(٢٦٨٩) وقال اخرجہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بسند ضعیف اھ

٢٤۔ رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(٥٨٨٧،٥٧٨٥) والترمذی وقال حسن صحیح برقم(١٩٢٥) واحمد فی المسند برقم(٢٦٢٤٥،٢٦٢٥٦،٢٦٢٧٥) وابن ابی شیبۃ فی ==

مؤمن کے میزانِ عمل میں قیامت کے دن......اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی۔

اسی طرح سیدہ ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وسلم تشریف فرما تھے......میں نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وسلم کو فرماتے سنا......

أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ ﴿۲۵﴾

پہلی چیز جو میزانِ عمل میں رکھی جائے گی وہ اچھا خلق ہے......!!!

برادرانِ اسلام!!!

اگر **اخلاق حسنہ** کی اہمیت کو بخوبی جاننا چاہتے ہوں تو اس بات کو سامنے

= =المصنف(٦: ٨٩)والمسند برقم(٤٠)والبيهقي في السنن الكبرى (١٠: ١٩٣)وشعب الايمان برقم(٧٧٧٤)والآداب برقم(١٥٦)والاربعين الصغرى برقم(٩٥)وفي الاسماء والصفات برقم(٩٩٣)وعبد الرزاق في المصنف(١١: ١٤٦)والحميدي في المسند برقم(٤١٩)وعبد بن حميد برقم(٢٠٦)ابونعيم في حلية الاولياء(٢: ٣٧٥، ٣: ٢٧٧، ٤: ٢٠٢)والطبراني في مسند الشاميين برقم(٩٦٨)وفي مكارم الاخلاق برقم(١٢)والشهاب القضاعي في المسند برقم(٤٢٥)وابن ابي عاصم في السنة برقم(٦٤٧)والآجري في الشريعة برقم(٨٨٩)والبرجلاني في الكرم والجود برقم(١٣)والدولابي في الكنى والاسماء برقم(١٥٤)ومعمر بن راشد في الجامع برقم(٧٦٥)وعلي بن محمد الحميري في جزئه برقم(٢)وابن وهب في الجامع برقم(٤٧٩)وابن ابي الدنيا في التواضع والخمول برقم(١٧٣، ١٧٤)وفي مداراة الناس برقم(٧٨)والله جل مجده اعلم ١٢

﴿٢٥﴾رواه ابن ابي شيبة في المصنف(٦: ٩٠)والطبراني في الكبير(١٧: ٤٩١، ١٨: ٢٥٠)وعبد بن حميد في المسند برقم(١٥٧٠)وابونعيم في معرفة الصحابة برقم(٧٢٨٣)والحلية(٢: ٢٩٥)والشهاب القضاعي في المسند برقم(٢٠٥)وابن عساكر في تاريخه(٦٩: ١١٤)ثم قال هذا الحديث وهم فان ام الدرداء الكبرى توفيت في حياة ابي الدرداء وميمون بن مهران ولد عام الجماعة سنة اربعين والمحفوظ عن ام الدرداء الصغرى ولم تسمع من النبي صلى الله عليه وسلم شيئا وهذا الحديث محفوظ عن ام الدرداء عن ابي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم اهـ واورده ابن حجر في المطالب العالية برقم(٢٦٥٣)والسيوطي في الجامع الصغير برقم(٤٩٤٩)والله جل جلاله اعلم ١٢

رکھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل زعلاعلیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وبارک وسلم کی ذات گرامی......

جنہیں اللہ عزوجل نے......

وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿۲۶﴾

کا تاج پہنایا......جن کے بارے میں......

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴿۲۷﴾

فرمایا......جن کے بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں......

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ ﴿۲۸﴾

آپ صلی اللہ جل زعلاعلیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وبارک وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔

وہ کریم آقا ﷺ بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس انداز میں دعا کرتے ہیں......

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي ﴿۲۹﴾

﴿۲۶﴾ القرآن الحکیم القلم ٤

﴿۲۷﴾ القرآن الحکیم الاحزاب ۲۱

﴿۲۸﴾ رواہ ابن جریر فی جامع البیان (۵۲۹/۲۳) واحمد فی المسند برقم (۲۳٤٦۰، ۲٤۱۳۹، ۲٤٦۲۹) والطبرانی فی الکبیر (۲۵۵/۲۰) والاوسط برقم (۷۲) والبیھقی فی الدلائل برقم (۲٤٤) والشعب برقم (۱٤۱۰) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم (۳۷۹۲، ۳۷۹۳) والبخاری فی الادب المفرد برقم (۳۱۷) وفی خلق افعال العباد برقم (۱٦۲) والنحاس فی الناسخ والمنسوخ برقم (۲۹۸) والقاسم بن سلام فی فضائل القرآن برقم (۹۱، ۹۲) واللہ تعالی اعلم ۱۲

﴿۲۹﴾ رواہ ابن حبان برقم (۹٦٤) احمد فی المسند برقم (۳٦۳۲) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم (۳۷۸۳) والبیھقی فی الشعب برقم (۸۳۰۲) فی الدعوات الکبیر برقم (٤۱٤) وابو یعلی فی المسند برقم (٤۹٤٤) والشھاب القضاعی فی المسند برقم (۱۳٤۷) والطیالسی برقم (۳٦۸) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم (۷) وابو الشیخ الاصبھانی فی اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم برقم (٤۹۳) والطبرانی فی الدعاء برقم (٣٦٧) وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ برقم (۱٦۲) وابن المظفر فی غرائب مالک بن انس برقم (۱٦۱) وابن ابی شیبۃ فی المسند برقم (۳٦۷)

اے اللہ!

تو نے میری صورت کو اچھا بنایا...... میرے اخلاق کو بھی بہتر بنا دے۔!!!

کبھی کہتے ہیں......

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعَافِیَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ ٭۳۰۵

اے اللہ!

میں تجھ سے صحت...... اور عافیت...... اور اچھے اخلاق کا سوال کرتا ہوں۔

نماز شروع فرماتے ہیں تو کہتے ہیں......

اَللّٰھُمَّ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

اے اللہ!!!

میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے...... ایک اسی کا ہو کر...... اور میں مشرکوں میں نہیں۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ عزوجل کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔

لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

٭۳۰۵ رواہ البخاری فی الادب المفرد برقم(۳۱۶) والبیہقی فی الشعب برقم (۸۳۰۰) والدعوات الکبیر برقم(۲۱۶) والطبرانی فی الدعاء برقم(۱۳۰۸) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۸) واللفظ لہ وھناد بن السری فی الزھد برقم(۴۳۹) وابن عساکر فی تاریخہ(۵۴ ؍ ۶۵) والخطیب فی تاریخہ(۵ ؍ ۲۸۶)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ

اے اللہ!!!

تو بادشاہ ہے...... تیرے سوا کوئی معبود نہیں...... تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے ذنب کا اعتراف کیا...... پس تو میرے سارے ذنوب معاف فرمادے...... تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا......!!!

پھر کہتے

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ﴿۳۱﴾

اے اللہ!!!

مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے...... تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی ہدایت

۳۱؎رواہ الشافعی فی المسند برقم(۱۳۰) والسنن المأثور برقم(۰ ۲) ومسلم فی الصحیح برقم(۱۲۹۰) وابن حبان فی الصحیح برقم(۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰٤) وابن خزیمۃ فی الصحیح برقم(٤٤۹، ٤٥۰) وابوداود فی السنن برقم(٦٤۹) والترمذی برقم(۳۳٤۳، ۳۳٤٤، ۳۳٤٥) والنسائی فی السنن برقم(۸۸۷) والسنن الکبری (۱/ ۳۱۳) والدارمی فی السنن برقم(۱۲۸٥) واحمد فی المسند برقم(۷٦٤) وفضائل الصحابۃ برقم(۱۱٥۱) وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۱/ ۲٦۲) والبیھقی فی السنن الکبری (۲/ ۳۳) والشعب برقم(۲۹۸٦) ومعرفۃ السنن والآثار برقم(۷٥۱) والسنن الصغیر برقم(۲۷۹) والقضاء والقدر برقم(۳۳۹) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۱۳٤٦) وعبدالرزاق فی المصنف(۲/ ۸۰) والدارقطنی فی السنن برقم(۱۱٥۰، ۱۱٥۱) وابوعوانۃ فی المستخرج برقم(۱۲۷۷، ۱۲۷۸) وابویعلی فی المسند برقم(۵۷۵) والبزار فی المسند برقم(٤۹۹) وابن الجارود فی المنتقی برقم(۱۷۲) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۲۱) وابن المنذر فی الاوسط برقم(۱۲۱٦) وابواحمد الحاکم فی شعار اصحاب الحدیث برقم(۳٤) والبغوی فی الجعدیات برقم(۱۲۰) وابن نعیم فی الحلیۃ ۱۲

نہیں دیتا......اور برے اخلاق کو مجھ سے ہٹا دے......تیرے سوا کوئی برے اخلاق نہیں پھیرتا۔

برادران اسلام!!!

اس بات میں شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اخلاق کے ایسے عظیم مرتبہ پر فائز تھے جس مرتبہ تک کسی کی رسائی نہ ہو سکی... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جاتا ہے......

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ﴿۳۲﴾

یہ (انبیاء کرام علیہم السلام) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تو تم ان کی **ہدایت کی اقتداء** کرو......!!!

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ

جس **ہدایت کی اقتداء** کا......اللہ تعالیٰ کی طرف سے......رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو...... حکم دیا جا رہا ہے......وہ نہ تو معرفت الٰہیہ ہے......کیونکہ اس میں تقلید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے لائق نہیں......اور نہ شرائع ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شریعتوں سے مختلف ہے......لہٰذا متعین یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ......

"دیگر انبیاء کرام جن **اخلاق حسنہ** کے ساتھ خاص تھے **اخلاق حسنہ** کی جو جزئیات دیگر انبیاء کرام میں متفرق طور پر پائی جاری تھیں......"

آپ ان سب میں ان انبیاء کرام کی اقتداء کیجئے......اور ان تمامی

﴿۳۲﴾ القرآن الحکیم الانعام ۹۰

اوصاف کو اپنے اندر جمع کرلیجیئے......!!!

اور چونکہ یہ ایک ایسا عظیم وصف اور ایسا بلند درجہ تھا جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو میسر نہ ہوا لہذا اللہ ﷻ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے اخلاق حسنہ کے بارے میں فرمایا......

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۳﴾

اور بلاشبہ آپ کا خلق عظیم ہے۔ ﴿۳۴﴾

برادران اسلام!!!

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم **اخلاق حسنہ** کے اس بلند مقام پر فائز ہیں...... لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم بار بار اللہ ﷻ کی بارگاہ میں **اخلاق حسنہ** کی دعا کرتے ہیں بار بار اپنے کریم رب ﷻ سے اچھے اخلاق کا سوال کرتے ہیں...... آخر کیوں؟؟؟

برادران اسلام!!!

بات بالکل واضح ہے...... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم یہ چاہتے تھے کہ جب امتی مجھے دعا مانگتا دیکھیں گے تو وہ **اخلاق حسنہ** کی اہمیت کو سمجھ جائیں گے...... اور یوں اچھے اخلاق کو اپنالیں گے...... اور اس طرح بروز قیامت میرا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے...... میرے اور اللہ ﷻ کے محبوب بن جائیں گے...... جیسا کہ خود فرماتے ہیں......

اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا ﴿۳۵﴾

۳۳۔ القرآن الحکیم — القلم ۴

۳۴۔ قالہ الامام الرازی فی التفسیر الکبیر (۱۵ : ۴۳۵) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

۳۵۔ رواہ البخاری فی الصحیح برقم (۳۴۷۶) والادب المفرد برقم (۲۷۹) وابن حبان = =

تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے......تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب...... اور بروز قیامت میرے زیادہ قریب بیٹھنے والے ہونگے۔

اسی طرح ایک بار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا......

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَحَبِّکُمْ اِلَی اللّٰہِ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کا زیادہ محبوب اور مجھ سے زیادہ قریب کون ہوگا؟؟؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ بات سن کر خاموش ہوگئے۔

آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے دوبارہ اور پھر تیسری بار بھی یہی فرمایا......

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَحَبِّکُمْ اِلَی اللّٰہِ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کا زیادہ محبوب اور مجھ سے زیادہ قریب کون ہوگا؟؟؟

= = فی الصحیح برقم(۴۸۳)والترمذی فی الجامع وقال حسن غریب برقم(۱۹۴۱)واحمد فی المسند برقم(۱۷۰۶۶،۱۷۰۷۷)وابن ابی شیبۃ فی المصنف(۸۸/۶)والبیہقی فی السنن الکبری(۱۹۴،۱۰)والشعب برقم(۴۷۶۰)والحارث فی بغیۃ الحارث(۲۵۴/۱)والطبرانی فی الکبیر(۹۲/۱۶،۳۷۹)والاوسط برقم(۷۹۱۲)والصغیر برقم(۸۳۶)ومعمر بن راشد فی الجامع برقم(۷۶۱)ومکارم الاخلاق برقم(۶)وابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ برقم(۱۵۷۲)وفی الاربعین علی مذہب المتحققین من الصوفیۃ برقم(۲۰)والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۲۰)واللفظ لہ وھناد بن السری فی الزھد برقم(۱۲۴۸)وابن المقری فی المعجم برقم(۴۱۹)وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم(۱۷۸)وابو الفضل الزھری فی حدیث الزھری برقم(۶۷۶)والمرزبان فی ذم الثقلاء(ص۱۸)والخطیب فی تاریخہ(۲۰۵/۲)واللہ تعالٰی اعلم۱۲

صحابۂ کرام نے عرض کی......

نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!!!

ہاں یارسول اللہ!

تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اَحْسَنُکُمْ خُلُقًا ﴿۳۶﴾

تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا......!!!

برادران اسلام!!!

"اللہ عزوجل کا بنی اسرائیل کو اچھے اخلاق کی تاکید فرمانا......اور اپنی عبادت سے پہلے اچھے اخلاق کے تقاضوں کو ذکر کرنا...... جناب موسی وہارون علی نبینا وعلیہما الصلاۃ والسلام کو فرعون کی طرف بھیجتے ہوئے خوش اخلاقی کا حکم دینا...... حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو اس بات کی وحی کرنا کہ اگر کفار کے ساتھ بھی پیش آنا پڑے تو خوش اخلاقی سے پیش آؤ...... اچھے اخلاق والے کے لیے عرش الٰہی کے سایہ کی بشارت دینا...... بروز قیامت اسے جنتی جام عطا کیے جانے کی خوشخبری دینا......اللہ عزوجل کے قرب کا وعدہ دیا جانا......رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا فرمانا کہ میں تو **اخلاق حسنہ** کی تکمیل ہی کے لیے مبعوث ہوا ہوں...... آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا **اخلاق حسنہ** کو ایمان کی سب سے اچھی خصلت فرمانا......اچھے اخلاق والے کو سب سے اچھا مسلمان بتانا......میزان عمل میں **اخلاق حسنہ** کو سب سے زیادہ وزنی بتانا......اچھے اخلاق کو اللہ عزوجل اور اپنے کے قرب

﴿۳۶﴾ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم (۲۲) واللفظ لہ وروی ابن بشران فی امالیہ برقم (۵۱۳) وابن وھب فی الجامع برقم (۴۶۹) وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم (۲۵۳) وذم الغیبۃ والنمیمۃ برقم (۱۱۴) ومداراۃ الناس برقم (۸۸) وابن عدی فی الکامل (۶۳/۴) والخطیب فی تاریخہ (۱/ ۱۷۵) والفقیہ والمتفقہ برقم (۸۸۴) بنحوہ واللہ عزوجل اعلم ۱۲

کا سبب کہنا...... اخلاق حسنہ کے سبب مسلمان کے بارگاہ الٰہیہ تک پہنچ جانے کی خوش خبری دینا......"

یہ سب ایسے امور ہیں جو **اخلاق حسنہ** کی اہمیت کو واضح کرتے...... اور اس کے کمال کو اوج تک لے جانے کے لیے کافی ہیں......!!!

برادران اسلام!!!

یقیناً جسے **اخلاق حسنہ** جیسی عظیم نعمت مل گئی اسے دارین کی بھلائی نصیب ہوگئی...... جسے اچھے اخلاق سے مزین کیا گیا اس پر اللہ تعالی کا خصوصی انعام ہوگیا...... اور جو بدنصیب **اخلاق حسنہ** سے محروم ہوا وہ اللہ ﷻ کے بڑے فضل سے محروم ہوگیا...... جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اپنے رب ﷻ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے فرمایا......

انا خلقت العباد بعلمی فمن اردت به خیرا منحته خلقا حسنا

میں نے بندوں کو اپنے علم کے مطابق تخلیق کیا...... تو جس کے ساتھ میں بھلائی کا ارادہ فرمالوں اسے اچھے اخلاق سے نواز دیتا ہوں......

ومن اردت به شرا منحته خلقا سیئا ﴿۳۷﴾

اور جس کے ساتھ میں برائی کا ارادہ کرلوں اسے برے اخلاق دے دیتا ہوں۔

برادران اسلام!!!

جس طرح **اخلاق حسنہ** کی اس قدر خوبیاں ہیں کہ اعداد وشمار سے باہر ہیں یونہی بداخلاقی کی اتنی برائیاں ہیں کہ گنی نہیں جاسکتیں...... جس طرح اللہ ﷻ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بار بار **اخلاق حسنہ** کو اپنانے کی تاکید فرمائی ہے...... یونہی اللہ ﷻ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

﴿۳۷﴾ رواه الطبرانی فی مکارم الاخلاق برقم (۷) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

وآلہ وسلم نے جابجا برے اخلاق سے بچنے کا حکم دیا ہے...... جہاں **اخلاق حسنہ** کو آدمی کی سعادت فرمایا ہے...... وہاں برے اخلاق کو انسان کی شقاوت شمار کیا...... چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں......

مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سُوْءُ الْخُلُقِ ﴿۳۸﴾

خوش اخلاقی آدمی کی خوش بختی ہے......اور بداخلاقی انسان کی بدبختی ہے......!!!

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اچھے اخلاق کے بارے میں فرمایا کہ اگر انسان ہوتا تو نیک انسان ہوتا...... اسی طرح برے اخلاق کے بارے میں فرمایا...... کہ اگر یہ انسان ہوتا تو برا انسان ہوتا...... جیسا کہ فرماتے ہیں......

لَوْ كَانَ حُسْنُ الْخُلُقِ رَجُلًا يَمْشِيْ فِي النَّاسِ لَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا

اگر حسن خُلق لوگوں میں چلتا پھرتا انسان ہوتا تو نیک انسان ہوتا......!!!

بداخلاقی کے بارے میں فرمایا......

لَوْ كَانَ سُوْءُ الْخُلُقِ رَجُلًا يَمْشِيْ فِي النَّاسِ لَكَانَ رَجُلَ سُوْءٍ ﴿۳۹﴾

اگر برا اخلاق لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا مرد ہوتا تو برا مرد ہوتا......!!!

۳۸﴿ رواه البيهقي في شعب الايمان برقم(۷۸۰۸) والخطيب في الفقيه والمتفقه برقم(۸۸۵) وابونعيم والخرائطي شطره الاول في مكارم الاخلاق برقم(۳۹،۳۷) والثاني في مساوي الاخلاق برقم(۷۰٤) والله عز اسمه اعلم۱۲

۳۹﴿ رواه الخرائطي شطره الاول في المكارم برقم(۳۲) والثاني في المساوئ برقم(۱) وروى البيهقي في الشعب بنحوه برقم(۸۱۸۳) وفي الاسماء والصفات برقم(۳۱۹) والله تعالىٰ اعلم۱۲

جس طرح آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اچھے اخلاق کو برکت کہا...... جیسا کہ فرمایا......

اَلْیُمْنُ حُسْنُ الْخُلُقِ ﴿۴۰﴾

اچھے اخلاق برکت ہیں۔

یونہی برے اخلاق کو نحوست کہا...... جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اَلشُّؤْمُ سُوْءُ الْخُلُقِ ﴿۴۱﴾

یعنی بداخلاقی نحوست ہے......!!!

جس طرح اچھے اخلاق کے بارے میں فرمایا جاتا ہے کہ یہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے...... برائیوں کو ختم کر دیتا ہے...... جیسا کہ فرمایا......

اِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ لَیُذِیْبُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ ﴿۴۲﴾

---

۴۰ ﴿رواہ الشھاب القضاعی فی المسند برقم(۵۴) الخرائطی فی المکارم برقم(۵۴۰۳۸)

۴۱ ﴿رواہ الطبرانی فی الاوسط برقم(۸۶۴۰،۴۵۱۰) ومسند الشامیین برقم(۱۴۳۳) والخرائطی فی المساوی برقم(۲) والآجری فی اخلاق حملة القرآن برقم(۹۳،۸۷) وله شاهد من حدیث جابر رواه الطبرانی فی الاوسط برقم(۵۸۸۷) والبیهقی فی الشعب برقم(۷۷۹۲) ومن حدیث ابن عمر کما رواه ابن شاهین فی حدیث عمر بن احمد برقم(۶) ومن حدیث رافع بن مکیث رواه ابو داود(۴۴۹۵،۴۴۹۴) واحمد برقم(۱۵۴۹۹) وعبد الرزاق(۱۱ ۱۳۱) وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(۲۲۵۸) والطبرانی فی الکبیر(۴ ۳۸۹) والبیهقی فی شعب الایمان برقم(۸۳۳۲،۷۷۹۱) وابو یعلی الموصلی فی المسند برقم(۱۵۱۱) والمقریزی برقم(۵۵) وابو نعیم الاصبهانی فی معرفة الصحابة برقم(۲۳۷۲) وابن زنجویه فی الاموال برقم(۱۰۲۷) ومعمر بن راشد فی الجامع برقم(۷۳۵) والله اعلم

۴۲ ﴿رواہ البیهقی فی الشعب عن ابن عباس وابی هریرة بطریقین ضعیفین برقم(۷۸۰۵،۷۸۰۴) والخرائطی فی المکارم عن انس(۳۶) والطبرانی فی المکارم عن ابی هریرة(۱۱) وتمام فی فوائده عن انس برقم(۳۰۱) وابن ابی الدنیا فی التواضع برقم(۱۸۵) ومداراة الناس برقم(۸۳) عن رجل من قریش وابن عدی عن ابن عباس(۵ ۲۴۱)

بلاشبہ اچھا اخلاق خطا کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح سورج آسمان سے گرنے والی برف کو پگھلا دیتا ہے۔

یونہی بداخلاقی کے بارے میں فرمایا......

سُوْءُ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ ﴿۴۳﴾

بداخلاقی اچھے عمل کو ایسے برباد کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے......!!!

اور فرمایا......

سُوْءُ الْخُلُقِ ذَنْبٌ لَا يُغْفَرُ ﴿۴۴﴾

بداخلاقی ایسا گناہ ہے کہ جو (بلاتوبہ) معاف نہیں کیا جاتا......!!!

ایک حدیث پاک میں فرمایا......

اِنَّ لِكُلِّ مُسِيْئٍ تَوْبَةً اِلَّا صَاحِبَ سُوْءِ الْخُلُقِ فَاِنَّهٗ لَا يَتُوْبُ مِنْ ذَنْبٍ اِلَّا عَادَ فِيْ شَرٍّ مِّنْهُ ﴿۴۵﴾

ہر ایک برائی کرنے والے کے لیے توبہ ہے سوائے بداخلاق شخص کے...... کیونکہ وہ جس بھی گناہ سے توبہ کرتا ہے اس سے برے میں پڑ جاتا ہے۔

﴿۴۳﴾ رواہ البیھقی فی شعب الایمان بطریقین وضعفھما برقم (۷۸۰۴، ۷۸۰۵) وابو الشیخ الاصبھانی فی امثال الحدیث برقم (۲۵۳) والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم (۲۰۷۴) اقول ولہ شاھد من طریق اخری کما رواہ عبد بن حمید فی المسند برقم (۸۰۱) ورواہ تمام فی فوائدہ عن انس برقم (۳۰۱) وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول عن رجل من قریش برقم (۱۸۵) وابن عدی فی الکامل عن ابن عباس (۵/ ۲۴۱) واللہ تعالٰی اعلم ۱۲

﴿۴۴﴾ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق برقم (۶) وابن مندہ فی مسند ابراھیم بن ادھم الزاھد برقم (۲۱) واللہ تعالٰی اعلم ۱۲

﴿۴۵﴾ رواہ الطبرانی فی الصغیر برقم (۵۵۴) والخطیب فی تاریخہ (۲/ ۲۹۲) واللفظ لہ واوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم (۲۴۷۰) وقال المناوی فی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (۲/ ۶۴۶) وفیہ محمد بن ابراھیم التیمی وثقوہ الا احمد فقال فی حدیثہ شیء یروی احادیث منکرۃ اھ واوردہ الھیثمی فی المجمع (۳/ ۲۷۱) وقال فیہ عمرو بن جمیع وھو کذاب اھ ۱۲

اور ایک حدیث پاک میں اس طرح فرمایا......

خصلتان لاتجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخُلُق ﴿۴۶﴾

دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوتیں...... بخل اور بداخلاقی......!!!

برادران اسلام !!!

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اخلاق حسنہ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ عزوجل کی رحمت کی لگام ہے...... یونہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے بداخلاقی کو اللہ عزوجل کے عذاب کی لگام فرمایا......

جیسا کہ فرمایا......

حسن الخلق زمام من رحمة الله فی انف صاحبه والزمام بید الملک والملک یجره الی الخیر والخیر یجره الی الجنة

یعنی خوش اخلاقی اللہ عزوجل کی رحمت کی لگام ہے جو صاحب اخلاق حسنہ کی ناک میں ڈالی گئی ہے...... اور لگام فرشتہ کی ہاتھ میں ہے جو اسے بھلائی کی طرف کھینچتا ہے...... اور بھلائی اسے جنت کی طرف کھینچتی ہے۔

﴿۴۶﴾ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب برقم (۱۸۸۵) والبخاری فی الادب المفرد برقم (۲۸۹) والطبری فی تهذیب الآثار برقم (۱۳۵) والبیهقی فی شعب الایمان برقم (۱۰۴۱۵، ۷۷۹۰) والاربعین الصغری برقم (۱۰۴) وابو یعلی الموصلی فی المسند برقم (۱۲۹۷) وعبد بن حمید فی المسند برقم (۹۹۸) والشهاب القضاعی فی المسند برقم (۳۰۹) والقبانی برقم (۲۳۱۰) وابن بشران فی امالیه برقم (۶۶۱) واحمد فی الزهد برقم (۱۳۹۶) والدولابی فی الکنی والاسماء برقم (۱۳۷۳) وابن شاهین فی حدیث عمر بن احمد برقم (۵) والله جل مجده اعلم ۱۲

پھر فرمایا......

وَسُوْءُ الْخُلُقِ زِمَامٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ فِي أَنْفِ صَاحِبِهِ وَالزِّمَامُ بِيَدِ الشَّيْطٰنِ وَالشَّيْطَانُ يَجُرُّهُ اِلَى الشَّرِّ وَالشَّرُّ يَجُرُّهُ اِلَى النَّارِ ﴿۴۷﴾

اور برے اخلاق اللہ ﷻ کے عذاب کی لگام ہے جو بداخلاق کے ناک میں ڈالی گئی ہے ......اور وہ لگام شیطان کے ہاتھ میں ہے......اور شیطان اسے برائی کی طرف کھینچتا ہے......اور برائی اسے جہنم کی طرف کھینچتی ہے۔

برادران اسلام!!!

جس طرح اخلاق حسنہ کے بارے میں فرمایا......

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ وَاِنَّهُ لَضَعِيفُ الْعِبَادَةِ ﴿۴۸﴾

یعنی بلاشبہ بندہ......عبادت کی کمی کے باوجود......اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے اعلیٰ درجات اور بلند منازل کو پالیتا ہے۔

اسی طرح برے اخلاق کے بارے میں فرمایا جاتا ہے......

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِهِ اَسْفَلَ دَرْكِ جَهَنَّمَ وَهُوَ عَابِدٌ ﴿۴۹﴾

﴿۴۷﴾رواہ البیھقی فی الشعب برقم(۷۸۰۶)ورواہ بوجھین ثم قال وکلا الاسنادین ضعیف اھ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲نجم القادری غفرلہ

﴿۴۸﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۳۱۵/۱)وابونعیم الاصبھانی فی معرفۃ الصحابۃ برقم(۷۷۵)وابو الشیخ الاصبھانی فی طبقات المحدثین باصبھان برقم(۱۳۱۲)والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۵۳)وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم(۱۶۹)ومداراۃ الناس برقم(۸۱)وابن عساکر فی تاریخہ(۴۰۴/۳۶)

﴿۴۹﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۳۱۵/۱)وابونعیم الاصبھانی فی معرفۃ الصحابۃ ==

بے شک بندہ......عبادت گزار ہونے کے باوجود......بداخلاقی کی وجہ سے جہنم کے سب سے نچلے درجے میں پہنچ جاتا ہے......!!!

برادران اسلام!!!

بداخلاقی سے اللہ ﷻ کی پناہ مانگیے......یقیناً یہ بہت بری خرابی اور بڑی سخت برائی ہے جو اچھے بھلے عبادت گزار کو جہنم کے سب سے نچلے درجے میں پہنچا دیتی ہے۔

برادران اسلام!!!

جہنم کا ہر ایک درجہ اس قدر خطرناک ہے کہ اس کا عذاب سہنا انسان کے بس سے باہر ہے......لیکن اللہ ﷻ نے مجرموں کے جرائم کے مطابق مختلف درجات بنا دیئے ہیں......جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا۔

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ﴿۵۰﴾

جہنم کے سات دروازے ہیں۔

اور عکرمہ کہتے ہیں کہ سات دروازوں سے مراد جہنم کے سات طبقات ہیں ﴿۵۱﴾

اور ان سات طبقات میں سے پہلا جہنم کہلاتا ہے......دوسرے کو لظی کہا جاتا ہے......تیسرے کو حُطَمہ کا نام دیا جاتا ہے......چوتھے کو سعیر کہا جاتا ہے......پھر سقر آتا ہے......پھر جحیم......اور سب سے نچلے درجہ کا نام ہاویہ ہے......﴿۵۲﴾

= = برقم (۷۷۵) وابو الشیخ الاصبھانی فی طبقات المحدثین باصبھان برقم (۱۳۱۲) والخرائطی فی مساوئ الاخلاق برقم (۱۱) وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم (۱۶۹) ومداراۃ الناس برقم (۸۱) وابن عساکر فی تاریخہ (۳۶ ۴۰۴)

﴿۵۰﴾ القرآن الحکیم الحجر ۴۴

﴿۵۱﴾ رواہ ابن جریر فی جامع البیان (۱۷ ۱۰۶) وابن ابی حاتم فی تفسیرہ (۶۱۰۹) وابن ابی الدنیا فی صفۃ النار برقم (۱۰) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۵۲﴾ رواہ البیہقی فی البعث والنشور عن الخلیل بن مرۃ عن النبی ﷺ برقم (۴۴۶) ثم قال ھذا منقطع والخلیل بن مرۃ فیہ نظر اھ ورواہ ابن ابی حاتم فی = =

برادران اسلام!!!

جہنم کے اس طبقہ کے عذاب وشدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''ابوجہل'' جیسا دشمن اسلام اور دشمن رسول بھی اس سے اوپر والے درجہ یعنی جحیم میں ہوگا ﴿۵۳﴾ یعنی جس قدر شدید عذاب اس درجہ والوں کو ہوگا اتنا شدید عذاب تو ابوجہل جیسے دشمن اسلام ودشمن رسول پر بھی نہ ہوگا۔

برادران اسلام!!!

یقیناً یہ انسان کی بہت بڑی محرومی ہے کہ انسان عبادتوں......ریاضتوں کے ہوتے ہوئے بھی......محض بداخلاقی کے سبب......جہنم میں ڈال دیا جائے......اور وہ بھی جہنم کے سب سے خطرناک حصے میں۔

اور انسان کی یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ عبادتوں کی کمی کے باوجود......اچھے اخلاق کے سبب...... آخرت میں اعلیٰ مقام حاصل کر لے......راتوں کو جاگنے والوں......دن کو روزہ دار رہنے والوں کے درجہ کو پہنچ جائے۔

برادران اسلام!!!

یقیناً عقل مند ہے وہ انسان جو خوش اخلاقی کی برکت کو غنیمت جانے...... بلاشبہ دانشمند ہے وہ شخص جو اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے اعلیٰ مراتب کے حصول کی کوشش میں لگ جائے یقیناً قابل رشک ہے وہ انسان جو عبادات کی کمی کے باوجود دن کو ہمیشہ روزہ دار

= =تفسیرہ عن ابن عباس موقوف(۹:۶۱)وھو غیر صریح فی الترتیب کانہ مرفوع ورواہ ابن جریر فی جامع البیان(۱۰۷:۱۷)وابن ابی الدنیا فی صفۃ النار برقم (۸)عن ابن جریج وھو صریح فی الترتیب الاانہ موقوف علی ابن جریج واللہ تعالیٰ اعلم۱۲

۵۳؎ رواہ ابن جریر فی جامع البیان(۱۷ ۱۰۷)وابن ابی الدنیا فی صفۃ النار برقم(۸) عن ابن جریج وھو موقوف علیہ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

رہنے والوں......طویل راتوں میں نیند چھوڑ کر بارگاہ الٰہیہ میں کھڑے رہنے والوں کے درجہ کو پہنچ جائے......!!!

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں **اخلاق حسنہ** کی برکت سے مالا مال فرمائے......

اور برے اخلاق کی نحوستوں سے بچائے......

آمین

بحرمة سيد المرسلين

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

وانا العبد الفقير

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان رابع﴾

توبہ کا دروازہ

حررہ

ابو أریب محمد چمن زمان نجم القادری

عفی عن ذنوبہ۔

خادم الطلبة بالجامعة الغوثية الرضوية سکھر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توبہ کا دروازہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ التَّوَّابِ الرَّحِیْم ۰ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَرَسُوْلِہِ الْفَخِیْمِ ۰ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک بار اہل قریش نے رسول اکرم، معدن جودوکرم، منبع علم وحکم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم سے عرض کی......

آپ اپنے رب عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے کوہ صفا سونا کر دے...... (اگر کوہ صفا سونے کا بن جائے) تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے......

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

کیا واقعۃً ایسا کرو گے؟؟؟

اہل قریش نے کہا......

ہاں! ہم ضرور ایسا کریں گے!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے قریش کی اس شرط کے بارے میں اللہ عزوجل سے دعا کی...... اس پر جناب جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسالت علی صاحبہ

الصلوٰۃ والسلام) میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے......

یارسول اللہ!!!

آپکے رب نے آپ کو سلام کہا ہے......اور فرماتا ہے......اگر آپ چاہو تو ہم کوہِ صفا کو سونے کا پہاڑ بنا دیں گے......لیکن اس کے بعد اگر کسی نے کفر کیا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا جو میں نے سارے جہانوں میں سے کسی کو بھی نہیں دیا......اور اگر تم چاہو تو (کوہِ صفا سونا بنانے کے بجائے) میں ان لوگوں کے لئے" **توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں!** "

اللہ کا یہ پیغام سن کر رسول اللہ نے جواب دیا......

بَلْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ ﴿۱﴾

یعنی اے اللہ!!!

ہمیں کوہ صفا سونے کا نہیں چاہیے، بلکہ تو میرے گناہگار امتیوں کے لیے

توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دے ......!!!

مسلمان بھائیو!!!

غور فرمائیے!!!

ایک طرف کوہِ صفا سونا بن رہا تھا......اہل قریش وعدہ کر چکے تھے کہ اگر کوہ صفا سونا بن جائے تو وہ اسلام لا کر رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے پیچھے چلیں گے......ان کی پیروی کریں گے......انہیں اور ان کے غلاموں کو تکلیف دینا اور ستانا چھوڑ دیں گے......اور سب سے بڑی بات یہ کہ اپنے اَن گنت معبودوں کو چھوڑ کر

---

(۱) رواہ الحاکم فی المستدرک کتاب التوبة والانابة (٤ ٢٤٠) وصححه واقره الذهبی فی المختصر ثم تنبهت علیه فی المسند لاحمد برقم(٢٠٥٨) والسنن الکبری للبیهقی (٨/٩) والمعجم الکبیر للطبرانی (١٠ ٢٩٧) ودلائل النبوة للبیهقی (١٥٦/٢، ١٥٧) ومسند عبد بن حمید (٢١٨/٣) ومشکل الآثار للطحاوی برقم(٤٠٠٨) والله سبحانه وتعالی اعلم ١٢ ابو اریب نجم القادری عفی عنه

ایک اللہ عزوجل کی عبادت میں لگ جائیں گے……

اور دوسری طرف……

"توبہ اور اللہ عزوجل کی رحمت کا دروازہ"

تھا……لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

سونے کے پہاڑ کو اختیار نہ کیا……بلکہ

"توبہ اور اللہ عزوجل کی رحمت کا دروازہ"

پسند فرما کر اس بات کو واضح فرما دیا کہ دنیا کا مال و دولت……سونا چاندی

……امارت وسلطنت……عزت وشہرت……جاہ وثروت……الغرض دنیا کی کوئی چیز بھی

"توبہ"

جیسی عظیم نعمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی……!!!

اور کیوں نہ ہو؟؟؟

کیونکہ **"توبہ"** ہی تو وہ عظیم نعمت ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی گناہ کر لے……

نماز چھوڑے……روزہ توڑے……حج نہ کرے……زکوٰۃ ادا نہ کرے……ماں باپ کا کہنا نہ مانے

عزیزوں، رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرے……ہر ایک کی غیبت کرتا پھرے……جھوٹ بولے……

کم تولے……کینہ……چغلی……حسد……تکبر……ریا……لالچ……چوری……زنا کاری……

بدگمانی……بد نگاہی……گالی گلوچ……دھوکہ بازی……جھوٹی قسمیں……جھوٹی گواہیاں……

پڑوسیوں کو تکلیف دینا……سود کھانا……یتیموں کا مال ظلماً کھانا……شراب پینا……ڈاکہ ڈالنا……

کمزوروں پر ظلم کرنا……رشوت کا لین دین کرنا……وعدہ خلافی کرنا……الغرض جس قدر گناہ متصور

ہو سکتے ہیں ان سب میں ملوث ہو جائے……گناہوں کی گندگی میں لت پت ہو جائے……گناہوں

کی غلاظت سے لتھڑ جائے……اس کا ہر پہلو……ہر بال……ہر عضو گناہوں کی دلدل میں ڈوب

جائے……اور ساری زندگی ان گناہوں میں ہی گزر جائے……اسی حالت میں زندگی کی شام ڈھلنے

لگے ...... زیست کا سورج غروب ہونے کا وقت قریب آ جائے ...... اور ادھر جہنم کی آگ جوش پر ہو، قبر کا تاریک گڑھا اسکا رستہ دیکھ رہا ہو ...... کہ کب آئے اور اسے اپنے خالق و مالک جل جلالہ کی نافرمانیوں کا مزہ چکھایا جائے ...... کب آئے اور اس کی ہڈیوں کو توڑ کر رکھ دیا جائے ...... کب آئے اور اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دیا جائے ...... کب آئے اور اس کو آگ میں الٹ پلٹ کر کے جلایا جائے ...... کہ اچانک اللہ عزوجل کی رحمت صدا دیتی ہے ...... **"توبہ کا دروازہ"** پکار پکار کر کہتا ہے ......

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿۲﴾

اپنے رب عزوجل سے معافی مانگو ...... بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے!!!

وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۳﴾

اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ عزوجل کی بخشش چاہے اس سے معافی طلب کرلے تو اللہ عزوجل کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

حبیب کریم ﷺ کو فرمایا جاتا ہے ......

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۴﴾

اے حبیب! میرے بندوں کو خبر دو کہ میں بہت بخشنے والا مہربان ہوں ......!!!

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ

ان سے کہہ دو .... اے میرے وہ بندو!!!

جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ......

لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ

۲۔ القرآن الحکیم نوح ۱۰

۳۔ القرآن الحکیم النساء ۱۱۰

۴۔ القرآن الحکیم سورۃ الحجر آیت ۴۹

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو......

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا

بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخش دیتا ہے......!!!

اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾

بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

گویا کہ فرمایا جا رہا ہے......

اے محمد رسول اللہ ﷺ کے امتیو !!!

اگر چہ تم نے بہت گناہ کیے......اپنی جانوں پر بہت ظلم ڈھائے......اپنی ساری زندگی گناہوں کی دلدل میں گزار دی......اپنا نامۂ اعمال گناہوں سے سیاہ کر دیا......لیکن !!!

گھبراؤ مت......امید نہ توڑو......مایوس ہرگز نہ ہو!!!

کیونکہ تمہارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے "توبہ کا دروازہ" کھلا رکھنے کی دعا کی ہے......اور وہ دروازہ کھلا ہوا ہے......تم آؤ......اس کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ کر لو......اس سے معافی مانگ لو......وہ تمہارے سارے گناہ پل بھر میں معاف فرما دے گا......اور نہ صرف یہ کہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا بلکہ توبہ کرنے کے سبب تمہیں اپنے محبوب بندوں میں بھی شامل فرما لے گا......جیسا کہ خود فرماتا ہے......

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ﴿۶﴾

یعنی بلا شبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

﴿۵﴾ القرآن الحکیم — الزمر ۵۳

﴿۶﴾ القرآن الحکیم — البقرۃ ۲۲۲

فرماتے ہیں......

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ ﴿۷﴾

یعنی بلاشبہ اللہ ﷻ آزمائشوں میں پڑے...... توبہ کی کثرت کرنے والے بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

شیطان لعین انسان کا بہت سخت ترین دشمن ہے...... وہ بہت بڑا مکار اور دغاباز ہے۔ اس نے اپنی مکاریوں سے بڑوں بڑوں کو جہنم کی دہکتی آگ میں دھکیل دیا ہے...... لیکن اللہ ﷻ نے ہمارے لئے "**توبہ کا دروازہ**" کھول کر ہم پر بہت بڑا کرم کیا ہے...... ہمیں شیطان مردود کے سارے واروں...... ساری فریب کاریوں...... دھوکا بازیوں کا توڑ عطا فرما دیا ہے...... جیسا کہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

(جب شیطان مردود کو دھتکارا گیا تو) اس لعین نے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں کہا......

وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِىْ عِبَادَكَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِىْ اَجْسَادِهِمْ

﴿۷﴾ النظر بغية الحارث (ص۳۲۳) والمسند لابی یعلی الموصلی (۴۶۶/۱) والکنی والأسماء للدولابی (۴۸/۵) والمسند للحارث (۲۱۱/۴) وهو فی شعب الایمان للبیهقی برقم (۶۸۵۷) موقوفا علی علی رضی الله تعالی عنه ورواه عبد الله بن احمد فی زوائد المسند برقم (۸۱۰۰۶۰۵) وفی التوبة لابن ابی الدنیا (ص۳۱۳) نحوه وقال العراقی فی تخریج الاحیاء (۵/۴) روی ابن ابی الدنیا فی التوبه ابو الشیخ فی کتب الثواب من حدیث انس بسند ضعیف ان الله یحب الشاب التائب لعبد الله بن احمد فی زوائد المسند وابی یعلی بسند ضعیف من حدیث علی ان الله الحدیث اه والله اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری عفا الله جل وعلا عنه وعن والدیه

اے میرے رب......

مجھے تیری عزت کی قسم!!!

تیرے بندوں کی روحیں جب تک ان کے بدنوں کے اندر رہیں گی میں لگاتار انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہونگا۔

اس کے جواب میں اللہ عزوجل نے فرمایا......

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَااَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ ﴿۸﴾

مجھے میری عزت وجلال کی قسم!!!

میرے بندے جب تک مجھ سے بخشش کا سوال کرتے رہیں گے میں ہمیشہ انہیں معاف کرتا رہوں گا!!!

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی الہ واٰلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ﴿۹﴾

﴿۸﴾ اخرجه الحاكم في المستدرك كتاب التوبه و الانابة (۲٦۱/٤) وصححه و اقره الذهبي واحمد في المسند برقم (۱۱۲۵۷، ۱۱۷۵۲، ۱۱۲٦٤، ۱۱۳۷۸) ثم تنبهت عليه في المسند لابي يعلى الموصلي (٤۱۳/۳) والمسند لعبد بن حميد (۵۳/۳) و جامع البيان للطبري (۹۵/۸) والله اعلم ۱۲

﴿۹﴾ رواه مسلم في صحيحه كتاب التوبة باب قبول التوبة من الذنوب (۲ /۳۵۸) و ابن حبان برقم (۲٦٦) و احمد في المسند برقم (۱۹۷۵۸، ۱۹۸٤۸) ثم تنبهت عليه في السنن الكبرى للبيهقي (۱۳٦/۸، ۱۰، ۱۸۸) وشعب الايمان له (٦۸۱۰) و الاسماء و الصفات له (۲٤٤/۲) و الابانة الكبرى لابن بطة (۲۵٦/٦) و المسند لعبد بن حميد = =

بے شک اللہ ﷻ رات کے وقت اپنا دستِ رحمت پھیلا دیتا ہے تا کہ (شیطان کے بہکاوے میں آکر) دن کو برائی کرنے والا توبہ کر لے...... اور یونہی اپنا دست رحمت دن کے وقت بھی پھیلا دیتا ہے تا کہ (شیطان کے دھوکے میں آکر) رات کو برائی کرنے والا توبہ کر لے...... اور اللہ ﷻ کا رحمت اور توبہ کا یہ دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا رکھے گا۔

اسی طرح جناب ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ......

ایک شخص نے کوئی گناہ کیا...... گناہ کے بعد اللہ ﷻ کی بارگاہ میں عرض کی......

اے میرے پروردگار!!!

میں نے گناہ کر لیا ہے...... میں نے تیری نافرمانی کر لی ہے...... تو مجھے معاف فرما دے!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم فرماتے ہیں کہ اس بندے کے توبہ کرنے پر اللہ ﷻ نے فرمایا......

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ﷻ گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور ان پر مواخذۃ بھی کرتا ہے۔

پس اللہ ﷻ نے اسے معاف فرما دیا......!!!

پھر کچھ عرصہ بعد اس نے دوبارہ گناہ کر لیا...... پھر دوبارہ اللہ ﷻ کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہو کر عرض گزار ہوا......

اے اللہ!!!

مجھ سے پھر گناہ ہو گیا ہے...... میں نے پھر تیری نافرمانی کر لی ہے...... تو

= =(۱۷۹/۲) و المسند للطیالسی (۵/۲) و المسند للبزار (۲۶۰٤) و الصفات للدار قطنی (ص۱۸) و العظمۃ لابی الشیخ الأصبہانی (۱/۱۳٤، ۱۳۵) و المسند للرویانی (۱۳٦/۲) وشرح أصول اعتقاد اھل السنۃ و الجماعۃ للالکائی (۱۷٤/۲) و اللہ اعلم ۱۲

مجھے معاف فرمادے......!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

اللہ عزوجل نے دوبارہ فرمایا............

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور ان پر مواخذہ بھی کرتا ہے......(لہٰذا) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ہے پس جو چاہے کرے......!!!

تیسری بار پھر اس شخص نے گناہ کر لیا اور پھر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا.......

اے اللہ!!!

میں نے پھر گناہ کر لیا ہے......تیری نافرمانی کر لی ہے...تو مجھے معاف فرمادے!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

پھر اللہ عزوجل نے فرمایا.......

میرے بندے نے گناہ کیا ہے......اور جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی فرماتا ہے اور ان پر مواخذہ بھی کرتا ہے......

اِعْمَلْ مَاشِئْتَ قَدْغَفَرْتُ لَکَ ﴿۱۰﴾

اے بندے!!!

تو جو چاہے عمل کر......میں نے تجھے بخش دیا ہے..........!!!

﴿۱۰﴾ اخرجہ الحاکم فی المستدرک کتاب التوبۃ و الانابۃ (۲۴۲/۴) وقال صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذھبی وقد اخرجہ مسلم فی کتاب التوبۃ و الانابۃ باب قبول التوبۃ وان تکررت الذنوب و التوبۃ(۳۵۷/۲) و احمد فی المسند برقم (۷۹۳۵،۹۲۴۵،۱۰۳۸۴)ثم تنبھت علیہ فی الصحیح لابن حبان(۶۲۷)و السنن الکبری للنسائی(۱۱۱۶۱) و المسند لابی یعلی الموصلی برقم(۶۴۰۲)واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ۱۲ نجم القادری عفی عنہ

مسلمان بھائیو!!!

اللہ عزوجل کا بے انتہا کرم، کہ شیطان لعین ہمیں بار بار دھوکا دیتا ہے..... بار بار بہکاتا ہے..... اور ہم بھی اس کے بہکاوے میں آ کر بار بار اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتے ہیں..... اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر دیتے ہیں..... لیکن اگر ایک بار بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ کی طرف رجوع کر لیں..... اپنے کئے پر شرمندگی کا اظہار کر لیں..... تو اللہ عزوجل کی رحمت ہمیں گلے سے لگا لیتی ہے..... ہمارے سارے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے..... ہمیں گناہوں سے ایسے پاک کر دیا جاتا ہے کہ گویا کہ ہم نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں..... جیسا کہ حبیب کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں......

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ ﴿۱۱﴾

گناہ سے توبہ کرنے والا، اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

اگر اس کے باوجود ہم لوگ توبہ نہ کریں..... گناہ پر گناہ تو کرتے چلے جائیں لیکن اپنے خالق و مالک جل جلالہ کی طرف رجوع نہ لائیں..... شیطان کے بہکاوے میں آئیں..... پھر اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف سے ندائے رحمت بھی پائیں..... لیکن پھر بھی توبہ کے رستے پہ نہ آئیں..... تو یقیناً ہماری بہت بڑی محرومی ہے۔

برادران اسلام!!!

گناہ تو انسان سے سرزد ہو ہی جاتا ہے لیکن گناہ کرنے والوں میں سے بہتر

﴿۱۱﴾ اخرجہ ابن ماجہ (ص۳۲۳) ثم تنبہت علیہ فی تفسیر ابن ابی حاتم (۱۲۰/۲) والسنن الکبری للبیہقی (۱۵٤/۱۰) وشعب الایمان لہ (٦٧٨١) والمعجم الکبیر للطبرانی (١٦٩/١٦) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم الاصبہانی برقم (٦٢١٠) واخبار اصبہان لہ (۳۲۲/۳) والمسند للشہاب القضاعی (١٧٤/١) واللہ اعلم ۱۲

لوگ وہ ہیں جو برائی کریں تو توبہ کو نہیں بھولیں...... اپنے رب جل جلالہٗ کی ناراضگی والا کام کریں تو راضی کئے بغیر چین نہیں پائیں...... اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ ﴿۱۲﴾

آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہر شخص سے خطا سرزد ہوتی ہے اور سب خطا کاروں میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو توبہ کی کثرت کرنے والے ہیں۔

برادران اسلام!!!

جو لوگ گناہوں پر توبہ کر لینے والے ہوتے ہیں ان کے دل صاف وشفاف رہتے ہیں...... دل میں حق کو قبول کرنے کی قوت بہر حال رہتی ہے...... دل سیاہ نہیں پڑتا...... اور جو لوگ گناہ پر گناہ تو کرتے چلے جاتے ہیں لیکن توبہ کی طرف توجہ نہیں دیتے...... اللہ جل جلالہٗ کی نافرمانی تو کر لیتے ہیں لیکن اس کو راضی کرنے میں جلدی نہیں کرتے...... ان کے دل سیاہ پڑ جاتے ہیں...... ان کے دلوں پر ''زنگ'' چڑھ جاتا ہے...... جیسا کہ جناب ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کا ارشاد گرامی ہے......

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَأَ نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ

﴿۱۲﴾ اخرجه ابن حبان برقم (۶۱۳) والترمذي في ابواب صفة القيمة (۲ ۷۳) ثم قال غريب لا نعرفه الا من حديث علي بن مسعدة عن قتادة اه والدارمي في السنن برقم (۲۷۲۷) وابن مجه في باب ذكر التوبة (ص ۳۲۳) والحاكم في المستدرك (۴ ۲۴۴) واحمد في المسند برقم (۱۳۰۸۰) وصححه الحاكم وقال الذهبي علي لين اه وقال ابن حجر في تقريب التهذيب (۱ ۷۰۳) صدوق له اوهام اه وفي بلوغ المرام (ص ۳۰۲ رقم الحديث ۱۵۰۵) سنده قوي اه ثم تنبهت عليه في المصنف لابن ابي شيبة (۸/ ۱۰۸) وشعب الايمان للبيهقي (۶۸۶۲) والمسند لابي يعلى الموصلي (۲۸۵۴) والمسند لعبد بن حميد (۳ ۲۱) والمسند للروياني (۴ ۵۶) والله جل جلاله اعلم ۱۲ نجم القادري عفي عنه

نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ

بے شک جب بندہ گناہ کر لیتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ اس کے دل پر بن جاتا ہے...... پھر اگر وہ بندہ اس گناہ سے ہٹ جائے...... اللہ ﷻ سے معافی مانگ لے...... توبہ کر لے تو اس کا دل سیاہی سے پاک کر دیا جاتا ہے...... اور اگر وہ شخص (توبہ کی طرف توجہ نہیں کرتا اور) دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہی بڑھ جاتی ہے...... اور یہ سیاہی وہی زنگ ہے جس کو اللہ ﷻ نے ذکر فرمایا ہے...... اور فرمایا ہے......

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۳﴾

کوئی نہیں! بلکہ ان کے کاموں نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے...... ﴿۱۴﴾

مسلمان بھائیو!!!

اللہ ﷻ دلوں کو زنگ آلود ہونے سے بچائے...... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ دلوں کے زنگ آلود ہونے کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں............

هُوَ الذَّنْبُ عَلَى الذَّنْبِ حَتّٰى يَعْمَى الْقَلْبُ فَيَمُوتَ ﴿۱۵﴾

﴿۱۳﴾ القرآن الحکیم المطففین ۱۴

﴿۱۴﴾ رواہ الترمذی (۱۶۸/۲، ۱۶۹) ثم قال حسن صحیح اھ و ابن ماجہ (ص۳۲۳) والحاکم فی کتاب التفسیر (۵۱۷/۲) ثم قال صحیح علی شرط مسلم اھ و اقرہ الذھبی و احمد فی المسند برقم (۷۹۳۹) ثم تنبہت علیہ فی جامع البیان للطبری (۱/۲۶۰، ۲۴/۲۸۶، ۲۸۷) و السنن الکبری للبیھقی (۱۸۸/۱۰) و شعب الایمان لہ (۶۹۴۸، ۶۹۵۳) و السنن الکبری للنسائی (۶/۱۱۰، ۵۰۹) و الصحیح لابن حبان برقم (۲۸۴۴، ۹۳۲) و اعتلال القلوب للخرائطی برقم (۵۳) و التوبۃ لابن ابی الدنیا (ص۳۳۴)

﴿۱۵﴾ انظر جامع البیان للطبری (۲۸۷/۲۴) و التوبۃ لابن ابی الدنیا (ص۳۳۲) و اوردہ ابن کثیر فی تفسیر المطففین (۴۸۵/٤) و سکت عنہ و اما ابن جریر فاخرجہ باسنادین و طریق ابن ابی الدنیا طریق ثالث ۱۲

یعنی دلوں کے زنگ آلود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان گناہ پر گناہ کرتا چلا جائے (اور توبہ نہ کرے) یہاں تک کہ اس کا دل اندھا ہو کر مر جائے۔

مسلمان بھائیو!!!

دل کا اندھا ہو جانا...... کوئی عام سی بات نہیں ہے...... دل کا اندھا پن...... گمراہی کا بہت بڑا درجہ ہے...... دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے ابوجہل کو قبولِ حق سے روکے رکھا...... دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے اُبَی بن خلف کو حق تسلیم نہ کرنے دیا...... دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے مکہ کے کافروں کو اس بات پر ابھارا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا عنہ وعلی ازواجہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کے معجزات کو دیکھتے ہوئے بھی آپ صلی اللہ جل وعلا عنہ وعلی ازواجہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو جھوٹا کہیں...... دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے فرعون کو حق واضح ہو جانے کے بعد بھی یہ بات کہنے پر مجبور کر دیا......

إِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا أَهْلَهَا ﴿١٦﴾

بے شک یہ تو ایک فریب ہے جو تم نے شہر میں پھیلایا ہے تاکہ شہر والوں کو اس سے نکال دو...... دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے قومِ ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہنے پر اکسایا......

ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَأَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿١٧﴾

اس کے لئے ایک عمارت بنا کر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو۔

اور مسلمان بھائیو!!!

دل کا اندھا پن وہ ہے جس کے بارے میں قرآن عظیم میں کہا جا رہا ہے......

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ

﴿١٦﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۲۳

﴿١٧﴾ القرآن الحکیم الصٰفٰت ۹۷

اَعْمیٰ ﴿۱۸﴾

جو شخص اس دنیا کی زندگی میں دل کا اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی اٹھایا جائیگا۔

مسلمان بھائیو!!!

دل کا اندھا پن ہی حقیقی اندھا پن ہے...... جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے......

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿۱۹﴾

یعنی ان آنکھوں کا اندھا ہو جانا تو کوئی اندھا پن ہی نہیں ہے...... حقیقی اندھا پن تو یہ ہے کہ سینوں کے اندر دل اندھے ہو جائیں......!!!

اور مسلمان بھائیو!!!

''دل کے اس اندھے پن'' کا سبب اس حدیث پاک میں بیان فرمایا گیا ہے...... اور وہ یہ کہ...... **گناہ کرنا اور توبہ کرنا**...... تو یقیناً گناہوں پر توبہ نہ کرنا بہت بڑی حرماں نصیبی کا سبب ہوا...... دل سے حق شناسی کی قوت سلب ہو جانے کا باعث ہوا...... اور شاید یہی وجہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اپنے امتیوں کو بار بار توبہ کی تاکید کی...... تا کہ کہیں ان کے دل گناہ کر کر کے سیاہ نہ پڑ جائیں...... کہیں ان کے دل زنگ آلود نہ ہو جائیں...... کہیں ان کے دلوں سے حق شناسی کی قوت مسلوب نہ ہو جائے...... اور شاید اسی بات کی تعلیم دینے کے لیے خود بھی استغفار میں کثرت فرمائی تا کہ مجھے ماننے والے...... میرے مقام و مرتبہ کو جاننے والے...... مجھے استغفار کی کثرت کرتا دیکھیں تو وہ بھی استغفار کی ترغیب پائیں...... اور یوں استغفار کریں اور دل کو سیاہی سے بچائیں...... جیسا کہ حضرت اَغَرّ مُزَنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے

﴿۱۸﴾ القرآن الحکیم — بنی اسرائیل ۷۲

﴿۱۹﴾ القرآن الحکیم — الحج ۴۶

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا......

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿۲۰﴾

اے لوگو!!!

اپنے رب عزوجل کے دربار میں توبہ کرو...... کیونکہ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں......

برادران اسلام!!!

اگر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر دن میں سو سو بار اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کریں اور ہم لوگ گناہوں پہ گناہ کرتے ہوئے بھی توبہ سے غافل رہیں تو یقیناً یہ ہماری بہت بڑی بدنصیبی اور محرومی ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

جس طرح شیطان لعین طرح طرح کے دھوکے فریب سے انسان سے گناہ کروالیتا ہے یونہی وہ مردود قسم قسم کے حیلے بہانوں سے انسان کو توبہ سے بھی دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے...... بعض اوقات انسان کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے...... ابھی تو جوانی ہے...... ابھی تو فلاں کام بھی رہتا ہے...... پہلے فلاں کام کرلوں پھر توبہ کرلوں گا...... اتنے دن بعد نماز شروع کروں گا...... اور اتنا نہیں تو کم از کم اتنا ضرور کہتا ہے کہ کل سے نماز شروع کردونگا......

﴿۲۰﴾ رواه مسلم في كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه (۲/۳۴۶) وابن حبان برقم (۹۲۹) واحمد في المسند برقم (۱۸۰۰۱، ۱۸۰۰۲، ۱۸۰۰۳، ۱۸۰۰۴، ۱۸۴۸۰، ۱۸۴۸۱) ورواه ابن ماجه في كتاب الادب باب الاستغفار (ص۲۷۹) من حديث ابي هريرة واحمد في المسند من حديث ابي موسى برقم (۱۹۹۰۸، ۲۳۷۳۰) ومن حديث حذيفة برقم (۲۳۷۲۹، ۲۳۷۵۴، ۲۳۷۶۳، ۲۳۸۱۵) والدارمي برقم (۲۷۲۳) نحوه والله اعلم ۱۲ نجم القادری

الغرض برادران اسلام!!!

شیطان لعین اسی طرح کے حیلے بہانوں سے انسان کو توبہ کے معاملے میں سست کر دیتا ہے...... گناہ کرنے کے بعد گھنٹوں...... بلکہ دنوں...... بلکہ بعض اوقات تو اللہ کی پناہ ہفتوں اور مہینوں...... بلکہ سالوں بھی گزر جاتے ہیں اور توبہ کا خیال تک محو ہو جاتا ہے...... اور اسی حالت میں زندگی کے سائے ڈھلنے لگتے ہیں...... زیست کا سورج غروب ہونے کا وقت آجاتا ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام آجاتے ہیں...... اور کسی طرح کی مہلت دیئے بغیر ایک جھٹکے سے بدن سے روح کو نکال لیتے ہیں...... اور یوں انسان توبہ کیئے بغیر قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں پہنچ جاتا ہے اور وہاں پر کہتا رہ جاتا ہے......

رَبِّ ارْجِعُوْنِ

اے میرے رب!!! مجھے واپس دنیا میں بھیج دے......

لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ

شاید میں جو کچھ چھوڑ آیا اس میں جا کر کوئی اچھا عمل کروں......!!!

لیکن اس وقت واپسی کی اجازت نہیں ہوتی...... اس وقت کے بارے میں تو یوں فرمایا گیا ہے......

اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ﴿٢١﴾

یہ واپس جا کر نیک کام کرنے والی بات تو بس ایک بات ہی ہے جو اس نے منہ سے کر دی ہے...........!!!

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ

اور اگر ان کو واپس بھیج دیا جائے تو پھر وہی کام کریں گے جس سے منع کیے گئے تھے......!

وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٢﴾

﴿٢١﴾ القرآن الحکیم — سورۃ المؤمنون آیت ٩٩-١٠٠

﴿٢٢﴾ القرآن الحکیم — سورۃ الانعام آیت ٢٨

اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

ذی قدر بھائیو!!!

بڑے بڑے صحت منداور خوبصورت جوان......جن کو اپنی جوانی پر......بلکہ جوانی کو بھی ان پر ناز رہا......لیکن موت نے جب اپنا بھیانک چہرہ دکھایا......اپنے جان لیوا پنجے گاڑے......تو صحت مندی وخوبصورتی......جوانی وشباب کچھ بھی موت سے نہ بچا سکا......اور ایک ہی وار میں قصہ تمام ہو چلا......ایک سانس کی مہلت بھی نہ دی گئی......!!!

توذی قدر بھائیو!!!

ہم کس بات پر ناز کر رہے ہیں......ہمیں کس چیز پر بھروسہ ہے ہمیں کس بات کا گھمنڈ ہے کہ آج کل کر کے توبہ میں ٹال مٹول کر رہے ہیں؟؟؟

برادران اسلام!!!

وقت کی کڑکتی دھوپ میں......برف سے بھی زیادہ تیزی کیساتھ پگھلتی ہوئی اس ناپائیدار زندگی کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے......اور جس طرح گناہ کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا ہے......اسے جلدی جلدی صاف بھی کر لینا چاہیئے......اور توبہ میں جلدی کرنی چاہیئے......!!!

اور ہاں!!!

توبہ میں جلدی کرنے میں ایک اور فائدہ بھی ہے......اور وہ یہ کہ اگر ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے......اللہ عزوجل کی کوئی معصیت ہو جائے......اور ہم جھٹ سے اس پر شرمندہ ہو جائیں......اپنے خالق ومالک عزوجل کی طرف جلدی سے رجوع لائیں......تو ہو سکتا ہے کہ وہ گناہ ہمارے نامۂ اعمال میں درج ہی نہ کیا جائے......جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کا فرمان گرامی ہے......

جب کوئی مسلمان گناہ کر لیتا ہے تو گناہوں کو شمار کرنے والا فرشتہ ''تین گھڑی'' رکا رہتا ہے......اگر وہ مسلمان ان تین ساعات کے اندر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر لیتا ہے تو نہ تو اس کا گناہ

لکھا جاتا ہے اور نہ ہی قیامت والے دن اس کو اس گناہ پر کوئی عذاب دیا جائیگا۔ ﴿۲۳﴾

مسلمان بھائیو !!!

یہ انعام تو اس شخص کے لیے ہے جو گناہ کرتے ہی توبہ کرلے...... اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرتے ہی اس کی صفائی کی فکر میں لگ جائے...... لیکن جو شخص گناہ کر کے توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے...... اللہ کی نافرمانی تو کرلے لیکن اس کریم کو راضی کرنے سے غافل ہو جائے...... اس کے بارے میں بھی رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وبارک وسلم کا فرمان پیش نظر رہے...... فرماتے ہیں......

جب تم برائی کرو تو بائیں جانب والا فرشتہ دائیں جانب والے کو کہتا ہے......

کیا میں لکھوں؟؟؟

دائیں جانب والا فرشتہ اسے کہتا ہے......

نہیں...... شاید یہ اللہ سے معافی مانگ لے اور اسکی بارگاہ میں توبہ کرلے...... !!!

بائیں جانب والا فرشتہ دوبارہ کہتا ہے......

کیا میں لکھوں؟؟؟

دائیں جانب والا کہتا ہے......

نہیں !!!

شاید یہ اللہ سے معافی مانگ لے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرلے۔

پھر جب بائیں جانب والا فرشتہ تیسری بار یہی سوال کرتا ہے تو دائیں طرف والا فرشتہ کہتا ہے...

نَعَم اُكتُبهُ أراحَنا اللهُ مِنهُ فَبِئسَ القَرِينُ مَا أقَلَّ مُرَاقَبَتَهُ

﴿۲۳﴾ أخرجه الحاكم من حديث أم عصمة العوصية (٢٦٢/٤) وصححه وأقره الذهبي في المختصر ثم تنبهت عليه في المعجم الأوسط للطبراني (١٩١) ومعرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني برقم (٧٣٦١) والله أعلم ١٢ ابو اريب نجم القادري

لِلّٰہِ وَ اَقَلُّ اسْتِحْیَائِہٖ مِنْہُ﴿۲۴﴾

ہاں....... لکھو!!!

اللہ ہمیں اس سے نجات عطا فرمائے.....کتنا برا ساتھی ہے یہ.....کس قدر اللہ تعالیٰ سے بے خوف اور کس قدر بے حیاء ہے......

الغرض مسلمان بھائیو!!!

اس کریم تعالیٰ نے تو ہمارے لیے اپنا دامن کرم پھیلایا ہوا ہے.....اپنی بخشش اور رحمت کا دروازہ کھولا ہوا ہے.....کہ آؤ اور اس دروازے میں داخل ہو جاؤ.....اگر تم نے اپنے نامۂ اعمال میں گناہ درج کروالیا ہے تو گھبراؤ مت.....ناامید نہ ہو.....آؤ اور ہمارے سامنے اظہار ندامت کرلو.....دوبارہ یہ نافرمانی نہ کرنے کا ارادہ لے کر آؤ.....ہم تمہارے گناہ کو بخش دیتے ہیں.....اور فقط اسی قدر نہیں.....بلکہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں.....جیسا کہ خود فرماتا ہے.....

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴿۲۵﴾

مگر جو توبہ کرے.....اور ایمان لائے.....اور اچھا کام کرے.....تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا.....اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور جن لوگوں نے گناہ کر کر کے اپنا اعمال نامہ اور دل دونوں سیاہ کر دیئے.....اور اب توبہ کرنا چاہتے ہیں.....لیکن گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ وہ سوچتے ہیں.....نہ جانے ہماری بخشش ہوگی بھی یا نہیں.....ہمارے گناہوں کو معاف بھی کیا جائے گا یا نہیں.....ایسے لوگوں کا حوصلہ بڑھاتا ہے

﴿۲۴﴾ اخرجه ابن جرير عن كنانة العدوى فى جامع البيان برقم (١٥٣٤٢) وقال الحافظ ابن كثير فى تفسيره (٢/ ٥١٧) حديث غريب جدا واورده الكمال فى فتح القدير وابن حجر فى الفتاوى الحديثية (ص ٤٩) ساكتين عنه والله اعلم ١٢

﴿۲۵﴾ القرآن الحكيم الفرقان ٧٠

......اپنی رحمت کی وسعت بتاتا ہے......اور فرماتا ہے......

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ﴿٢٦﴾

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے۔

کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ ﴿٢٧﴾

تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے......!

اور حاملین عرش بھی اس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں......

رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً ﴿٢٨﴾

اے ہمارے رب!!!

تو نے ہر چیز کو رحمت سے گھیر لیا ہے......!

اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی زبان سے بتاتا ہے......

اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ ﴿٢٩﴾

بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

اسکے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم اس کے در کی

٢٦۔ القرآن الحکیم — الاعراف ١٥٦

٢٧۔ القرآن الحکیم — الانعام ٥٤

٢٨۔ القرآن الحکیم — المؤمن ٧

٢٩۔ اخرجہ البخاری برقم (٣١٩٤) ومسلم (٢٧٥٦) واحمد برقم (٧٤٩١، ٧٢٩٧، ٧٥٢٠، ٨٦٨٥) ثم تنبہت علیہ فی جامع البیان للطبری (١١ / ٢٧٤) وتفسیر ابن ابی حاتم (٥ / ١٩٥) والجامع للترمذی برقم (٣٤٦٦) والسنن لابن ماجہ برقم (٤٢٨٥) والمصنف لابن ابی شیبۃ (٨ / ١٠٥) والمصنف لعبد الرزاق (١١ / ٤١١) والسنن الکبری للنسائی (٤ / ٤١٧) الابانۃ الکبری لابن بطۃ (٢٥٣٨) والمسند للحمیدی (٢ / ٤٥٤) والاسماء والصفات للبیہقی برقم (٦١٢، ٦١٣) والاعتقاد لہ (٥٤) والزہد لاحمد (٩٥٠) وحلیۃ الاولیاء لابی نعیم (٣ / ١٨٩) واللہ اعلم ١٢

امید دلاتے ہوئے فرماتے ہیں......

اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِھَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ﴿٣٠﴾

بے شک اللہ عزوجل کی سو رحمتیں ہیں...... جن میں سے ایک رحمت کو سارے جنوں...... انسانوں...... چوپاؤں...... اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان نازل فرما دیا ہے...... (اللہ عزوجل کی ایک رحمت بھی اس قدر زیادہ ہے کہ دنیا میں جس قدر محبت و الفت...... ہمدردی و پیار...... شفقت و اُنس پایا جاتا ہے اسی ایک رحمت کی وجہ سے ہے......) مخلوقات میں ایک دوسرے سے جو محبت پائی جاتی ہے اسی ایک رحمت کے سبب ہے...... آپس میں پائی جانے والی مہربانی، اسی ایک رحمت کی وجہ سے ہے...... اور اسی "ایک رحمت" کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں...... (جب اللہ عزوجل کی ایک رحمت کا یہ حال ہے تو اپنے بندوں کے بارے میں اس کی رحمت کا اندازہ کرلو کہ) اس کریم خالق نے ننانوے رحمتوں کو موخر فرما دیا ہے...... اور قیامت والے دن اپنے بندوں پر ان

......ننانوے رحمتوں سے رحمت فرمائے گا!!!

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے گئے۔ ان قیدیوں میں سے ایک عورت آگے پیچھے کسی کو تلاش کرتی پھر رہی تھی کہ اچانک اسے قیدیوں کے اندر ایک بچہ نظر آیا...... اس

﴿٣٠﴾ اخرجہ مسلم (٢٧٥٢) واحمد برقم (١٩٠٠٦) ثم تنبہت علیہ فی الصحیح لابن حبان برقم (٦٢٥٣) وجامع البیان للطبری (١١/٢٧٤) وابن ماجہ برقم (٤٢٨٣) والمعجم الکبیر للطبرانی (١٠/٣٥٢) والمسند لابی یعلی الموصلی (٦٢٤١) والمسند لعبد اللہ بن المبارک برقم (٣٥) والزہد لہناد بن السری برقم (١٣١٢) والزہد والرقائق لابن المبارک برقم (٨١٠) [illegible] ١٢ نجم [illegible] عفی عنہ

عورت نے (اپنی قید بند کا کوئی لحاظ کیے بغیر) اس بچے کو پکڑ کر اپنے ساتھ چمٹا لیا...... پھر اسے دودھ پلایا...... تو رسول اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا......

اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ ؟؟؟

تمہارا کیا خیال ہے...... کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟؟؟

ہم نے عرض کی......

لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ

اگر اس عورت کو اپنے بچے کو آگ میں نہ ڈالنے پر قدرت ہو تو خدا کی قسم یہ عورت اپنے بچے کو ہرگز آگ میں نہ ڈالے گی......

اس پر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وزادہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا﴿۳۱﴾

یہ عورت جس قدر اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ اس سے کہیں زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے......!!!

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وزادہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ الْفَاجِرُ فِيْ دِيْنِهٖ الْاَحْمَقُ فِيْ مَعِيْشَتِهٖ

اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے...... (اللہ ﷻ کی رحمت

﴿۳۱﴾ انظر الصحیح للبخاری برقم(۵۵۴۰) واخرجه مسلم(۲۳۵۶) ثم رایته فی الکبیر (۷ ۸۷) والصغیر للطبرانی (۱ ۷۹۰) وشعب الایمان برقم(۸۰۶۸، ۱۰۵۷۷) والاسماء والصفات للبیهقی برقم(۹۸۲) والمسند للبزار (۱ ۳۷۱) ومعرفة الصحابة(۲ ۴۹۷) وحلية الاولیاء لابی نعیم الاصبهانی (۱ ۴۹۶) والله اعلم ۱۲

اتنی زیادہ ہے کہ) اپنے دین میں فاجر...... اور اپنی زندگانی میں احمق بھی جنت میں داخل ہو جائے گا......!!!

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ الَّذِیْ قَدْمَحَشَتْہُ النَّارُ بِذَنْبِہٖ

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے...... (اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی زیادہ ہے کہ) جس شخص کو گناہوں کے سبب آگ جلا کر رکھ دے گی وہ بھی داخل جنت ہو جائے گا......!!!

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَغْفِرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَغْفِرَۃً یَتَطَاوَلُ لَھَا اِبْلِیْسُ رَجَاءَ اَنْ تُصِیْبَہٗ ﴿٣٢﴾

اس کی ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے...... قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس قدر وسیع مغفرت فرمائے گا کہ......

ابلیس بھی اس امید پر سر اٹھا اٹھا کر دیکھے گا کہ ہو سکتا ہے میری بھی مغفرت ہو جائے.........!!!

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً وہ بڑا مہربان ہے...... اپنے گناہگار بندوں کے گناہوں کو بخشنے والا ہے

٣٢﴿ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط برقم (٥٦٢٥) واوردہ ابن کثیر فی تفسیرہ (٢ ٢٥٧) وقال غریب جدا وسعد ھذا لا اعرفہ اھ واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد برقم (١٧٦٣٢) ثم قال رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والصغیر وفی اسناد الکبیر سعد بن طالب ابو غیلان وثقہ ابو زرعۃ وابن حبان وفیہ ضعف وبقیۃ رجال الکبیر ثقات اھ فافھم ثم تنبھت علیہ فی المعجم الاوسط للطبرانی برقم (٥٣٨٥) وقد روی فی جامع البیان للطبری (١٧ ٦٢) وفی الزھد لھناد بن السری برقم (١٨٣) وفی الزھد والرقائق لابن المبارک (٣ ٣٠٢. ٣٩٣) بحوجزئہ الاخیر واللہ جل وعلا اعلم ١٢ ابو اریب نجم القادری غفرلہ

اور مغفرت فرمانے کو پسند کرتا ہے...... قرآن عظیم میں فرماتا ہے......

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ ﴿٣٣﴾

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

اللہ ﷻ گناہگاروں کو بخشنے کو کس قدر پسند فرماتا ہے؟؟؟

اس کا اندازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بخوبی کیا جاسکتا ہے...... فرماتے ہیں ﷺ......

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے...... تم لوگ اگر گناہ نہ کرو تو ضرور اللہ ﷻ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم لے آئے جو گناہ کریں...... پھر اللہ ﷻ کے دربار سے مغفرت کا سوال کریں...... تو اللہ ﷻ انہیں معاف فرمادے......

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا اپنے رب ﷻ سے

٣٣۔ القرآن الحکیم — الشوری ٢٥

٣٤۔ اخرجه مسلم من حديث ابي هريرة ومن حديث ابي ايوب الانصاري في كتاب التوبة باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة (٢ ٣٥٥) والحاكم من حديث ابي هريرة (٤ ٢٤٦) وصححه واخرج شاهدا له من حديث عبد الله بن عمرو واحمد من حديث ابي ايوب الانصاري برقم (٢٣٩١٢) ثم تنبهت عليه في الجامع للترمذي برقم (٣٤٦٢) والمصنف لابن ابي شيبة (٨ ١٠٥) وبغية الحارث (ص ٣٢١) والمصنف لعبد الرزاق (١١ ١٨٢) والمعجم الكبير للطبراني (٤ ٢١٢) والاوسط له (٣ ٤٧١) ومسند الشاميين له (١ ٢٥٩) والترغيب في فضائل الاعمال لابن شاهين برقم (٢٢٨) وتاريخ دمشق لابن عساكر (٧ ٣٧٢) وتاريخ بغداد للخطيب البغدادي (١ ٢٧٣، ٢٣٦٧) ولله الحمد ١٢

روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں......

اللہ کی قسم!!!

تم میں سے کوئی شخص، وسیع بیابان (جس میں گمشدہ چیز کا ملنا نہایت دشوار ہوتا ہے اس) میں اپنی گمشدہ چیز کے مل جانے پر جس قدر خوش ہوتا ہے...... اللہ عزوجل اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے......اور (وہ کریم جل جلالہ فرماتا ہے)

جو شخص مجھ سے ایک بالشت قریب ہو......میں (اپنی شان کے لائق) اس سے ایک ذراع (یعنی کہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے سرے تک کا حصہ) قریب ہو جاتا ہوں......جو شخص مجھ سے ایک ذراع قریب ہوتا ہے میں (اپنی شان کے لائق) اس سے ایک باع (یعنی دونوں بازؤوں کو پھیلانے کی مقدار) قریب ہو جاتا ہوں......جب (کوئی شخص) میری طرف چل کر آتا ہے تو میں (اپنی شان کے لائق) اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ ﴿۳۵﴾

ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے

یا ابن آدم لو عملت قراب الارض خطایا ولم تشرک بی شیئا جعلت لک قراب الارض مغفرۃ ﴿۳۶﴾

﴿۳۵﴾ اخرجہ مسلم فی کتاب التوبۃ فی فاتحتہ (۲۳۵۴) وابن حبان برقم (۸۱۱) والحاکم بزیادۃ (۴/۲۴۷) وصححہ واقرہ الذہبی واحمد فی المسند برقم (۷۴۱۶، ۹۳۴۰، ۱۰۲۲۹، ۱۰۷۹۲، ۱۰۹۲۲) واخرج ابن حبان برقم (۲۲۶) والحاکم فی المستدرک (۴/۲۶۴) وصححہ واقرہ الذہبی واحمد فی المسند برقم (۲۱۶۸۸) من حدیث ابی ذر نحوہ ثم تنبہت علیہ فی السنن الکبری للنسائی (۴/۴۱۲) وشعب الایمان للبیہقی (۱۰۳۳) والاسماء والصفات [illegible] (۲/۴۴۲، ۱۷۰) واللہ اعلم ۱۲

﴿۳۶﴾ اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۴/۲۴۱) وصححہ واقرہ الذہبی فی مختصرہ واحمد برقم (۲۱۶۳۶، ۲۱۶۴۱، ۲۱۶۴۲، ۲۱۶۴۷، [illegible] ۲۱۷۰۵) ثم تنبہت علیہ فی المعجم الاوسط للطبرانی (۷/۱۴۷) وتہذیب الآثار للطبری برقم (۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۵) والمسند للبزار برقم (۳۳۸۶) والترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین برقم [illegible] شرح اصول [illegible] واللہ اعلم ۱۲

اے آدم کے بیٹے!!!

اگر تو زمین بھر گناہ کرلے... لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے..... تو میں تجھے زمین بھر بخشش عطا کردونگا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنے غلاموں کو اس کریم جل جلالہ کے دربار کی طرف رجوع کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں.....

لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰی تَبْلُغَ خَطَایَاکُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَیْکُمْ«۳۷»

گویا کہ فرمایا جارہا ہے......

اے غلامو!!!

اگر تم اس قدر زیادہ خطائیں کرلو..... اتنے کثیر گناہ کرلو..... یہاں تک کہ تمہاری خطائیں ساری زمین کو بھر کر آسمان تک پہنچ جائیں..... پھر بھی اگر تم اللہ جل جلالہ کی بارگاہ کی طرف رجوع لاؤ..... اس کے دربار میں توبہ کرلو..... تو وہ کریم جل جلالہ ضرور تمہاری توبہ کو قبول فرمالے گا......!!!

مسلمان بھائیو!!!

ہمارا رب کس قدر کریم ہے..... اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے..... اپنے دربار سے دور بھاگنے والوں کو اپنے دربار ہی کا رستہ دکھاتا ہے..... اپنے نافرمانوں کو اپنی ہی رحمت کی امید دلاتا ہے..... کہ دور مت بھاگو..... کہیں اور نہ جاؤ..... میری نافرمانی کی ہے..... میرے

«۳۷»اخرجہ ابن ماجہ فی السنن کتاب الزھد باب ذکر التوبۃ (ص ۳۲۳)ثم تنبھت علیہ فی والزھد والرقائق لابن المبارک (۳۰۵ /۸۵) وتھذیب الآثار للطبری برقم(۱۹۴۱،۱۹۴۰)والسنن للدارمی برقم(۲۸۴۴)و الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاھین برقم(۱۷۹)وقد روو ہ بطرق مختلفۃوفی المسند لابی یعلی الموصلی برقم(۴۱۱۶)نحوہ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲ابو اریب نجم القادری غفرلہ

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی معصیت کر لی ہے..... کسی دوسرے دروازے پر امید مت رکھو..... مجھ سے تم کو کوئی بچا نہیں سکتا..... اگر میں تم کو عذاب دینا چاہوں تو تم کہیں بھی بھاگ کر جا نہیں سکتے..... اور اگر بچنا چاہتے ہو تو ہمارے پاس ہی آ جاؤ..... جہاں تمہاری ندامت کو قبول کیا جائے گا..... جہاں تمہارے گناہوں کو مٹا دیا جائے گا..... جہاں سے تمہیں نجات ملے گی..... نہیں نہیں..... بلکہ تمہیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل بھی کر لیا جائے گا اور فقط اتنا ہی نہیں بلکہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جائے گا..... تم ہماری طرف اگر ایک بالشت بڑھتے ہو تو میں اپنی رحمت کو ایک ذراع تم سے قریب کر دونگا..... تم میری جانب ایک ذراع بڑھتے ہو تو میری رحمت ایک باع تمہارے قریب ہو جائیگی..... تم میری طرف چل کر آتے ہو تو میں تمہاری جانب دوڑ کر آؤنگا..... اپنے گناہوں کی کثرت کو مت دیکھو..... میری رحمت تمہارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے..... تمہارے گناہ اگر ساری زمین کو بھی بھر دیں..... پھر بھی تم ایک بار میرے دربار میں آ کر اظہار ندامت کر لو تو تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے جائینگے.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

اس مقام پر ایک بات پیش نظر رہنا نہایت ضروری ہے..... اور وہ یہ کہ جس طرح شیطان مردود انسان کو گناہوں کے بعد توبہ کے معاملے میں سست کر دیتا ہے..... یونہی یہ لعین انسان کو توبہ کا لالچ دے کر اس سے گناہ بھی کروا لیتا ہے..... لہٰذا یہاں پر یہ بات خصوصی طور پر ملحوظ رہے کہ جس طرح گناہ کرنے کے بعد توبہ میں تاخیر حرماں نصیبی ہے..... یونہی توبہ کی امید پر گناہ کرنا بھی بہت بڑی محرومی ہے..... جس طرح گناہ کر کے توبہ نہ کرنا شیطانی وار ہے..... یونہی توبہ کی امید پر گناہ کرنا بھی شیطان کا بہت بڑا داؤ ہے..... حق یہ کہ انسان کو امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہیئے جہاں اس کے کرم و بخشش کی امید ہو وہاں اس کے قہر و غضب کا خوف بھی ہر دم لاحق رہے..... جہاں اس کریم ﷻ کی رحمت واسعہ سے ناامیدی غلط ہے..... وہاں اس قہار و جبار ﷻ کے قہر و عذاب سے بے خوفی بھی درست نہیں..... جہاں وہ رحیم کریم ﷻ مہربان اس قدر ہے کہ ماں باپ کا پیار و محبت

......شفقت ورحمت......اس کریم ﷻ کی رحمت کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے......وہاں وہ قہار وجبار ایسا ہے کہ اگر غضب وجلال پہ آئے تو بڑے بڑے اتقیاء بھی اس کے سامنے سر اٹھانے کی قوت نہیں رکھتے......اگر اس کی رحمت کو دیکھا جائے تو کافر بھی بخشش کی امید کرنے لگیں......اور اگر اس کے عذاب کو دیکھا جائے تو کوئی شخص اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہو......!!!

اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم فرماتے ہیں......

فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ ﴿۳۸﴾

اگر کافر اللہ ﷻ کی ساری رحمتوں کو جان لے تو ہرگز جنت سے ناامید نہ ہو......اور اگر مؤمن کو اللہ ﷻ کے سارے عذابوں کی خبر ہو جائے تو ہرگز جہنم سے بے خوف نہ ہو......

جناب معمر کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ جل وعلا نے کہا......

کیا میں تجھے دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں......؟

پھر جناب ابن شہاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ پہلی حدیث بیان کرتے ہوئے کہنے لگے......

مجھے حُمید نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

ایک شخص نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیے......اور بے شمار گناہ کیے......

﴿۳۸﴾ اخرجه البخاري في الصحيح كتاب الرقاق باب الرجاء مع الخوف (۹۵۸/۲) ومسلم في كتاب التوبه باب سعة رحمة الله تعالى وانها تغلب غضبه (۳۵٦/۲) ثم تنبهت عليه في الجامع للترمذي برقم (۳٤٦٥) والمسند لاحمد برقم (۸۷۹۹،۸۰۳٦) والمعجم الكبير للطبراني (۱۹/۲۲۹) والاوسط له (٦/۳٤۲) وشعب الايمان للبيهقي (۳/٥۷) والاسماء والصفات له (۳/۷۷) والمسند لابي يعلى برقم (٦۳۷٥) والله اعلم ۱۲

جب اس کی موت کا وقت قریب آپہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو تاکید و وصیت کرتے ہوئے کہا.....

اے میرے بیٹو!!!

جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا..... پھر پیس کر باریک کر دینا..... پھر جس دن خوب ہوا چل رہی ہو اس دن میری راکھ کو سمندر کے اندر اڑا دینا..... کیونکہ اللہ کی قسم..... اگر اللہ ﷻ نے مجھ پر گرفت فرمائی تو مجھے ایسا عذاب دے گا..... جیسا اس نے کسی شخص کو نہیں دیا..... !!!

(جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کو پورا کیا اور اسے جلا کر پیس ڈالا پھر چلتی ہوا میں اسے اڑا دیا۔)

تب اللہ ﷻ نے زمین کو فرمایا.......

اذی ما اخذت

تو نے جو کچھ لیا ہے واپس کر.....!!!

تو اچانک وہ شخص اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

پھر اللہ ﷻ نے اس سے فرمایا.......

ما حملک علی ما فعلت

تجھے تیرے اس کام یعنی بیٹوں کو ایسی وصیت کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟؟؟

وہ شخص کہنے لگا..........

مخافتک یارب

اے میرے رب!!!

تیرے ڈر نے.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے بس اسی بات پر اس کی بخشش فرمادی..... ﴿۳۹﴾

﴿۳۹﴾ اخرجہ مسلم عن ابی ہریرۃ وعن ابی سعید الخدری فی کتب ==

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے ابن شہاب زہری کہنے لگے......

مجھے حُمید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

ایک عورت نے ایک بلی کو قید کرلیا......پھر وہ عورت نہ تو اس بلی کو کچھ کھانے کو دیتی......اور نہ ہی آزاد کرتی کہ وہ کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کر سکے......یہاں تک کہ وہ بلی بھوک سے مرگئی......تو وہ عورت اس (بس اتنے سے) جرم کی وجہ سے جہنم کی آگ میں ڈال دی گئی......﴿۴۰﴾

= التوبۃ باب سعۃ رحمۃ اللہ تعالی (۳۵۶/۲، ۳۵۷) ومالک فی الموطأ عن ابی ہریرۃ کتاب الجنائز (ص۲۲۲) وابن ماجہ عنہ فی کتاب الزہد باب ذکر التوبۃ (ص۳۲۴) والبخاری عن ابی سعید وعن ابی ہریرۃ وعن حذیفۃ نحوہ فی الصحیح کتاب الانبیاء باب حدثنا ابو الیمان (۴۹۵/۱) وعن حذیفۃ وابی سعید فی الرقاق باب الخوف من اللہ (۹۵۹/۲) وابن حبان عن حذیفۃ برقم (۶۵۱) والدارمی عن معاویۃ بن حیدۃ برقم (۲۸۱۳) واحمد عن ابی سعید برقم (۱۱۱۱۲، ۱۱۱۴۵، ۱۱۶۸۷، ۱۱۷۵۸) وعن حذیفۃ برقم (۲۳۶۴۲) وعن معاویۃ بن حیدۃ برقم (۲۰۲۶۱، ۲۰۲۷۷، ۲۰۲۹۵، ۲۰۳۰۳) وعن ابن مسعود برقم (۳۷۸۴) وعن ابی ہریرہ برقم (۳۷۸۵، ۷۶۳۵، ۸۰۲۷) واللہ اعلم ۱۲ ابو اریب عفی عنہ

﴿۴۰﴾ اخرجہ البخاری فی الصحیح عن ابی ہریرۃ وابن عمر (۴۶۷/۱، ۴۹۵) ومسلم فی کتاب التوبۃ باب سعۃ رحمۃ اللہ تعالی عن ابی ہریرۃ (۲/ ۳۵۷) وفی کتاب البر والصلۃ والادب باب تحریم تعذیب الہرۃ ونحوہا من الحیوان عنہ وعن ابن عمر (۲/ ۳۲۸، ۳۲۹) وفی کتاب قتل الحیات وغیرہا باب تحریم قتل الہرۃ عنہما (۲/ ۲۳۶، ۲۳۷) وابن ماجہ فی کتاب الزہد باب ذکر التوبۃ عن ابی ہریرۃ (ص۳۲۴) والدارمی فی السنن عن ابن عمر برقم (۲۸۱۴)، البیہقی فی السنن الکبری (۸/ ۱۴) واحمد عن ابی ہریرۃ برقم (۷۶۳۵) واللہ اعلم ۱۲ نجم القادری

ابن شہاب زہری یہ دونوں احادیث بیان کرنے کے بعد فرمانے لگے......

لئلا یتکل رجل ولا ییأس رجل ﴿۴۱﴾

یعنی یہ دونوں احادیث ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہیں کہ نہ تو انسان مکمل طور پر توکل کر لے کہ توبہ اور رحمت کے بھروسے پر گناہوں پہ گناہ کرتا چلا جائے اور یہ امید رکھے رہے کہ اللہ عزوجل بڑا رحیم و کریم ہے وہ تو بخش دے گا...... اور نہ ہی مکمل طور پر اللہ عزوجل کی رحمت سے ناامید ہو جائے کہ اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو یہ گمان کرنے لگے کہ اب تو میری مغفرت ہی نہ ہو گی...... اب تو میری بخشش کی کوئی صورت ہی نہیں ہے...... بلکہ حق یہ ہے کہ ہر پل اللہ عزوجل کی رحمت سے امید بھی لگی رہے...... اور ہر لمحہ اس کے عذاب کا خوف بھی دامن گیر رہے......!!!

برادران اسلام!!!

یہ آیات و احادیث ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہیں کہ اگر ہم سے اللہ عزوجل کی کوئی نافرمانی ہو جائے...... اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی معصیت ہو جائے...... تو ہمیں جلدی سے اس کریم عزوجل کی بارگاہ میں رجوع کرنی چاہیے...... ہماری خطا کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو...... ہمارا گناہ کیسا ہی سیاہ کیوں نہ ہو...... ہماری خطا زمین کو بھر کر آسمان تک ہی کیوں نہ پہنچ رہی ہو...... ہمیں ہرگز اس کریم عزوجل کے در سے ناامید نہیں ہونا چاہیے...... ہماری خطا ہرگز اس کریم عزوجل کی رحمت سے بڑی نہیں ہو سکتی...... ہمیں جھٹ سے اس کی بارگاہ میں اظہار ندامت کر لینا چاہیے...... دوبارہ یہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ لیے حاضر دربار ہو جانا چاہیے...... وہ کریم عزوجل ہمیں ضرور معاف فرما دے گا......!!!

لیکن ہمیں اس کی رحمت کے بھروسہ پر جان بوجھ کر گناہ بھی نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ وہ رحیم بھی ہے اور قہار بھی ہے...... وہ جسے چاہے بلا سبب بخش دے...... اور اگر پکڑنا چاہے

﴿۴۱﴾ ذکرہ مسلم (۲/۳۵۷) و ابن ماجہ (ص ۳۲۴) و احمد بعد الحدیث المرقم برقم (۷۶۳۵) واللہ اعلم ۱۲

تو کسی بھی خطا پر پکڑ لے...... اسے کوئی پوچھنے والا نہیں...... لہذا ہمیں امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہیے ...... ہر حال میں گناہوں سے بچنا چاہیے......!!!

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے صدقے ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے...... ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق دے...... اور اگر ہم سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو توبہ میں جلدی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

بحرمۃ سید الأنبیاء والمرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

وانا العبد الفقیر الی اللہ الغنی

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

عفا اللہ تعالیٰ عنہ وعن والدیہ۔

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان خامس﴾

شیطان کی دشمنی

حررہ

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

محص عن ذنوبہ

المدرس بالجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ بسکھر

شیطان کی دشمنی

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَصَحْبِہِ الطَّاھِرِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......

ایک راہب نے ساٹھ سال تک اللہ ﷻ کی عبادت کی......شیطان نے بار ہا اس کو بہکانے اور گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے شیطان کو عاجز کر کے رکھ دیا......شیطان نے اس کو بہکانے کے لیے ایک طریقہ سوچا......اور ایک عورت کو پکڑ کر اس کو پاگل کر دیا......پھر اس کے بھائیوں کے پاس آ کر کہنے لگا......تم اس کو اس پادری کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ اس کو کوئی دوا دے، اس لڑکی کے بھائی اس کو اس پادری کے پاس لے آئے......اس نے اس کو دوا دی اور وہ لڑکی علاج کے لیے اسی راہب کے پاس ٹھہر گئی۔

ایک دن وہ اس لڑکی کے پاس آیا تو وہ لڑکی اس کو بہت اچھی لگی......پھر اس نے اسی لڑکی کے ساتھ بدفعلی کر لی......اور اس لڑکی کو اس سے حمل بھی ہو گیا......پھر اس راہب کو خیال آیا کہ میں اس کو کیوں نا قتل کر دوں......کہیں یہ میری بدنامی کا سبب نہ بن جائے......پس اس نے اس لڑکی کو قتل کر دیا۔

جب اس پادری نے اس لڑکی کو قتل کیا تو اس کے بھائی آپہنچے......اس وقت شیطان نے اس پادری کو کہا......یہ سارا کام کروانے والا میں ہوں......تو نے مجھے عاجز کر دیا تھا......تو میں نے تیرے ساتھ یہ کام کیا......تو اگر میری بات مانے......تو میں نے تیرے ساتھ جو کچھ کیا ہے تجھے اس سے نجات دے دونگا......تو مجھے سجدہ کر......!!!

پس اس راہب نے اپنی جان بچانے کے لیے شیطان کو سجدہ کیا......پس جب اس نے شیطان کو سجدہ کیا تو شیطان نے اس سے کہا۔

إِنِّي بَرِيْءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بے شک میں تجھ سے بیزار ہوں...... میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو پروردگار سارے جہانوں کا۔

اسکے بعد جناب علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا......اللہ عزوجل کے اس فرمان سے یہی مراد ہے جو قرآن میں اس طرح ہے......

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّي بَرِيْءٌ مِّنْكَ اِنِّي أَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾

شیطان کی کہاوت......جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر......پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا......میں تجھ سے الگ ہوں......میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾القرآن الحکیم سورۃ الحشر آیت ۱۶

﴿۲﴾رواہ ابن جریر فی جامع البیان فی تفسیر سورۃ الحشر عن علی برقم (۲٦۲٦٦)ثم عن عبد اللہ بن مسعود برقم (۲٦۲٦۷) ثم عن ابن عباس برقم (۲٦۲٦۸) ثم عن نفوس برقم (۲٦۲٦۹) وروی الحاکم فی المستدرک کتاب التفسیر فی تفسیر سورۃ الحشر عن علی (۲/٤۸٤)و صححہ واقرہ الذھبی واوردہ ابن کثیر فی تفسیرہ عن علی موقوف (٤/۳٤۱) ثم السیوطی فی الدر المنثور (۷/۱۱٦)ثم تنبھت علیہ فی تفسیر ابن ابی حاتم (۱۲/۳۰۱)وتفسیر القرآن لعبد الرزاق الصنعانی برقم (۳۰۹۷، ۳۰۹۸)وشعب الایمان للبیھقی برقم (۵۲۱۲، ۵۲۱۳) واللہ اعلم

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً شیطان لعین انسان کا بہت بڑا دشمن ہے...... انسان کو دھوکہ دینے اور راہ راست سے ہٹانے کیلئے طرح طرح کی حیلہ بازیوں اور مکاریوں سے کام لیتا ہے...... اپنی دشمنی کو نبھانے کی خاطر قسم قسم کے جال ڈالتا ہے...... رنگ رنگ کے دھوکے دیتا ہے۔

جب اللہ ﷻ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی...... ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا...... پھر تعلیم الاسماء فرمائی...... پھر آپ علیہ السلام کی عزت وکرامت کے اظہار کیلئے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو...... تو یہ مردود اسی وقت انکار کر بیٹھا تھا...... اسی وقت اپنے حسد کا اظہار کر بیٹھا...... جیسا کہ سورۃ الاعراف میں ارشاد ہوتا ہے......

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳﴾

اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا...... پھر تمہاری صورتوں کو بنایا...... پھر ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو...... تو وہ سب سجدے میں گر گئے...... مگر ابلیس...... وہ سجدہ والوں میں نہ ہوا۔

سورۃ البقرۃ میں فرمایا......

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو...... تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے...... اس نے انکار و غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

یونہی سورۂ طٰہٰ میں فرمایا......

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ

﴿۳﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۱

﴿۴﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۳۴

أبیٰ ﴿۵﴾

اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر گئے......

سوائے ابلیس کے کہ اس نے انکار کیا۔

اسی طرح سورۃ الکھف میں بھی ہے......

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ ﴿۶﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ قومِ جن سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نکل گیا۔

بہر حال............!!!

جب اللہ ﷻ نے اس سے پوچھا......

مَا مَنَعَکَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ

اے ابلیس!!!

جب میں نے تجھے حکم فرمایا تو تجھے کس چیز نے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا؟؟؟

جواباً ابلیس نے کہا......

اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ میں آدم سے بہتر ہوں......!!!

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷﴾

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور آدم کو مٹی سے بنایا۔

اَرَءَیْتَکَ ھٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ ﴿۸﴾

﴿۵﴾ القرآن الحکیم طٰہٰ ۱۱۶

﴿۶﴾ القرآن الحکیم الکھف ۵۰

﴿۷﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۲

﴿۸﴾ القرآن الحکیم بنی اسرائیل ۶۲

دیکھ تو......!!!

اس کو تو نے مجھ پر عزت عطا فرمائی..........!!!

پھر کہنے لگا......

اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۹﴾

اے اللہ! مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے......!!!

تو اللہ ﷻ نے فرمایا......

اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۱۰﴾

بے شک تجھے مہلت ہے......!!!

پھر کہنے لگا......

فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱﴾

قسم اسکی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا......!!!

میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر آدم کی اولاد کی تاک میں بیٹھوں گا......!

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ

پھر میں ضرور ان کے پاس آگے سے آؤں گا......

وَمِنْ خَلْفِهِمْ

اور انکے پیچھے سے آؤں گا......

وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ

اور انکے داہنے سے آؤں گا......

وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ

﴿۹﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱٤
﴿۱۰﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۵
﴿۱۱﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱٦

اور انکی بائیں طرف سے آؤنگا......

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۲﴾

اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا...........!!!

قرآن عظیم کے بعض دوسرے مقامات پر شیطان کا مکالمہ اس طرح ذکر فرمایا گیا ہے...

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ ﴿۱۳﴾

شیطان بولا.....

اے میرے رب!!!

قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور انہیں زمین میں بھلاوے دونگا۔

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ

اے اللہ.......

تیری عزت کی قسم!!!

میں ضرور ان سب کو گمراہ کر دونگا.....سوائے ان لوگوں کے جو تیرے چنے ہوئے خاص بندے ہیں.....﴿۱۴﴾

لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں ضرور اس آدم کی اولاد کو.....سوائے چند تھوڑے لوگوں کے.....پیس ڈالوں گا.....!!!

﴿۱۲﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۷

﴿۱۳﴾ القرآن الحکیم حجر ۳۹

﴿۱۴﴾ القرآن الحکیم ص ۷۲، ۷۳

﴿۱۵﴾ القرآن الحکیم بنی اسرائیل ۱۱۸

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا﴿۱۶﴾

قسم ہے...... میں ضرور تیرے بندوں سے کچھ مقرر حصہ لوں گا......!!!

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ

اور میں ضرور انہیں بہکادوں گا.......

وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ

اور میں ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا.......

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ

اور ضرور انہیں کہونگا کہ وہ چوپاؤں کے کان چیریں گے.......

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴿۱۷﴾

اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ ﷻ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے.......!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی الہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.......

(جب شیطان کو راندۂ درگاہ کیا گیا تو) اس نے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں کہا.......

وَعِزَّتِکَ لَااَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَادَامَتْ

اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ﴿۱۸﴾

اے اللہ!!!

مجھے تیری عزت کی قسم!!!

جب تک تیرے بندوں کی روحیں ان کے بدن کے اندر رہیں

﴿۱۶﴾ القرآن الحکیم　　النساء ۱۱۸

﴿۱۷﴾ القرآن الحکیم　　النساء ۱۱۹

﴿۱۸﴾ اخرجه الحاکم فی المستدرک (۲۶۱/٤) وصححه واقره الذهبی واحمد فی المسند برقم (۱۱۲۵۷، ۱۱۷۵۲، ۱۱۲٦٤) ثم تنبهت علیه فی المسند لابی یعلی (۱۳۳۳) والمسند لعبد بن حمید (۵۳۰۳) وجامع البیان للطبری (۹۵/۸) والله اعلم ۱۲

گی......میں لگاتار انہیں گمراہ کرنے کی کوشش میں رہوں گا......!!!

مسلمان بھائیو!!!

یہ آیات اور احادیث شیطان لعین کی دشمنی کی شدت کا واضح انداز میں بیان کر رہیں ہیں......کیونکہ بعض دشمن تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ عام اوقات میں تو دشمنی کرتے ہیں لیکن کسی بڑے کے سامنے دشمنی نہیں کرتے لیکن یہ مردود ایسا بڑا دشمن ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہی یہ بات کہہ دی تھی کہ میں ان کو ضرور گمراہ کروں گا......تیری طرف آنے والے کے رستے میں بیٹھوں گا......انہیں سامنے سے آکر بہکاؤں گا......دائیں اور بائیں سے آکر وار کروں گا......اگر کامیاب نہ ہو سکا تو پیچھے کی جانب سے آؤں گا......ایک......دو......چار بار نہیں......بلکہ جب تک ان کے بدن میں جان باقی رہے گی میں ان کو لگاتار گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا......اور اسی لیے اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وسلم نے جا بجا اس دشمن کی دشمنی پر متنبہ کیا ہے......بار بار اس لعین سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے......اللہ عزوجل فرماتا ہے......

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ ﴿۱۹﴾

اے آدم کی اولاد!!!

خبردار! تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈال دے جیسے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا......!!!

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡہُ عَدُوًّا ﴿۲۰﴾

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو......!!!

﴿۱۹﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۲۷

﴿۲۰﴾ القرآن الحکیم فاطر ۶

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ﱪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۱﴾

اے لوگو! کھاؤ جو زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو...... بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے......!!!

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا...... بدی اور بے حیائی کا...... اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جسکی تمہیں خبر نہیں...... ﴿۲۲﴾

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴿۲۳﴾

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔

وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۲۴﴾

اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ﴿۲۵﴾

بھلا کیا شیطان اور اسکی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو......؟ حالانکہ وہ تو تمہارے دشمن ہیں......!!!

وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ

﴿۲۱﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۱۶۸
﴿۲۲﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۱۶۹
﴿۲۳﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۲۶۸
﴿۲۴﴾ القرآن الحکیم النساء ۶۰
﴿۲۵﴾ القرآن الحکیم الکہف ۳۴

خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا ﴿۲۶﴾

اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح خسارے میں پڑا۔

كُتِبَ عَلَيۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ﴿۲۷﴾

اس شیطان کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو شخص اس سے دوستی کریگا تو یہ ضرور اسے گمراہ کردے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا۔

اِنَّمَا يَدۡعُوۡا حِزۡبَهٗ لِيَكُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ﴿۲۸﴾

وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہی اس لیے ہے تاکہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں......

عَرۡشُ اِبۡلِيۡسَ عَلَى الۡبَحۡرِ ثُمَّ يَبۡعَثُ سَرَايَاهُ فِيۡ كُلِّ يَوۡمٍ يَفۡتِنُوۡنَ النَّاسَ فَأَعۡظَمُهُمۡ عِنۡدَهٗ مَنۡزِلَةً اَعۡظَمُهُمۡ فِتۡنَةً لِّلنَّاسِ ﴿۲۹﴾

ابلیس اپنا تخت سمندر پر لگاتا ہے...... پھر ہر روز اپنی فوج کے دستے...... لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لیے بھیجتا ہے...... تو اس کے گروہوں میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ مقام اس کا ہوتا ہے جو لوگوں کو زیادہ بڑے فتنہ میں ڈالتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم شیطان کی دشمنی

۲۶۔ القرآن الحکیم النساء ۱۱۹

۲۷۔ القرآن الحکیم الحج ۴

۲۸۔ القرآن الحکیم فاطر ۶

۲۹۔ الصحیح لمسلم برقم (۵۰۳۲) والصحیح لابن حبان برقم (۶۲۹۳) والمسند لاحمد برقم (۱۳۸۵۸، ۱۴۰۲۷، ۱۴۲۸۶، ۱۴۴۱۱، ۱۴۵۸۷) والمعجم الاوسط للطبرانی برقم (۴۲۷۷) ومسند الشامیین لہ برقم (۲۶۷۹) وشعب الایمان للبیہقی برقم (۸۴۶۴) والمسند لعبد بن حمید برقم (۱۰۳۵) ومجمع الزوائد للہیثمی (۳۱۹۰۳) باب بعث ابلیس سرایاہ یفتنون الناس ثم قال رجالہ وثقوا وفیہم ضعیف اھ ۱۲

کے خطرناک انداز پر اطلاع فرماتے ہوئے کہتے ہیں......

انَّ الشَّیطَانَ یَجرِی مِنَ الاَنسَانِ مَجرَی الدَّم ﴿۳۰﴾

بلاشبہ شیطان انسان کے اندر ایسے جاری ہوتا ہے جیسے خون جاری ہوتا ہے۔

یعنی اس لعین کا وار کا انداز اسقدر خطرناک ہے کہ...... جس طرح خون رگوں کے اندر جاری تو ہوتا ہے لیکن اس کا چلنا محسوس نہیں ہوتا...... یونہی یہ مردود بھی ہر پل انسان پر وار کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے لیکن اس کے وار کی اطلاع نہیں ہو پاتی۔

اسی مفہوم کو قرآن عظیم اس انداز میں بیان فرماتا ہے......

اِنَّهٗ یَرٰکُم هُوَ وَقَبِیلُهٗ مِن حَیثُ لَاتَرَونَهُم ﴿۳۱﴾

بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔

مسلمان بھائیو!!!

دشمن تو بہر حال دشمن ہوتا ہے...... لیکن جو دشمن چھپ کر وار کرتا ہے...... وہ زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے...... جو دشمن سامنے آکر وار کرتا ہے اس سے بچاؤ اتنا مشکل نہیں ہوتا...... لیکن جو دشمن چھپ کر وار کرتا ہے اس سے بچاؤ یقیناً مشکل ہوا کرتا ہے......

ثابت کہتے ہیں کہ جناب مطرف کہا کرتے تھے......

لَو اَنَّ رَجُلًا رَاٰی صَیدًا وَّالصَّیدُ لَایَرَاهُ فَخَتَلَهٗ اَلَم یُوشِکُ اَن یَّاْخُذَهٗ

﴿۳۰﴾ رواہ البخاری (۱ ۲۷۲، ۲،٤٦٤، ۱۰٦۳) وابو داود (۱ ۲،۲٤٥، ۱۷٤) والترمذی فی کتاب الرضاع باب (۱۷)، (۱٤۰۸۱) وابن ماجه فی کتاب الصوم باب فی المعتکف یزوره اهله (ص۱۲۸) والدارمی فی السنن برقم (۲۷۸۲) واحمد فی المسند برقم (۱٤۳۷٥، ۱٤۰۸۸، ۱۲٦۲۰، ۲۷٤۰۰) والله اعلم ۱۲

﴿۳۱﴾ القرآن الحکیم الاعراف (۲۷)

اگر ایک شخص شکار کو دیکھ رہا ہو...... اور شکار اس کو نہ دیکھ رہا ہو...... تو وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے قریب چلا جائے تو کیا اس کو پکڑ نہ لے گا؟؟؟

سامعین نے کہا......

بَلٰی!!!

کیوں نہیں!!!

جناب مطرف کہنے لگے......

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَرَانَا وَنَحْنُ لَانَرَاہُ وَھُوَ یُصِیْبُ مِنَّا

یہی بات ہے کہ شیطان ہم کو دیکھتا ہے اور ہم اس کو نہیں دیکھ پاتے...... اور وہ ہم پر اپنا وار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے...... ﴿۳۲﴾

جناب انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ واولادہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اِنَّ الشَّیْطَانَ وَاضِعٌ خَطْمَہٗ فِیْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَاِنْ ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِنْ نَسِیَ اللّٰہَ الْتَقَمَ قَلْبَہٗ ﴿۳۳﴾

بے شک شیطان اپنی چونچ ابن آدم کے دل میں رکھے ہوئے ہے...... پس اگر انسان اللہ کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے...... اور اگر اللہ کو بھول جائے تو شیطان اپنا منہ اس کے دل کے قریب کر کے وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے......

مسلمان بھائیو!!!

شیطان مردود کی انسان دشمنی کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ وہ لعین انسان کو

﴿۳۲﴾ انظر المصنف لابن ابی شیبۃ (۲۴۶/۸) والدر المنثور للسیوطی (۲۱۱/۴)

﴿۳۳﴾ انظر مسند ابی یعلی برقم (۴۱۸۸) والترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین برقم (۵۵۱) وشعب الایمان للبیہقی برقم (۱۰۹/۲) والتوبۃ لابن ابی الدنیا (ص ۱۷۰) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

امیدیں دلاتا رہتا ہے...... اللہ ﷻ کے رستے سے دور کرنے کے لیے طرح طرح کے وعدے کرتا ہے...... اور جب انسان کو تباہی کے دہانے تک پہنچا دیتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے...... صاف طور پر کہہ دیتا ہے کہ میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں...... میں تم سے بیزار ہوں...... جیسا کہ اس نے کفار مکہ کے ساتھ غزوۂ بدر والے دن کیا...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ......

غزوۂ بدر والے دن شیطان...... شیطانوں کے ایک لشکر کے ساتھ...... ایک جھنڈا لیے بنی مدلج کے کچھ مردوں کی صورت میں کفار مکہ کے پاس آیا...... اور خود شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت میں تھا...... آ کر کفار کو کہنے لگا......

لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ﴿۳۴﴾

آج کے دن انسانوں میں سے کوئی شخص تم پر غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو...... !!!

اور ادھر سے جناب جبرئیل علیہ السلام شیطان کی طرف بڑھے...... جب اس نے جناب جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو اس کا ہاتھ مشرکین میں سے کسی کے ہاتھ میں تھا...... اس لعین نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنے لشکر سمیت پیچھے کی طرف بھاگ نکلا...... اُس شخص نے اِس کو بھاگتے دیکھا تو کہنے لگا......

يَا سُرَاقَةُ!!!

أَتَزْعَمُ أَنَّكَ جَارٌ لَّنَا

اے سراقہ !!!

کیا تم ہمارے ضامن نہیں تھے؟؟؟

تو اس نے جواب میں کہا......

إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ

وَ اللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۳۵﴾

بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔﴿۳۶﴾

مسلمان بھائیو!!!

جس طرح یہ ملعون پہلے کفار کو امیدیں دلاتا رہا...... ان کا ضامن بنا رہا...... لیکن وقت پڑنے پر ان سے الگ ہو گیا...... اسی طرح یہ مردود دنیا میں لوگوں کو اللہ ﷻ کے رستے سے دور ہٹانے میں لگا ہوا ہے لیکن جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ سب کو صاف صاف جواب دے دے گا......

مَا اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَ مَا اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ

نہ میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں اور نہ تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو......!

جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم فرماتے ہیں کہ......

بروز قیامت کافر شیطان کے پاس آ کر کہیں گے......

قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَهُمْ فَقُمْ اَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا فَاِنَّکَ اَنْتَ اَضْلَلْتَنَا

مومنین کو اپنا شفیع مل چکا ہے...... اور ہمیں نہیں ملا...... تو تم اٹھو اور ہماری شفاعت کرو کیونکہ ہمیں تم نے ہی گمراہ کیا تھا......!

اس پر شیطان اٹھے گا تو جہاں یہ بیٹھا ہو گا وہاں سے بدترین بو اٹھے گی ...... پھر ان کو جہنم

﴿۳۵﴾ القرآن الحکیم الانفال ۴۸

﴿۳۶﴾ انظر جامع البیان للطبری (۹،۸،۷/۱۳) تفسیر ابن ابی حاتم (۱۱۵/۷) وتفسیر القرآن لعبدالرزاق الصنعانی برقم (۹۹۰) ودلائل النبوۃ للبیہقی (۷۵،۳) والمغازی للواقدی (ص ۲۵) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

پر لائے گا......اس وقت یہ کہے گا......

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ

بے شک اللہ ﷻ نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا وہ میں نے تم سے جھوٹ کیا۔

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا سوائے اس کے کہ میں نے تم کو بلایا تو تم نے میری بات مان لی......تو اب مجھے ملامت مت کرو اپنے آپ کو ملامت کرو......!!!

مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ﴿۳۷﴾

نہ میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں اور نہ تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو...... ﴿۳۸﴾

مسلمان بھائیو!!!

شیطان کی انسان کے ساتھ عداوت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ بچہ......جو مرفوع القلم ہے یعنی ابھی تک اس کے گناہوں کو شمار نہیں کیا جاتا......ابھی شریعت مطہرہ نے اس کے برے افعال پر اس کے لیے کوئی سزا مقرر نہیں کی......ابھی احکام شرعیہ کا اس کو مکلف نہیں کیا......جیسا رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں......

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ

﴿۳۷﴾ القرآن الحکیم ابراھیم ۲۲

﴿۳۸﴾ انظر جامع البیان (۵۶۳/۱۶) وتفسیر ابن ابی حاتم (۲۶/۹) والسنن للدارمی برقم (۲۸۶۰) والکبیر للطبرانی (۲۸۹/۱۲) وتاریخ دمشق (۴۵۳/۷) والمسند لابن المبارک برقم (۱۰۴) والزھد والرقائق له برقم (۱۹۸۸) والدر المنثور للسیوطی (۴۳/۶) ثم قال بسند ضعیف اھ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

الْمُبْتَلٰی حَتّٰی یَبْرَءَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَکْبُرَ ﴿۳۹﴾

تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالی گئی ہے، سوئے ہوئے شخص سے، اس کے جاگ جانے تک...... پاگل شخص سے، اس کے درست ہونے تک...... اور بچے سے اس کے بڑا ہو جانے تک۔

لیکن یہ مردود اتنا بڑا دشمن ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے پیدا ہوتے ہی آجاتا ہے...... اور آکر...... اپنی دشمنی کے اظہار کی خاطر...... اس کو چٹکی کاٹتا ہے...... جس کی وجہ سے بچہ روتا ہے...... جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں......

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ یُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَہُ الشَّیْطَانُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسَۃِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗ ﴿۴۰﴾

جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان لعین اس کو (اپنی انگلیاں) چبھوتا ہے تو وہ بچہ شیطان کے اس چبھونے کی وجہ سے بلند آواز سے روتا ہے...... سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے۔

برادران اسلام!!!

شیطان لعین کی دشمنی یہاں پر ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس ملعون کی دشمنی اس

﴿۳۹﴾ انظر صحیح ابن حبان برقم (۱٤۲) وصحیح ابن خزیمۃ برقم (۲۸۱۵) والمستدرک للحاکم برقم (۲۳۱۰) قال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم اھ وسنن ابی داود برقم (۳۸۲۲،۳۸۲۳،۳۸۲٤،۳۸۲۵) وجامع الترمذی برقم (۱۳٤۳) وسنن ابن ماجہ برقم (۲۰۳۱) ومسند احمد برقم (۸۹٦،۹۱۰،۱۱۲۲،۱۲۵۸،۱۲۹۰، ۱۲۹۲،۲۳۵٦۲) والسنن الکبری للبیہقی (۳ ۸۳،٤ ۳۲۵،٦ ٥٦،٥٧،۸٤،٦ ۲۰٦،۲۰۷،۳۵۹، ۸ ٤۱،۲٦٤) والسنن الکبری للنسائی (۳۲٦۰،۳) ومشکل الآثار للطحاوی برقم (۳٦۱۹) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۴۰﴾ اخرجہ البخاری (۱ ٤٦٤) ومسلم برقم (۲۳٦٦ ۷٦۹٤) واحمد برقم ۷۱۸۲، ۷٦۹۸) ثم تنبھت علیہ فی جامع البیان للطبری (۳۳۷ ٦) والمعجم الاوسط للطبرانی برقم (٦۹۷۵) ومسند الشامیین لہ برقم (۲۹٤۵،۳۲۳۲) واللہ اعلم ۱۲

سے بھی شدید تر ہے...... آپ اسی بات کو سامنے رکھ لیجیے کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی (ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم) وسلم کی ذات گرامی...... جن کو اللہ ﷻ کا اتنا قرب حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے علاوہ کسی کو اتنا قرب نہیں ملا...... جو چاہتے تو شیطان کو ہمیشہ کے لیے قید کر دیتے...... جن کے سامنے اس لعین کے سارے گروہ کی بھی کوئی حیثیت نہیں...... لیکن پھر بھی یہ ملعون اپنی دشمنی کا اظہار کرنے کے لیے آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ذات مقدسہ پر بھی وار کرنے کی ناکام کوشش کرتا رہا...... جیسا کہ جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ......

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ سَاجِدًا بِمَکَّۃَ فَجَاءَ اِبْلِیْسُ اَنْ یَطَأَ عَلٰی عُنُقِہٖ فَنَفَخَہٗ جِبْرِیْلُ علیہ السلام نَفْخَۃً بِجَنَاحِہٖ فَمَا اسْتَوَتْ قَدَمَاہُ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی بَلَغَ الْاُرْدُنَّ ﴿۴۱﴾

یعنی ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم مکہ میں سجدہ کی حالت میں تھے...... کہ ابلیس اس ارادے سے آیا کہ آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی گردن پر پاؤں رکھ دے، تو جناب جبریل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر اس کو اپنے پر سے ایک ایسا جھونکا دیا کہ اس کے پاؤں زمین پر نہ جم سکے اور وہ اردن میں جا کر گرا۔

اسی طرح حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ......

ایک بار رسول اکرم صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا......

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ

﴿۴۱﴾ انظر المعجم الاوسط للطبرانی برقم (۲۹۵۷) و العظمۃ لابی الشیخ الاصبہانی برقم (۱۰۸۵) و دلائل النبوۃ لابی نعیم الاصبہانی برقم (۱۳۱) و مجمع الزوائد للہیثمی (۴۹۵/۳) و قال الہیثمی فیہ عثمان ابن مطر و ھو ضعیف اھ و اللہ جل و علا اعلم ۱۲

یعنی میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں...... میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں...... میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

پھر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اپنا دست مبارک اس انداز میں پھیلایا جیسے کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہوں...... تو جب آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو ہم نے عرض کی......

یا رسول اللہ !!!

ہم نے آپ کو نماز میں ایسی بات کہتے سنا کہ اس سے پہلے کبھی ایسی بات نہیں سنی...... اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ بھی پھیلایا......

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِھَابٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْھِیْ

اللہ ﷻ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا تا کہ اسے میرے چہرے پر مارے۔

تو میں نے تین بار کہا......

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ......

یعنی میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں......!!!

پھر میں نے تین بار کہا......

اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ......

یعنی میں تجھ پر اللہ ﷻ کی لعنت تامہ بھیجتا ہوں......!!!

لیکن پھر بھی وہ پیچھے نہ ہٹا...... پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لوں......

وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ علیہ السلام لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ﴿۴۲﴾

﴿۴۲﴾ رواہ مسلم فی کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ باب جواز لعن الشیطان =

خدا کی قسم!!!

اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی ...... یعنی

وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي ﴿٤٣﴾

یعنی اے اللہ!!! مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔

(پس اگر جناب سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی یہ دعا نہ ہوتی) تو شیطان صبح کو بندھا ہوتا ...... اور مدینہ والوں کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

اور مسلمان بھائیو!!!

صرف اسی قدر نہیں کہ یہ لعین فقط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کی ذات مقدسہ پر وار کی کوشش کرتا رہا ...... بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کے امر تبلیغ میں بھی اس نے اپنا وار کرنے کی کوشش کی ......

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم نے سورۃ النجم کی یہ آیات مقدسہ تلاوت فرمائیں ......

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٤﴾

یعنی اور کیا تم نے دیکھا لات اور عزّیٰ اور اس تیسری منات کو۔

تو شیطان کے ملا دینے کی وجہ سے آگے پڑھا ......

=فی اثناء الصلوۃ (۱/۲۰۵) وروی عن ابی ہریرۃ نحوہ و روی البخاری فی الصحیح کتاب الصلوۃ باب الاسیر او الغریم یربط فی المسجد (۱/۶۶) وفی کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس و جنودہ (۱/۴۶۴) عن ابی ہریرۃ ثم تنبہت علیہ فی المسند لاحمد (۲۰۰۹۲، ۲۰۰۹۸) والآحاد والمثانی لابن ابی عاصم برقم (۵۸۸) والمعجم الکبیر للطبرانی (۲/۳۱۸) والسنن للدارقطنی برقم (۱۳۹۱) والمسند لابن راھویہ (۱/۱۴۹) ودلائل النبوۃ لابی نعیم برقم (۵۲۷) بالفاظ متقاربۃ واللہ اعلم ۱۲

﴿۴۳﴾ القرآن الحکیم ص ۳۵

﴿۴۴﴾ القرآن الحکیم النجم ۱۹، ۲۰

وَتِلْكَ الْغَرَانِيقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى

اور یہ بلند آبی پرندے (یعنی فرشتے)...... اور بلاشبہ ان کی شفاعت کی امید ہے۔

مشرکین نے جب یہ کلمات سنے تو سمجھے کہ ان کے بتوں کی تعریف کی گئی ہے (حالانکہ یہ ان کی سوءفہمی تھی) بہرحال...... وہ بہت خوش ہوئے...... اس پر جناب جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی......

اِقْرَءْ عَلَيَّ مَاجِئْتُكَ بِهٖ

یعنی میں آپ کے پاس جو لایا تھا وہ میرے سامنے پڑھیے......!!!

پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا......

أَفَرَأَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى

پھر کہا......

وَتِلْكَ الْغَرَانِيقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى

تو جناب جبرئیل ں نے کہا......

مَا اَتَيْتُكَ بِهٰذَا...... هٰذَا مِنَ الشَّيْطٰنِ......!!!

یہ میں آپ کے پاس لے کر نہیں آیا...... یہ تو شیطان کا وار ہے......!!!

(بعض روایات میں اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو نہایت غمگین ہوئے کہ میں نے قرآن عظیم میں ایسی چیز کو ملا دیا جو قرآن نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے)

اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل کیا......

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ آيٰتِهٖ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۵﴾

اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا...... تو مٹا دیتا ہے اللہ عزوجل شیطان کے اس ڈالے کو پھر اللہ عزوجل اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے...... اور اللہ عزوجل علم وحکمت والا ہے...... ﴿۴۶﴾

مسلمان بھائیو!!!

آپ غور فرمائیں......!!!

کہ اس لعین کو اپنی دشمنی کا کس قدر خیال ہے...... ہر پل...... ہر گھڑی...... وہ اپنی دشمنی کا پورا ثبوت دیتا ہے...... لیکن ہمیں اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وبارک وسلم نے بار بار اس مردود کی دشمنی پر تنبیہ فرمائی...... اس لعین کو اپنا دشمن جاننے کا حکم فرمایا...... اس کی بات ماننے سے بار بار روکا...... اس سے بچنے کی انتہائی

﴿۴۵﴾ القرآن الحکیم الحج ۵۲

﴿۴۶﴾ انظر تفسیر الطبری (۱۸/۶۶۳،۶۶۴،۶۶۶) وتفسیر ابن ابی حاتم (۹/۱۷۶) والمعجم الکبیر للطبرانی (۷/۴۱۴،۱۰/۲۰۰) ودلائل النبوة للبیہقی (۲/۱۷۵) والناسخ والمنسوخ للنحاس برقم (۳۸۶،۱۴) والدر المنثور للسیوطی (۷/۱۶۶،۱۶۷،۱۶۸،۱۶۹) ثم قال رحمہ اللہ تعالی لبعض السانید رجالہ ثقات وللبعض صحیح ولبعض آخر مرسل صحیح واللہ عز اسمہ اعلم ۱۲

تنبیہ:-ذکر النحاس فی الناسخ والمنسوخ (۱/۲۱) قال ابو جعفر...... والکلام علی تاویلہما ای الروایتین المذکورتین ھنالک) قریب فقال قوم ھذا علی التوبیخ ای تتوھمون ھذا وعندکم ان شفاعتہن ترتجی ومثلہ تلک نعمة تمنہا علی وقیل شفاعتہن ترتجی علی قولکم ومثلہ فلمارأی الشمس بازغة قال ھذا ربی ومثلہ این شرکائی ای علی قولکم وقیل المعنی والغرانیق العلی یعنی الملائکة ترتجی شفاعتہم...... اقول وقداخترنا الوجہ الاخیر فی الترجمة فلیتنبہ واللہ عز اسمہ اعلم ۱۲ نجم القادری عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

تاکید فرمائی...... لیکن اگر اس کے باوجود ہم غفلت میں پڑے رہیں...... اس مردود کے ایمان لیوا واروں سے بچنے کی کوشش نہ کریں...... یا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ...... اس کی اتباع میں لگ جائیں...... تو پھر یہ مردود ضرور ہمیں تباہی کے عمیق گھڑے میں گرادے گا...... ہمیشہ کی رسوئی اور ذلت کا مستحق بنا دے گا...... کیونکہ جب اس لعین نے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں کہا تھا......

لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ اِلَّا قَلِیْلًا

اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں ضرور اس آدم کی اولاد کو...... سوائے چند تھوڑے لوگوں کے...... پیس ڈالوں گا......!!!

تو اللہ ﷻ نے فرمایا تھا......

اِذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُکُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا

دور ہو! تو جو ان لوگوں میں سے تیری پیروی کریگا تو بے شک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا ﴿۴۷﴾

ایک دوسرے مقام پر فرمایا......

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکَ وَمِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۸﴾

بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان میں سے جتنے تیری پیروی کریں گے۔

اُولٰٓئِکَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِیْصًا ﴿۴۹﴾

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

﴿۴۷﴾ القرآن الحکیم بنی اسرائیل ۶۲، ۶۳

﴿۴۸﴾ القرآن الحکیم ص ۸۵

﴿۴۹﴾ القرآن الحکیم النساء ۱۲۱

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ

اس دوزخ کے سات دروازے ہیں......

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿۴۰﴾

ہر دروازے کیلئے شیطان کی پیروی کرنے والوں میں سے ایک حصہ تقسیم کر دیا گیا ہے۔

الغرض مسلمان بھائیو!!!

جب اس مردود نے اپنی دشمنی کا اظہار کیا تھا......اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس کی اتباع کرنے والوں......اسے دشمن نہ جاننے والوں کی سزا کا اعلان بھی فرما دیا تھا......تا کہ کوئی شخص اس کے بہکاوے میں نہ آجائے......اس کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کو بھول نہ جائے......اور پھر قرآن عظیم میں جابجا اس کی اتباع کرنے والوں کے لیے وعیدات فرمائیں......تا کہ لوگ ان سے عبرت حاصل کریں اور اس مردود کے نرغے سے بچنے کی کوشش کریں......اسے اپنا دشمن جانیں...... اس سے دوستی ہرگز نہ کریں......اور یوں اپنی دنیا اور آخرت دونوں بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مردود سے اپنی پناہ عطا فرمائے......اس کے ایمان لیواواروں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے......اپنے پیارے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے......

آمین

بحرمة سيد الأنبياء والمرسلين

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ وابنہ وبارک وسلم ابداً

ابوالاریب محمد چمن زمان نجم القادری

ابن محمد زمان عفااللہ عنہما

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان سادس﴾

زبان کی آفات

حررہ

ابو اریب محمد جس زمان نجم القادری

عفی عن ذنوبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهِ الْخَازِنِی اللِّسَانِ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے ساتھ تھا...... ایک دن ہم چلتے جا رہے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم سے قریب ہو گیا...... پس (جب میں آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کے قریب ہو گیا تو میں نے موقع غنیمت جانا اور) عرض کی......

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ

یارسول اللہ !!!

مجھے ایسا عمل بتا دیجیے...... جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے......!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

لَقَدْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ

تم نے مجھ سے بہت بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے......لیکن جس کے لیے اللہ آسان بنادے اس کے لیے آسان ہے۔

فرمایا......

تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ

تم اللہ ﷻ کی عبادت کرو......اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو......اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو......اور رمضان کے روزے رکھو......اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر فرمایا......

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟؟؟

کیا میں تمھیں بھلائی کے دروازے نہ بتلادوں؟؟؟

پھر فرمایا......

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

روزہ ڈھال ہے......اور صدقہ خطا کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور مرد کا رات کی آخری تہائی میں نماز پڑھنا (بھی بھلائی کے دروازوں سے ہے۔)

پھر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ان آیات مقدسہ کی تلاوت فرمائی......

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱﴾

ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید

﴿۱﴾ القرآن الحکیم السجدۃ ۱۶

کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲﴾

تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

پھر فرمایا......

اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ کُلِّه وَعَمُوْدِه وَذُرْوَةِ سَنَامِه؟؟؟

کیا میں تجھے سارے دین کی اصل...... اور دین کے ستون...... اور دین کی سب سے اونچی چوٹی کی خبر نہ دوں؟؟؟؟

جناب معاذ کہتے ہیں...... میں نے عرض کی......

بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ!!!

یارسول اللہ!!! کیوں نہیں!!!

فرمایا......

رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ

دین کی اصل اسلام ہے (یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ﷻ کے رسول ہیں) اور

دین کا ستون نماز ہے اور دین کی سب سے اونچی چوٹی جہاد ہے......!!!

پھر فرمایا......

اَلَا اُخْبِرُکَ بِمَلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّه؟؟؟

کیا میں تجھے ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو ان سب کا سہارا بن سکے اور جس سے یہ سب کچھ باقی رہ سکے؟؟؟

﴿۲﴾ القرآن الحکیم السجدة ۱۷

معاذ کہتے ہیں.....میں نے عرض کی......

بلٰی یانبیَّ اللہ!!!

یا نبی اللہ!!! کیوں نہیں!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے اپنی زبان اقدس کو پکڑ کر فرمایا......

کُفَّ عَلَیکَ ھذا!!!!

اس کو روکے رکھ!!!

جناب معاذ کہتے ہیں.....میں نے (تعجب سے) عرض کی......

وَ اِنَّا لَمُؤاخذُوْنَ بِمَانتکلَّمُ بِه؟؟؟

یارسول اللہ!!!

کیا ہم جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے بھی ہماری پکڑ کی جائیگی؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یامُعاذُ وَھَل یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْعَلٰی مَناخِرِھِمْ اِلَّاحَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ﴿۳﴾

معاذ تیری ماں تجھے کھودے......

لوگوں کو چہروں کے بل یا ناک کے بل آگ میں ڈالے جانے کا سبب ان کی زبانوں کی

﴿۳﴾رواہ الترمذی فی الجامع وقال ھذاحدیث حسن صحیح برقم(٢٠٤١)وابن ماجه فی السنن برقم(٣٩٦٣)واحمد فی المسندبرقم(٢١٠٠٨، ٢١٠٥٤)والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین برقم(٣٥٠٧)وعبدالرزاق فی المصنف(١١، ١٩٤)والحارث فی البغیة(١، ٢٣)والطبرانی فی الکبیر(١٥، ١٤٠، ٤٤، ٥٠، ٦٤٠)والبیهقی فی الشعب برقم(٤٧٥١، ٢٦٨٢)وعبدبن حمیدفی المسند برقم(١١٤)والطیالسی برقم(٥٥٥)وهنادبن السری فی الزهد برقم(١٠٨٣)والشاشی فی المسندبرقم(١٢٩٣)ومعمر بن راشدفی الجامع برقم(٩١٦)والله اعلم ١٢

کھیتیاں ہی تو ہیں..........!!!

برادران اسلام!!!

یہ حدیث پاک جہاں ہمیں دنیاوی اور اخروی کامیابی حاصل کرنے کا راز بتا رہی ہے...... وہاں یہ حدیث پاک ہمیں اس بات کی تعلیم بھی دے رہی ہے کہ "**زبان کی آفات**" سے بچنا نہایت ضروری ہے...... انسان کی کامیابی زبان کو قابو میں رکھنے میں ہے...... زبان کا اختیار میں ہونا انسان کے دین ومذہب کا محافظ ہوتا ہے...... اور اگر انسان کی زبان اس کے اختیار میں نہ ہو...... زبان سے نکلنے والی بات بلا سوچے سمجھے منہ سے نکل جاتی ہو...... تو زبان کی یہ بے اختیاری انسان کو جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں الٹا گرائے جانے کا سبب بھی بن سکتی ہے...... "**زبان کی آفات** سے نہ بچنا" انسان کی ناکامی اور محرومی کا سبب بھی بن سکتا ہے...... اسی بات کی تعلیم دیتے ہوئے جب جناب سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے سوال کیا......

مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ ؟؟؟

وہ کون سی چیز ہے جس کا آپ مجھ پر سب سے زیادہ خوف کرتے ہیں؟؟؟

تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اپنی زبان اقدس کو پکڑ کر فرمایا......

هذا......!!!﴿٤﴾

یہ..........!!!

﴿٤﴾رواه ابن حبان في الصحيح برقم(٥٧٩٠، ٥٧٩١، ٥٧٩٢، ٥٧٩٤)والترمذي في الجامع وقال حسن صحيح برقم(٢٣٣٤)وابن ماجه في السنن برقم(٣٩٦٢) واحمد في المسند برقم(١٤٨٧١، ١٤٨٧٢)وابن ابي عاصم في الآحاد والمثاني برقم(١٤٠٧) والزهد برقم(٤) والطبراني في الكبير(٦/١٧٦)والبيهقي في الشعب برقم(٤٧٢٠، ٤٧٢١، ٤٧٢٢، ٤٧٢٣) والآداب برقم(٢٩١)وابونعيم الاصبهاني في = =

یعنی وہ چیز جس کا مجھے تم پر سب سے زیادہ ڈر ہے......وہ **زبان** ہے......!!!

اسی طرح جناب عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کی......

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا النَّجَاۃُ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

نجات کیا ہے؟؟؟

تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ!!!

اپنی زبان کو محفوظ رکھ......اور تیرا گھر تجھے کفایت کرے......اور اپنی خطا پر رو!!!

جناب ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ

= =معرفۃ الصحابۃ برقم(۳۰۹۰)واخبار اصبھان برقم(۲۰۰۳)والطیالسی فی المسند برقم(۱۳۱۴)وابن قانع فی معجم الصحابۃ برقم(۵۹۰)وابن مندہ فی الایمان برقم(۱۶۵)وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(۷۰۱)والحدیث مخرج فی جزء اشیب برقم(۳۴)واللہ اعلم۱۲

(۵)رواہ الترمذی فی الجامع وحسنہ(۲۳۳۰)واحمد فی المسند برقم(۲۲۲۰۶)والزھد برقم(۸۳)والطبرانی فی الکبیر(۲۳۴/۱۲)والبیھقی فی الشعب برقم(۸۱۸ ۴۷۲۷۰)والآداب برقم(۲۹۶)والزھد الکبیر برقم(۲۴۴)والرویانی فی المسند برقم(۱۵۸)وابن وھب فی الجامع برقم(۳۶۷)وابن ابی عاصم فی الزھد برقم(۳)وابن المبارک فی الزھد والرقائق برقم(۱۳۴)وابن ابی الدنیا فی الصمت(۲)والرقۃ والبکاء برقم(۱۶۶)والمالینی فی الاربعین فی شیوخ الصوفیۃ برقم(۱۰۵)والدانی فی السنن الواردۃ فی الفتن برقم(۱۱۹)والخطابی فی العزلۃ برقم(۵)والقشیری فی الرسالۃ القشیریۃ(ص۵۷)واللہ اعلم۱۲

جوشخص اللہ ﷻ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے ......!!!

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ

اور جوشخص اللہ ﷻ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرے......

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ ﴿٦﴾

اور جوشخص اللہ ﷻ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اچھی بات کرے یا

"خاموش رہے"۔

اسی طرح حضرت سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

مَنْ يَّتَوَكَّلْ لِيْ بِمَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلْ لَهٗ

﴿٦﴾ رواہ مالک فی الموطا برقم (١٤٥٤) والبخاری فی الصحیح برقم (٥٦٧٠،٥٥٦٠) والادب برقم (١٠٢) ومسلم فی الصحیح برقم (٣٢٥٥،٦٩) وابن حبان فی الصحیح برقم (٥٣٧٧) والترمذی فی الجامع برقم (١٨٩٠) وابن ماجه فی السنن برقم (٣٦٦٢) واحمد فی المسند برقم (١٥٧٧٩،١٥٧٧٥) والدارمی فی السنن برقم (٢٠٨٨،٢٠٨٧) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم (٢٣٢٩) والطبرانی فی الکبیر (١٦/٥٣،٥٥،٥٦،٦٤) والبیهقی فی شعب الایمان برقم (٩٢٠٩،٤٧١٦) واللفظ له والآداب برقم (٦٥) والاربعین الصغری برقم (١٥) وابوعوانة فی المستخرج برقم (٧٨) والحمیدی فی المسند برقم (٦٠٣) وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم (٢٢٣١) والشهاب القضاعی فی المسند برقم (٤٤٨) وابن منده فی الایمان برقم (٣٠٧،٣٠٨) والتوحید برقم (١٦٤) وسفیان بن عیینة فی جزئه (ص ٨٠) والفاکهی فی حدیثه برقم (٢٣) والله جل جلاله اعلم ١٢

بِالْجَنَّةِ ﴿۷﴾

جو شخص مجھے اپنی "**زبان اورشرمگاہ**" کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں......!!!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی الہ وازواجہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ﴿۸﴾

اللہ عزوجل نے جسے "**زبان اورشرمگاہ**" کی برائی سے بچا دیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

زبان اورشرمگاہ کے امر کی نزاکت پر تنبیہ فرماتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا......

اِنَّ اَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ النَّارَ مِنَ النَّاسِ الْاَجْوَفَانِ

﴿۷﴾رواه البخاری فی الصحیح (۶۳۰۹،۵۹۹۳)وابن حبان فی الصحیح برقم (۵۷۹۳) والترمذی فی الجامع برقم(۲۳۳۲) واحمدفی المسندبرقم (۲۱۷۵۷) والحاکم فی المستدرک وصححه برقم(۸۱۷۸)والبیهقی فی السنن الکبری (۱۶۶/۸)والشعب برقم (۴۷۱۷)والآداب برقم(۲۹۰)والطبرانی فی الکبیر (۵/ ۴۸۲) وابو یعلی الموصلی فی المسندبرقم(۷۳۸۹)والمعجم برقم(۲۷۳)وابونعیم فی الحلیة(۹/۲)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۳)واللفظ له والورع برقم(۱۳۴)

﴿۸﴾رواه ابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۲۰)ورواه ابن حبان فی الصحیح برقم(۵۷۹۵)والترمذی فی الجامع وقال حسن غریب برقم(۲۳۳۳)والعلل الکبیر برقم(۳۹۳) وابویعلی الموصلی فی المسندبرقم(۶۰۷۱)وابن عدی فی الکامل (۴۶۶/۶)عن ابی هریرة ومالک فی الموطأبرقم(۱۵۶۶)وابن وهب فی الجامع برقم(۳۰۵)عن عطاء ابن یسارو احمدفی المسند برقم(۲۱۹۸۷)وابن ابی شیبة فی المسندبرقم(۹۳۳)عن رجل من الاصحاب ۱۲

لوگوں کو آگ میں سب سے زیادہ داخل کرنے والے دونوں اجوف ہیں......!!!

عرض کیا گیا......

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَجْوَفَانِ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

دونوں اجوف کیا ہیں؟؟؟

فرمایا......

اَلْفَرْجُ وَالْفَمُ......!!!﴿۹﴾

شرمگاہ اور منہ..........!!!

اور خاص زبان کے معاملے کی نزاکت پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا......

اَیْمَنُ امْرِئٍ وَاَشْأَمُہٗ مَابَیْنَ لَحْیَیْہِ﴿۱۰﴾

انسان کی سب سے زیادہ برکت والی چیز بھی زبان ہے اور سب سے زیادہ نحوست والی چیز بھی زبان ہے۔

جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

لَایُصِیْبُ اَحَدُکُمْ حَقِیْقَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَخْزُنَ

﴿۹﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح (۴۷۷) وابن ماجہ فی السنن برقم (۴۲۳۶) والبخاری فی الادب المفرد برقم (۲۹۶) واحمد فی المسند برقم (۸۷۳۴،۷۵۶۶) والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم (۸۰۳۶) والطبرانی فی الکبیر (۲۶۴/۱۹) والاوسط (۱۱۰۵۰) والبیہقی فی الشعب (۴۷۱۸) والآداب (۵۹۶) والشہاب القضاعی (۹۷۸) والطیالسی (۲۵۸۷) والخرائطی فی اعتلال القلوب (۹۱) ومساوئ الاخلاق (۴۸۰) والرامہرمزی فی الامثال (۱۳۴) وابن شاہین فی الترغیب (۳۵۷) وابونعیم الاصبہانی فی تسمیة ماروی عن الفضل بن دکین برقم (۶)

﴿۱۰﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم (۵۸۱۰) وابن ابی شیبة فی المصنف (۲۸۲/۸) والطبرانی فی الکبیر (۴۹۷/۱۱) واللہ جل جلالہ اعلم ۱۲

لِسَانَهُ ﴿۱۱﴾

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اپنی زبان کو روک کر نہ رکھے۔

انہی جناب انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذرک وسلم نے فرمایا......

لَا يَسْتَقِيمُ اِيمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ ﴿۱۲﴾

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو جائے......اور کسی کا دل اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی **زبان** درست نہ ہو جائے۔

برادرانِ اسلام!!!

یقیناً زبان کی درستگی اللہ عزوجل کی بڑی عظیم نعمت ہے......زبان اگر درست ہو تو جنت میں لے جانے کا سبب بنتی ہے......زبان کی درستگی انسان کے لیے دائمی کامیابیوں کو مقدر کر دیتی ہے......انسان کی زبان سے نکلی ہوئی اچھی بات بعض اوقات اسے ہمیشہ کے لیے اپنے پاک پروردگار جل جلالہ کے قریب کر دیتی ہے......دارین کی بھلائیوں کا سبب بن جاتی ہے......جیسا کہ حضرت بلال بن حارث مُزَنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ

﴿۱۱﴾ رواہ البیهقی فی الشعب برقم (۴۷۹۶، ۴۷۹۷) و الطبرانی فی الاوسط برقم (۵۷۷۱) و الصغیر برقم (۹۶۱) و الشهاب القضاعی فی المسند برقم (۸۳۳) و الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم (۳۸۰) و ابن عدی فی الکامل (۳۶۶/۵) و اللہ تعالٰی اعلم ۱۲

﴿۱۲﴾ رواہ احمد فی المسند برقم (۱۲۵۷۵) و البیهقی فی الشعب برقم (۸) و الشهاب القضاعی فی المسند برقم (۸۲۷) و ابن ابی الدنیا فی الصمت برقم (۹) و ابن عدی فی الکامل (۲۸۸/۵) و اللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

وآلہ وازواجہ وبارک وذریاتہ وسلم نے فرمایا......

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ

بلاشبہ انسان اللہ ﷻ کی رضا کی کوئی بات کرتا ہے......اور اس کی بات ایسی جگہ تک پہنچ جاتی ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا...... اللہ ﷻ اس اچھی بات کی وجہ سے اس کے لیے قیامت کے دن تک کے لیے اپنی رضا لکھ دیتا ہے۔

برادران اسلام!!!

جس طرح زبان کا سیدھا پن انسان کو اللہ ﷻ کے قریب کر دیتا ہے اسی طرح زبان کا ٹیڑھا پن......زبان کی کجی...... بعض اوقات انسان کو اللہ ﷻ کی بارگاہ سے دور پھینک دیتی ہے...... انسان بے احتیاطی میں کوئی ایسی بات کر جاتا ہے جو قیامت تک کے لیے اسے اپنے کریم رب ﷻ کے دربار سے دور کر دیتی ہے...... جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وذریاتہ وبارک وسلم کا ارشادِ گرامی ہے......

وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١٣﴾

﴿١٣﴾ رواه ومالک فی الموطأ برقم(١٥٦٢) وابن حبان فی الصحیح برقم(٢٧٩) والترمذی فی الجامع وقال حسن صحیح برقم(٢٢٤١) وابن ماجه فی السنن برقم(٣٩٥٩) واحمد فی المسند برقم(١٥٢٩١) والحاکم فی المستدرک وصححه برقم(١٢٨،١٢٧،١٢٦) والطبرانی فی الکبیر(١ ٤٨٣) والبیهقی فی الشعب برقم(٤٧٥٠) والحمیدی فی المسند برقم(٩٥٣) وعبدبن حمید فی المسند برقم(٣٦٠) وابن ابی شیبة فی المسند برقم(٥٥٢) وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(٧٠) واسماعیل بن جعفر فی حدیثه برقم(٢٢٧) والحدیث مخرج فی مشیخة ابن طهمان برقم(٢٤) وفی التفسیر من سنن سعیدبن منصور(٦٦٩) والله اعلم١٢

اور بلاشبہ انسان اللہ ﷻ کی ناراضگی کی کوئی ایسی بات کر دیتا ہے...... اور وہ ایسی جگہ تک پہنچ جاتی ہے جہاں تک اس کا گمان بھی نہیں ہوتا...... اللہ ﷻ اس بری بات کی وجہ سے اس کے لیے قیامت تک کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے......!!!

اسی بات کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وزوجہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم سے ان الفاظ میں روایت کرتے ہیں......

انَّ الرَّجل يتكلَّمُ بالكلمةِ يُضحكُ منها جلسائهُ يهوى بها أبعد من الثُريّا ﴿١٤﴾

بلاشبہ انسان اپنے ہم مجلسوں کو ہنسانے کی خاطر کبھی ایسی بات کر دیتا ہے جس کے سبب وہ ثریا سے دور جا گرتا ہے۔

انہی جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وزوجہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

انَّ الرَّجل ليتكلَّمُ بالكلمةِ لايرى بها بأسًا يهوى بها سبعين خريفًا في النَّار ﴿١٥﴾

کبھی انسان کوئی ایسی بات کر دیتا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا (لیکن اس کی

﴿١٤﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(٥٨٠٩)و احمد فی المسند برقم (٨٨٥٢) وعبداللہ بن المبارک فی المسند برقم (٤٦)و ابن ابی الدنیا فی الصمت برقم (٧١)وقال العراقی فی تخریج الاحیاء برقم(٢٨٣١)بسند حسن اھ ١٢

﴿١٥﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح(٥٧٩٨)و الترمذی فی الجامع برقم (٢٣٣٦) وقال حسن غریب اھ وروا ہ ابن ماجہ فی السنن برقم(٣٩٦٠)و احمد فی المسند برقم (٧٦١٧،٦٩١٧، ٨٣٠٤)و الزھد برقم(٨١)و الحاکم فی المستدرک برقم (٨٩٢٢)وقال صحیح علی شرط مسلم اھ و ابو یعلی الموصلی فی المسند برقم (٦١٠٦)وروی ابن ابی الدنیا فی الصمت بنحوہ برقم(٧٢)و الباغندی فی امالیہ برقم(٢٠)و اللہ تعالی اعلم ١٢

برائی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ)وہ بات کرنے کی وجہ سے جہنم کے اندر ستر سال کی گہرائی تک گر جاتا ہے۔

اور ایک روایت میں اس طرح فرمایا......

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ مَا فِیْهَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ﴿١٦﴾

بلاشبہ بندہ ایسی بات کردیتا ہے جس کے مفاسد پر اس کی توجہ نہیں ہوتی......وہ بات کرنے کی پاداش میں وہ جہنم کے اندر......جس قدر زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے......اس سے بھی زیادہ گہرائی میں جا گرتا ہے۔

سلیمان بن سُحَیم اپنی والدہ ''بنت ابی الحکم الغفاریۃ'' سے روایت کرتے ہیں......وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا......

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَدْنُوْ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَکُوْنَ مَا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَهَا قِیْدُ ذِرَاعٍ فَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ فَیَتَبَاعَدُ مِنْهَا اَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ ﴿١٧﴾

بے شک ایک شخص جنت کے قریب تر ہوتا ہے......یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ذراع کا فاصلہ رہ جاتا ہے......پھر وہ کوئی بات کرتا ہے......جس کی برائی کے سبب وہ

﴿١٦﴾رواه مسلم في الصحيح برقم(٥٣٠٣،٥٣٠٤)وابن حبان في الصحيح برقم(٥٧٩٩،٥٨٠٠)واحمد في المسند برقم(٨٥٦٧،١٠٤٧٥،١٠٤٨٠)والبيهقي في السنن الكبرى(١٦٤٠٨)والشعب برقم(٤٧٤٩)والدولابي في الكنى والاسماء برقم(٤٥٩)والله جل جلاله اعلم١٢

﴿١٧﴾رواه احمد في المسند برقم(١٦٠١٥،٢٢١١٥)وابن ابي عاصم في الآحاد والمثاني برقم(٣٠٥٦)وابونعيم في معرفة الصحابة برقم(٧٤٤٣)وابن ابي الدنيا في الصمت برقم(٤٢٨)والله عز اسمه اعلم١٢

جنت سے صنعاء (یمن کا ایک مقام) سے بھی زیادہ دور ہو جاتا ہے۔

برادران اسلام!!!

ان آیات واحادیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان کو سرے سے بولنا ہی نہیں چاہیئے...... اچھی بات بھی زبان سے نہیں نکالنی چاہیئے...... اللہ ﷻ کے ذکر کی خاطر بھی زبان نہیں کھولنی چاہیئے۔

نہیں نہیں...... بلکہ حق یہ ہے کہ خاموشی انسان کے لیے بہت بہتر ہے لیکن اچھی بات خاموشی سے زیادہ بہتر ہے...... جیسا کہ عمران بن حطان سے مروی ہے...... فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو مسجد میں اکیلے بیٹھے دیکھا تو پوچھا......

يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟؟؟

اے ابوالدرداء!!!

یہ تنہائی کیسی؟؟؟

تو جناب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا......

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ......

میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کو فرماتے سنا......

اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ ﴿۱۸﴾

﴿۱۸﴾ رواه الحاكم في المستدرك برقم (٥٤٧٥) والبيهقي في الشعب برقم (٤٧٨٤) والشهاب القضاعي في المسند برقم (١١٦٩) والدولابي في الكنى والاسماء برقم (١٢٩٠) والخرائطي في مكارم الاخلاق برقم (٧٠٨) وابن عساكر في تاريخه (٦٦ ٢١٥) والله تعالى اعلم ۱۲

تنہائی برے ہم نشین سے بہتر ہے...... اور اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے...... اور اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے...... اور خاموشی بری بات سے بہتر ہے......!!!

اچھی بات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے......

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ﴿۱۹﴾

اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا......

مَا مِنْ صَدَقَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ صَدَقَةٍ مِنْ قَوْلٍ اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَهٗ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ﴿۲۰﴾

کوئی بھی صدقہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس قدر محبوب نہیں جس قدر محبوب بات سے صدقہ ہے...... کیا تم اللہ عزوجل کے اس قول کو نہیں سنتے کہ فرمایا...... اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو......؟؟؟

بہرحال برادران اسلام!!!

اچھی بات کے لیے زبان کو ضرور استعمال کرنا چاہیے...... نیکی کا حکم کرنے کے لیے...... برائی سے روکنے کے لیے...... لوگوں میں صلح کرانے کے لیے...... صبر و حق کی تاکید کرنے کے لیے...... صدقہ و خیرات کی ترغیب دینے کے لیے...... اللہ عزوجل کے ذکر کے لیے...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے لیے......

﴿۱۹﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۲۶۳

﴿۲۰﴾ رواہ ابن ابی حاتم (۲:۳۰۰) و اوردہ ابن کثیر فی تفسیرہ (۱:۶۹۳) والسیوطی فی الدر المنثور (۲:۱۸۵) واللہ اعلم ۱۲

علم دین سیکھنے، سکھانے کے لیے......اور ہر اس دینی یا دنیاوی بات......جس کے سوا چارہ نہیں......اس کے لیے زبان کو استعمال کرنا چاہیے......بلکہ بعض جگہوں پر زبان کھولنے پر ثواب بھی ہے اور بعض جگہوں پر زبان کھولنا واجب بھی ہے......!!!

لیکن زبان کو جب بھی استعمال کیا جائے سوچ سمجھ کر استعمال کیا جائے......کہ مبادا کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکل جائے جو اللہ ﷻ کی ناراضگی کا سبب بن جائے......لاپرواہی میں کوئی ایسی بات صادر ہو جائے جو انسان کو جہنم کا ایندھن بنا دے......نیکیوں کے ہوتے ہوئے بھی صرف ایک بات کرنے کے سبب جنت سے محروم کر دیا جائے۔

بہر حال برادران اسلام!!!

زبان کے معاملہ کی نزاکت ہر وقت پیش نظر رہنی چاہیے......اور اسی نزاکت پر تنبیہ فرمانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے بار بار اپنے امتیوں کو خاموشی کی ترغیب دی......خاموشی کے فضائل بتائے......ذکر الٰہی کے علاوہ زبان کو بالکل روکے رکھنے کا حکم فرمایا......چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَسْوَةُ الْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي ﴿۲۱﴾

اللہ ﷻ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام مت کرو......کیونکہ ذکر الٰہی کے علاوہ کثرت کلام دل کی سختی کا سبب ہے......اور **سخت دل** انسانوں میں سے اللہ ﷻ سے **سب سے زیادہ دور** ہے......!!!

﴿۲۱﴾ رواه الترمذي في الجامع وقال حسن غريب برقم (۲۳۳۵) والبيهقي في الشعب برقم (۴۷۴۵) واللفظ له ۱۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا......

یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّهْرِ وَ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِهِمَا؟؟؟

اے ابوذر!!!

کیا میں تجھے ایسی دو خصلتیں نہ بتاؤں جو پشت پر ہلکی......اور میزان عمل میں دوسری خصلتوں کی نسبت وزنی ہیں؟؟؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی......

بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!!!

یارسول اللہ کیوں نہیں!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا......

عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَ طُوْلِ الصَّمْتِ

تم اخلاق حسنہ اور طویل خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرلو!!!

پھر فرمایا......

وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا ﴿۲۲﴾

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے......ان دونوں خصلتوں جیسا عمل مخلوقات میں سے کسی کے پاس نہیں ہے......!!!

﴿۲۲﴾ رواہ الطبرانی فی الاوسط برقم(۷۳۰۴) والبیہقی فی الشعب برقم(۴۷۳۶، ۷۷۷۷) وابویعلی الموصلی فی المسند برقم(۳۲۱۰) وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(۵۵۸) واوردہ الہیثمی فی المجمع(۳۷۰۳) وقال رواہ الطبرانی فی الاوسط وابویعلی ورجال ابی یعلی ثقات اھ ۱۲

انہی جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْلَمَ فَلْيَلْزَمِ الصَّمْتَ ﴿۲۳﴾

جسے سلامتی اچھی لگے تو وہ خاموشی کو لازم کرلے۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مخاطب ہو کر فرمایا......

أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟؟؟

اللہ عزوجل کے دربار میں کونسا عمل سارے اعمال سے زیادہ محبوب ہے؟؟؟

جواب میں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خاموش رہے...... کسی نے کوئی جواب نہ دیا...... تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

هُوَ حِفْظُ اللِّسَانِ ﴿۲٤﴾

جو عمل اللہ عزوجل کے دربار میں سب سے زیادہ محبوب ہے وہ **زبان کی حفاظت** ہے......!!!

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کا ارشادِ گرامی ہے......

مَنْ صَمَتَ نَجَا ﴿۲۵﴾

﴿۲۳﴾رواه الطبراني في الأوسط برقم(۲۰۰۷)والبيهقي في الشعب برقم(٤۷۳۳) وابويعلى في المسند برقم(۳۵۱۰) والشهاب القضاعي في المسند برقم(۳۵۵) وتمام في فوائده برقم(۱۱۱)وابن ابي الدنيا في الصمت برقم(۱۱)وابن عساكر في تاريخه(۵ /۳۹۸)والعقيلي في الضعفاء الكبير برقم(۱۳۱٤)والله تعالى اعلم۱۲

﴿۲٤﴾رواه البيهقي في الشعب برقم(٤۷٤٤)وابن شاهين في فضائل الاعمال برقم(۳۹۵)والله تعالى اعلم۱۲

﴿۲۵﴾رواه الترمذي في الجامع برقم(۲٤۲۵)واحمد في المسند برقم(٦۱۹۳) = =

جو خاموش رہا اس نے نجات پائی ....!!!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے متعلق مروی ہے کہ آپ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اپنی زبان سے مخاطب ہوتے ہیں......اور بعض روایات میں اس طرح ہے کہ آپ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر اپنی زبان کا کنارہ پکڑتے ہیں......پھر اس سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں......

یَالِسَانُ قُلْ خَیْرًا تَغْنَمْ أَوِ اسْکُتْ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَنْدَمْ ﴿۲۶﴾

اے زبان!!!

اچھی بات بول...تیرے لیے غنیمت ہے......برائی سے خاموش رہ......

سلامت رہے گی......شرمندہ ہونے سے پہلے پہلے یہ کام کر لے......!!!

اسی طرح حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوہ صفا پر چڑھتے ہیں تو اپنی زبان کو پکڑ کر کہتے ہیں......

یَالِسَانُ قُلْ خَیْرًا تَغْنَمْ وَاسْکُتْ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمْ مِنْ

= = والطبرانی فی الکبیر(۲۰ ـ ۱٤٥)والاوسط برقم(۲۰۰٦)والبیھقی فی الشعب برقم(٤۷۷٥)والدارمی فی السنن برقم(۲۷٦۹)وعبدبن حمیدفی المسندبرقم(۳٤۷)والشھاب القضاعی فی المسندبرقم(۳۲۲)وابوالشیخ الاصبھانی فی امثال الحدیث برقم(۱۸۰)وابن شاھین فی الترغیب برقم(۳۸۸)وابن وھب فی الجامع برقم(۲۹۸)وابن ابی عاصم فی الزھد برقم(۱)وابن المبارک فی الزھدوالرقائق برقم(۳۸٤)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۱۰)واللہ اعلم ۱۲

۲٦ ﴿ رواہ البیھقی فی الشعب برقم(٤۷۳٥)واحمدبن حنبل فی والزھد برقم(۱۰٥۷،۱۰٥۳)وابن ابی عاصم فی الزھدبرقم(۱٦)ووکیع فی الزھدبرقم(۲۸۰)وفضائل الصحابۃ برقم(۱۷۸۷،۱۷۸٥)والفاکھی فی اخبارمکۃ برقم(۲٥۸)وابونعیم فی الحلیۃ(۱۷۳،۱)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(٤٥،٥۷۹)وھومروی من غیروجہ فلیتنبہ ۱۲

قَبْلَ أَنْ تَنْدَمُ

اے زبان!!!

اچھی بات بول......اس میں تیرے لیے غنیمت ہے......بری بات سے خاموش رہ......اس میں تیرے لیے سلامتی ہے......اور یہ کام شرمندہ ہونے سے پہلے کر (ورنہ شرمندہ ہوگی)......!

پھر فرمایا......

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ......

میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا......

أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِيْ لِسَانِهٖ ﴿٢٧﴾

ابن آدم کی زیادہ خطائیں اس کی زبان میں ہیں......!!!

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زبان مبارک کو کھینچ رہے ہیں......عمر فاروق عرض کرتے ہیں......

مَاتَصْنَعُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟؟؟

اے رسول اللہ کے نائب!!!

یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟؟؟

﴿٢٧﴾رواه الطبراني في الكبير(٩٠٤٥)والبيهقي في الشعب برقم(٤٧٢٩)والآداب برقم(٢٩٣) وابونعيم في الحلية (٢/١٢٣)والخطيب في الفقيه والمتفقه برقم (١٠١٢) والشاشي في المسند برقم(٥٥١)وابن ابي الدنيا في الصمت برقم(١٨) والحديث مخرج في جزء فيه فوائد ابن حيان برقم(٥١)واورده الهيثمي في المجمع(٤٩٢/٤)وقال رواه الطبراني في الكبير ورجاله رجال الصحيح اه١٢

جواب میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......

اِنَّ هٰذَا الَّذِیْ اَوْرَدَنِیَ الْمَوَارِدَ

بے شک یہی ہے وہ جس نے مجھے ہلاکتوں کے دہانے پر لایا......!!!

پھر فرمایا......

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ......

بے شک رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

لَیْسَ شَیْئٌ مِنَ الْجَسَدِ اِلَّا یَشْکُوْ ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلٰی حِدَّتِهٖ

بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو الگ سے زبان کی برائی کا شکوہ نہ کرتا ہو......!!!

اور بعض روایات میں اس طرح ہے......

لَیْسَ شَیْئٌ مِنَ الْجَسَدِ اِلَّا وَهُوَ یَشْکُوْ اللِّسَانَ اِلَی اللّٰهِ عَلٰی حِدَّتِهٖ ﴿٢٨﴾

﴿٢٨﴾رواه البیهقی فی الشعب برقم(٤٧٤١)ابویعلی الموصلی فی المسندبرقم (٥)وابونعیم الاصبهانی فی الرواة عن سعیدبن منصور(ص٦٠)وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة برقم(٧)وابن المقریٔ فی المعجم برقم(٧٩٣)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(١٣)والورع برقم(٩٢)والدارقطنی فی العلل (١/١٥٩) واورده الهیثمی فی المجمع وقال رواه ابویعلی ورجاله رجال الصحیح غیر موسی بن محمدبن حیان وقدوثقه ابن حبان (٤/٤٩٣)وروی شطره الموقوف مالک فی الموطابرقم(١٥٦٧)وابن ابی شیبةفی المصنف برقم (٦/٢٣٧،٨/٥٧٢)والبیهقی فی الشعب برقم(٤٧٨١)والعسکری فی تصحیفات المحدثین(ص٢٩٤)وابن ابی شیبةفی الادب برقم(٢٢٣)والبزارفی المسند برقم(٦٦)وابن وهب فی الجامع برقم(٣٠٣،٤،٣٠٥،٤٠٤،٤٤٨)وابوداودفی الزهد برقم(٣٠)واحمدبن حنبل فی الزهدبرقم(٥٦٩،٥٨٧)وابن ابی عاصم==

بدن کا ہر ایک حصہ الگ الگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زبان کی شکایت کرتا ہے......!!!

برادران اسلام!!!

یقیناً خاموشی میں نجات ہے......خاموشی میں سلامتی ہے......خاموشی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریہ وسلم کی خوشنودی ہے......خاموشی حکمت ہے......خاموشی انسان کو جنت کا مستحق بنادیتی ہے۔

محمد بن کعب کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریہ وسلم نے فرمایا......

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یَدْخُلُ هٰذَا الْبَابَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

بلاشبہ اس دروازے سے داخل ہونے والا سب سے پہلا شخص جنتی ہے!!!

اتنے میں جناب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کے لیے اٹھ کر کھڑے ہوگئے......اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریہ وسلم کے فرمان کی خبر دی......اور ان سے پوچھا......کہ آپ کا کونسا عمل ایسا ہے جس کے سبب آپ اس عظیم بشارت کی امید کرتے ہیں؟؟؟

تو جواب میں جناب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا......

اِنِّیْ لَضَعِیْفٌ وَّاِنَّ اَوْثَقَ مَا اَرْجُوْبِهٖ لَسَلَامَةُ الصَّدْرِ وَتَرْكُ مَالَا یَعْنِیْنِیْ ﴿۲۹﴾

بلاشبہ میں (عمل میں) کمزور ہوں......اور میرا سب سے پختہ عمل جس کے سبب مجھے اس بشارت کی امید ہے......وہ......**دل کی سلامتی**......اور......

= =فی الزهد برقم(۱۷،۱۸،۲۰) والهناد بن السری فی الزهد برقم (۱۰۸٦) ووکیع فی الزهد برقم(۲۸۱) والله تعالی اعلم۱۲

﴿۲۹﴾رواه ابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(۱۱۱) وقال العراقی فی تخریج الاحیاء برقم (۲۸۲۵) اخرجه ابن ابی الدنیا هکذا مرسلا وفیه ابو نجیح اختلف فیه اه

"بے مقصد بات کو چھوڑ دینا" ہے......!!!

برادران اسلام!!!

یقیناً خوش نصیب ہے وہ شخص جسے خاموشی ایسا کمال ملا......خوش نصیب ہے وہ شخص جسے ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والی زبان ملی......قابل رشک ہے وہ شخص جسے درود وسلام میں مصروف رہنے والی زبان ملی......قابل اتباع ہے وہ شخص جسے بری بات اور فضول گوئی سے بچنے والی زبان ملی۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ ہماری زبانوں کو بھی اپنے ذکر و درود میں مشغول رہنے والی زبان بنا دے......ہماری زبانوں کو ہر غیر ضروری بات سے بچنے کی توفیق دے دے......

آمین

بحرمة سيد المرسلين

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

و انا العبد الفقير

ابو اریب محمد حسن زمان نجم القادری عفا اللہ تعالی عنہ

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان سابع﴾

آخر موت ہے!!!

محررہ

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

محص عن ذنوبہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اِذَا جَاءَ اَمْرُهٗ لَنْ یُّؤَخِّرَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْاَکْبَرِ الَّذِیْ بِاِشَارَتِهٖ انْشَقَّ الْقَمَرُ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی بعثت سے پہلے ایک عورت ہوا کرتی تھی...... اس عورت کا ایک نوکر تھا...... جب اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ میرے لیے کہیں سے آگ ڈھونڈ کر لاؤ...... وہ نوکر چل پڑا تو اچانک اس نے دیکھا کہ دروازے میں ایک شخص کھڑا ہے...... اس شخص نے نوکر سے پوچھا......

مَا وَلَدَتْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ؟

اس عورت نے کیا جنا ہے؟

نوکر نے کہا......

وَلَدَتْ جَارِيَةً!

اس نے بچی جنی ہے!

دروازے میں کھڑا ہوا وہ شخص بولا......

اَمَا اِنَّ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ لَا تَمُوْتُ حَتّٰی تَبْغِیَ بِمِائَةٍ وَيَتَزَوَّجَهَا اَجِیْرُهَا وَيَكُوْنُ مَوْتُهَا بِالْعَنْكَبُوْتِ

خبردار! یہ بچی اس وقت تک نہ مرے گی جب تک ایک سو مردوں کے ساتھ زنا نہ کر

لے......اور یہاں تک کہ اس کا نوکر اس سے شادی نہ کر لے......اور اس بچی کی موت ایک مکڑی کے سبب ہوگی۔

یہ ساری بات سن کر نوکر نے دل ہی دل میں کہا......

فَاَنَا اُرِیْدُ هٰذِهٖ بَعْدَ اَنْ تَفْجُرَ بِمِائَةٍ؟؟؟

جب یہ ایک سو مردوں کے ساتھ برائی کر چکی ہوگی......تو کیا میں پھر بھی اسی سے شادی کرونگا؟؟؟

پس اس (نوکر نے معاملہ کو یہیں ختم کرنے کے لیے) جا کر بچی کے پیٹ میں چھری ماری اور اس کا پیٹ چیر دیا۔

لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس بچی کا علاج کیا گیا اور وہ بچی ٹھیک ہوگئی......یہاں تک کہ وہ جوان ہوگئی......لیکن وہ برائی کروایا کرتی تھی......پھر اس لڑکی نے ایک سمندر کے کنارے رہائش اختیار کر لی......اور وہاں پر اس نے برائی کروانی شروع کر دی۔

ادھر اس نوکر نے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا وقت گزارا......پھر وہ بھی اسی ساحل پر آنکلا جس پر وہ لڑکی رہا کرتی تھی اور اس دوران وہ نوکر بڑا دولت مند ہو چکا تھا......اس ساحل پر آکر اس نے ایک عورت سے کہا......

اَبْغِیْنِیْ امْرَءَةً مِنْ اَجْمَلِ امْرَءَةٍ فِی الْقَرْیَةِ اَتَزَوَّجُهَا

اس گاؤں کی سب سے زیادہ خوبصورت عورت ڈھونڈنے میں میرے ساتھ تعاون کر تا کہ میں اس سے شادی کروں......!!!

اس عورت نے کہا کہ یہاں پر ایک لڑکی ہے تو سہی......لیکن وہ زنا کرواتی ہے......!!!

اس شخص نے کہا......

اگر ایسے ہے تو پھر اسے میرے پاس لے آؤ......میں اس سے اپنی حاجت پوری کروں......!!!

اس عورت نے آ کر اس لڑکی سے ساری بات کی...... جواب میں اس لڑکی نے کہا کہ میں یہ برائی کیا کرتی تھی لیکن میں نے اب یہ برائی چھوڑ دی ہے...... ہاں اگر وہ چاہتا ہے تو میں اس سے شادی کر لوں گی۔

بہر حال اس شخص نے اس لڑکی سے شادی کر لی...... لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جسے میں نے اس کے بچپن میں جان سے ختم کر دینے کی کوشش کی تھی۔

ایک دن اس شخص نے اس لڑکی کو اپنے اس سارے معاملے کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگی......

اَنَا تِلْکَ الْجَارِیَۃُ!!!

میں وہی بچی ہوں!!!

یہ کہنے کے بعد اس لڑکی نے اسے اپنے پیٹ پر لگا ہوا وہ زخم کا نشان بھی دکھایا...... اور یہ بھی کہا کہ میں برائی بھی کیا کرتی تھی...... لیکن اس بات کا مجھے علم نہیں کہ میں نے ایک سو مردوں سے برائی کی یا کم سے یا زیادہ سے۔

وہ شخص کہنے لگا کہ مجھے اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کی موت مکڑی سے ہوگی...... لہذا موت سے بچنے کی خاطر اس نے صحراء میں ایک بلند قلعہ تعمیر کروایا...... تا کہ وہاں پر کوئی مکڑی نہ آ سکے اور پھر اس لڑکی کو وہاں ٹھہرا دیا۔

وہ اسی قلعے میں رہ رہے تھے کہ ایک دن اس لڑکی نے چھت میں ایک مکڑی کو دیکھا اور دیکھ کر کہنے لگی......

ھٰذَا یَقْتُلُنِیْ ؟؟؟

کیا یہ مکڑی مجھے قتل کرے گی؟؟؟

لَا یَقْتُلُہٗ اَحَدٌ غَیْرِیْ !!!

بلکہ میں ہی اسے قتل کروں گی......!!!

یہ کہہ کر اس لڑکی نے اس مکڑی کو نیچے گرایا اور آ کر اپنا پاؤں اس پر رکھ دیا...... اور اسے کچل دیا...... لیکن اس مکڑی کا زہر اڑ کر اس لڑکی کے ناخن اور گوشت کے درمیان پڑا...... جس سے اس کا پاؤں سیاہ ہو گیا...... اور وہ لڑکی اسی سے مر گئی۔

جناب مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اس آیۂ مقدسہ کو نازل فرمایا......

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ﴿۱﴾

تم جہاں پر بھی ہو تم کو موت پہنچ جائے گی اگرچہ تم اونچے اونچے قلعوں کے اندر ہی کیوں نہ ہو ﴿۲﴾

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً یہ حقیقت ہے کہ انسان ہو یا جن...... امیر ہو یا غریب...... چھوٹا ہو یا بڑا...... آسمانی مخلوق ہو یا زمینی...... پانی کے اندر رہنے والی مخلوق ہو یا خشکی پر گزارا کرنے والی...... کچے مکانوں میں وقت گزارنے والے ہوں یا اونچے اونچے محلات میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے والے...... بے آسرا زندگی گزارنے والے ہوں یا ہر پل گارڈ کی حفاظت میں رہنے والے...... الغرض کائنات کا کوئی فرد بھی کیوں نہ ہو...... موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ جو آ کر رہے گی...... موت ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر ایک ذی روح کو گذرنا ہے...... اللہ تعالیٰ نے قرآن

﴿۱﴾ القرآن الحکیم سورۃ النساء ۷۸

﴿۲﴾ رواہ ابن جریر فی جامع البیان (۵۵۲/۸) وابن ابی حاتم فی تفسیرہ (۲۵۵/۴) وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء (۲۶/۲) واوردہ ابن کثیر فی تفسیرہ (۳۶۱/۲) والسیوطی فی الدر المنثور (۱۶۹/۳) اقول رواہ عن مجاھد کثیر بن یسار ابو الفضل (قال البخاری فی التاریخ (۲۱۴/۷) واثنی علیہ سعید بن عامر خیرا اھ وذکرہ ابن حجر فی لسان المیزان (۳۱۲/۲) وذکرہ ابن حبان فی الثقات (۳۵۰/۷)) وعنہ عیسی بن حمید الراسبی وابوھمام فلیتنبہ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

عظیم میں جابجا اس حقیقت کو کھلے الفاظ میں بیان فرمایا......

سورۃ العنکبوت میں ارشاد ہوتا ہے......

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿۳﴾

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے...... پھر ہماری ہی طرف پھرو گے۔

سورۃ الأنبیاء میں فرمایا جارہا ہے......

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ﴿٤﴾

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے... جانچنے کو۔

سورۂ آل عمران فرمایا جارہا ہے......

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴿٥﴾

ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت کو ہی پورے ملیں گے۔

ہاں ہاں مسلمان بھائیو!!!

موت نے کبھی کسی کو نہ چھوڑا...... کوئی ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہو یا پورے خاندان کا اکیلا چشم و چراغ...... خوبرو جوان ہو یا بوڑھے والدین کا واحد سہارا...... موت جب آتی ہے تو کسی کے چھوٹے بچوں کو نہیں دیکھتی...... کسی کی جوانی پر رحم نہیں کرتی...... کسی کے ماں باپ کے بڑھاپے کو نہیں دیکھتی...... بلکہ اپنے مقررہ وقت پر آجاتی ہے اور بغیر کوئی مہلت دیئے آکر اچک لیتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ میں دو اپاہج میاں بیوی تھے...... ان کا

﴿۳﴾ القرآن الحکیم — العنکبوت ۵۷
﴿٤﴾ القرآن الحکیم — الانبیاء ۳۵
﴿٥﴾ القرآن الحکیم — آل عمران ۱۸۵

ایک جوان بیٹا تھا...... جو صبح کو ان کو اٹھاتا اور مسجد میں لاتا...... پھر چلا جاتا اور سارا دن ان کے لیے کمائی کرتا...... پھر جب شام ہو جاتی تو ان کو اٹھا کر گھر لے جایا کرتا...... ایک دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اس کو نہ دیکھا تو اس کے متعلق سوال کیا......

عرض کیا گیا کہ وہ تو مر گیا ہے...... یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

لَوْ تُرِکَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ تُرِکَ ابْنُ الْمُقْعَدَیْنِ ﴿۶﴾

اگر کسی کو...... کسی کی خاطر چھوڑ دیا جاتا...... تو ان اپاہج میاں بیوی (جن کا بیٹے کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے ان) کے بیٹے کو چھوڑ دیا جاتا!!!

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

موت نہ صرف آنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کا جو وقت متعین کر دیا گیا ہے اس خاص وقت پر آجاتی ہے...... جب موت کا وقت آجاتا ہے ایک لحہ کی مہلت بھی نہیں دی جاتی...... ایک ساعت کے لیے بھی تاخیر نہیں کی جاتی......!!!

اور موت کا وقت ایسا اٹل ہے کہ جناب عزرائیل علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام روزانہ گھروں میں چکر لگاتے ہیں...... دن میں دو دو بار آکر...... ہر ایک شخص کو دیکھتے ہیں کہ کہیں اس کی موت کا وقت تو نہیں آ گیا...... اور اگر موت کا وقت آ گیا ہو تو لحہ بھر بھی تاخیر نہیں کرتے...... جیسا کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے...... فرمایا......

مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ شَعْرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ

﴿۶﴾رواہ البیھقی فی السنن الکبری(۴/۶۶)والطبرانی فی الکبیر(۱۱/۳۶۰) والاوسط برقم(۶۱۲۹)وابن ابی الدنیا فی الاعتبار واعقاب السرور برقم(۴۱) واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد(۱/۴۲۶)وقال رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ عبد اللہ بن جعفر بن نجیح وھو متروک اھ واوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم(۱۰۲۸۱)وھو حدیث ضعیف واللہ عز اسمہ اعلم۱۲نجم القادری

يَطِيفُ بِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ﴿٧﴾

کوئی بالوں کے گھر میں رہنے والا ہو یا مٹی کے گھر میں رہنے والا...... جناب ملک الموت علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے گرد...... دن میں دو بار چکر لگاتے ہیں۔

بلکہ جناب ابو الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ تو اس طرح روایت کرتے ہیں کہ حضرت عزرائیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ بارگاہ رسالت میں خود عرض کی......

وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَدَرٍ وَلَاشَعْرٍ فِي بَرٍّ وَلَابَحْرٍ إِلَّاوَ أَنَا أَتَصَفَّحُهُمْ فِيهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ﴿٨﴾

اور اللہ جل جلالہ نے جس کی بھی تخلیق فرمائی...... عام ازیں وہ مٹی کے گھر میں رہنے والے ہوں...... یا بالوں کے گھر میں رہنے والے...... چاہے وہ خشکی میں رہتے ہوں...... یا تری میں رہتے ہوں...... میں ان کے گھروں میں جا کر ہر دن اور رات میں پانچ بار ان کے چہروں کو غور سے دیکھتا ہوں (کہ کہیں کسی کی موت کا وقت قریب تو نہیں آ چکا)............!!!

برادران اسلام!!!

یقیناً موت کا وقت ایسا اٹل ہے کہ اس میں ایک لحہ بھی تاخیر نہیں کی جاتی......

﴿٧﴾ اخرجه ابن جرير في جامع البيان (١١/ ٤١٢) وعبد الرزاق في تفسيره برقم (٧٨٦) وابو الشيخ الاصبهاني في العظمة برقم (٤٥٦) واورده السيوطي في الدر المنثور (٤/ ٦٧) اقول رواه عن مجاهد ابراهيم بن ميسرة (وهو ثبت حافظ كمافي التقريب (١/ ٦٧)) وعنه محمد بن مسلم الطائفي (وهو صدوق يخطئ من حفظه كما في التقريب (٢/ ١٣٣)) وعنه يحيى بن عبد الله وعبد الرزاق والله عز اسمه اعلم ١٢

﴿٨﴾ رواه ابن ابي عاصم في الآحاد والمثاني برقم (١٩٨٩) وابو نعيم في معرفة الصحابة بدون قوله خمس مرات برقم (٢٢٨٦) وابن زبر الربعي في وصايا العلماء عند حضور الموت برقم (١٠٠) ورواه ابو الشيخ في العظمة عن محمد الباقر عن النبي ﷺ برقم (٤٦٢) وروى فيه نحوه موقوفا على زيد بن اسلم بطريق اخرى برقم (٤٣٤) والله جل مجده اعلم ١٢

جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو کسی طرح کی مہلت نہیں ملتی...... کسی کا زور...... کوئی جاہ وجلال...... کسی کی مملکت وسلطنت...... بادشاہت وامارت...... مال ودولت...... کوئی چیز بھی موت کے وقت کو ایک ساعت بھی مؤخر نہیں کر سکتے...... اور اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے قرآن عظیم میں ارشاد ہوتا ہے......

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾

بے شک اللہ ﷻ کا وعدہ جب آتا ہے...... ہٹایا نہیں جاتا...... کسی طرح تم جانتے......!

سورۃ الاعراف میں فرمایا......

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً ﴿۱۰﴾

اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے...... تو جب ان کا وعدہ آئیگا...... ایک گھڑی مؤخر نہ ہونگے!!!

مسلمان بھائیو!!!

موت کا وقت تو اس قدر ازل ہے کہ انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے...... ابھی وہ ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے...... ابھی اس کو ماں کے پیٹ میں آئے چار ماہ ہی گزرتے ہیں...... ابھی اس کے بدن میں روح بھی نہیں پھونکی جاتی کہ اس کے دنیا میں رہنے کی مدت کو لکھ دیا جاتا ہے...... جتنا وقت اس نے دنیا میں گزارنا ہوتا ہے اس کو متعین کر دیا جاتا ہے...... تاکہ جب یہ اسقدر وقت گزار لے تو اس کی روح کو قبض کر لیا جائے...... چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ عل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک ذریۃ وسلم نے فرمایا......

اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ

﴿۹﴾ القرآن الحكيم — نوح ٤

﴿۱۰﴾ القرآن الحكيم — الاعراف ٣٤

يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَّيُقَالُ لَهُ اُكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ ﴿۱۱﴾

تم میں سے ہر ایک کی خلق کو ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے...... پھر چالیس دن تک وہ نطفہ خون کی پھٹک کی صورت میں رہتا ہے...... پھر چالیس دن تک وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے...... پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے...... جسے چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے...... اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل...... اس کا رزق...... اس کی عمر (یعنی موت کا وقت)...... اور اس کا نیک بخت یا بد بخت ہونا لکھ...... پھر اس کے بعد اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے۔

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

یقیناً موت نے آنا ہے...... اور اپنے متعین کردہ وقت پر آنا ہے...... اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ اپنے اندر ایسی سختیاں لیے آتا ہے کہ ایسی سختی انسان نے اس دنیا میں کبھی بھی نہ پائی...... کسی کو آگ سے جلایا جائے...... تلوار سے کاٹا جائے...... کسی پر دیوار گرادی جائے...... بجلی کے جھٹکے لگائے جائیں...... جیتے جی ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں...... جیتے جی اس کی کھال اتارلی جائے...... الغرض زندگی کے اندر جس قدر تکالیف متصور ہوسکتی ہیں انسان کو دے دی جائیں...... پھر بھی موت ان ساری تکالیف سے زیادہ سخت...... اور ساری شدتوں سے بڑی شدت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن عظیم میں ارشادگرامی ہے......

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ

﴿۱۱﴾ رواه البخاري في الصحيح برقم(۳۲۰۸،۳۳۳۲،۶۵۹۴،۷۴۵۴) و اللفظ له و مسلم في الصحيح برقم(۲۶۴۳) و ابو داود في السنن برقم(۴۷۰۸) و الترمذي في الجامع برقم(۲۱۳۷) و ابن ماجه في السنن برقم(۷۶) و احمد في المسند برقم(۳۶۲۴، ۳۹۳۴، ۴۰۹۱) و البيهقي في السنن الكبرى(۴۲۱/۷، ۲۶۶/۱۰) و عبدالرزاق في المصنف(۱۲۳/۱۱) و النسائي في السنن الكبرى(۳۶۶/۶) و ابن بطة في الابانة الكبرى برقم(۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۸) و الحميدي في المسند برقم(۱۲۶) و الطحاوي في مشكل الآثار برقم(۳۲۵۵) و الله تعالى اعلم ۱۲

تجنیذ﴿۱۲﴾

اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ...... یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا......!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کا ارشاد گرامی ہے......

لَمْ يَلْقَ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا قَطُّ مُذْ خَلَقَهُ اللهُ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ﴿۱۳﴾

جب سے اللہ ﷻ نے انسان کی تخلیق فرمائی...... اسے کوئی بھی چیز موت سے زیادہ سخت پیش نہ آئی......!!!

موت کی سختیوں کا بیان کرتے ہوئے جناب انس رضی اللہ عنہ...... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

لَمُعَالَجَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ ﴿۱۴﴾

موت کے وقت جناب ملک الموت علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا مرنے والے کو ہاتھ لگانا...... تلوار کے ایک ہزار وار سے بھی زیادہ سخت ہے......!!!

﴿۱۲﴾القرآن الحکیم ق ۱۹

﴿۱۳﴾رواہ احمد فی المسند برقم (۱۲۱۰۷) والطبرانی فی الاوسط برقم (۲۰۵۰) واوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم (۱۰۲۳۳) واوردہ الہیثمی فی مجمع الزوائد (۳۸۹۳) وقال رواہ احمد ورجالہ موثقون اھ ۱۲

﴿۱۴﴾رواہ الخطیب فی تاریخہ (۹۲/۲) ورواہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء (۴۴۹/۳) والحارث فی المسند برقم (۲۵۵) بطریق آخر الا انہ مرسل واوردہ ابن حجر فی المطالب العالیۃ برقم (۸۱۸) والسیوطی فی الجامع الصغیر برقم (۱۰۲۴۴) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

بلکہ حضرت واثلہ ﷺ تو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم نے فرمایا......

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَمُعَایَنَۃُ مَلَکِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَۃٍ بِالسَّیْفِ

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے......!!!

ملک الموت علیہ السلام کا آمنا سامنا......تلوار کے ہزار واروں سے کہیں زیادہ سخت ہے......!!!

پھر فرمایا......

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاتَخْرُجُ نَفْسُ عَبْدٍ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَتَأَلَّمَ کُلُّ عِرْقٍ مِنْہُ عَلٰی حِیَالِہٖ ﴿۱۵﴾

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے......کسی شخص کی روح اس وقت تک دنیا سے نہیں جاتی جب تک کہ اس کی ہر ایک رگ......الگ الگ......(موت کی) تکلیف محسوس نہ کر لے......!!!

موت کی شدتوں کو بیان کرتے ہوئے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا......

لَوْ تَعْلَمِیْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْمَوْتِ یَا ابْنَۃَ زَمْعَۃَ عَلِمْتِ اَنَّہٗ اَشَدُّ مِمَّا تُقَدِّرِیْنَ ﴿۱۶﴾

﴿۱۵﴾رواہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء(۲/۳٤۷)واوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم(۱۲۲۱)اقول ھوحدیث ضعیف واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۱٦﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر (۱۷/۲۸۲)وابونعیم الاصبہانی فی معرفۃ الصحابۃ برقم(٦۸۰۵)وابن المبارک فی الزھدو الرقائق برقم(۲۵۱)واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد (۱/٤۲۵)وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح اھ

اے بنت زمعہ!!!

موت کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تو جان لیتی تو تم کو یقین آجا

تا کہ موت تمہارے اندازے سے بھی زیادہ سخت ہے............!!!

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم...... ایک انصاری صحابی...... جن کا وصال قریب تھا...... کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور وہاں پر یہ بات ارشاد فرمائی......

اِنِّی اَعْلَمُ مَا یَلْقٰی

جو حالت اس کو پیش آرہی ہے میں اس کو جانتا ہوں......!!!

پھر فرمایا......

مَامِنْہُ عِرْقٌ اِلَّا وَھُوَ یَأْلَمُ الْمَوْتَ عَلٰی حِدَتِہٖ ﴿۱۷﴾

اس کی کوئی بھی رگ ایسی نہیں ہے جو الگ سے موت کی تکلیف محسوس نہ کر رہی ہو......!!!

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

اگر موت کی سختیوں کا اندازہ کرنا ہو تو ذرا سی دیر کے لیے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث کو بگوش ہوش سماعت فرمائیے......

فرماتی ہیں............

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے وصال کا وقت قریب تھا...... آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے پاس پانی کا برتن رکھا ہوا تھا...... آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنا

﴿۱۷﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۸۶/۶)والبزاربرقم(۲۱۹۶)واوردہ الہیثمی فی مجمع الزوائد(۴۲۷/۱)وقال رواہ البزار وفیہ موسی بن عبیدۃ وھو ضعیف اھ اقول وروی البیہقی فی الشعب برقم(۹۵۶۷)وابن ابی الدنیافی المرض والکفارات برقم(۱۰۷)نحوہ عن عبیدبن عمیربطریق اخری واللہ جل مجدہ اعلم

دست اقدس اس برتن کے اندر ڈالتے ہیں...... اس کے بعد اسے اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرتے ہیں پھر کہتے ہیں......

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّىْ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ﴿۱۸﴾

اے اللہ!!!

موت کی سختیوں میں میری مدد فرما!!!

انہی سیدہ عائشہ رضی اللہ جل وعلا عنہا سے ایک دوسری حدیث مروی ہے کہ......

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا...... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم اپنے دونوں مبارک ہاتھ اس کے اندر ڈال کر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرتے ہیں...... پھر فرماتے ہیں......

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ﴿۱۹﴾

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں...... بے شک موت کی بڑی سختیاں ہیں......!!!

یہی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ جل وعلا عنہا فرماتی ہیں......

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِىْ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿۲۰﴾

﴿۱۸﴾ رواہ الترمذی فی الجامع برقم(۹۰۰) وقال ھذا حدیث غریب اھ وابن ماجہ فی السنن برقم(۱۶۱۲) والحاکم فی المستدرک برقم(۴۳۵۹،۳۶۹۰) وصححہ ووافقہ الذھبی فی التلخیص والبیھقی فی السنن الصغیر برقم(۸۱۳) واحمد فی المسند برقم(۲۳۲۲۰،۲۳۲۸۰،۲۳۳۴۱،۲۴۰۲۱) وابن ابی شیبۃ فی المصنف(۵۰/۷) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۱۹﴾ رواہ البخاری برقم(۶۰۲۹،۴۰۹۴) والبیھقی فی دلائل النبوۃ برقم(۳۱۳۸)

﴿۲۰﴾ رواہ الترمذی فی الجامع برقم(۹۰۱) وفی الشمائل برقم(۳۸۱) وابن عساکر فی تاریخہ(۲۳۰،۲۲۹/۴۷) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

جب سے میں نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی موت کی شدت کو دیکھا...... مجھے کسی کی موت کی نرمی پر رشک نہیں آیا......!!!

جناب حسن رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ سیدنا موسی علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے...... اللہ تعالی کی جانب سے سوال کیا گیا......

كَيْفَ وَجَدْتَ الْمَوْتَ؟؟؟

آپ نے موت کو کیسا پایا؟؟؟

تو سیدنا موسی علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے جواب دیا......

كَسَفُّودٍ اُدْخِلَ فِيْ جَوْفِيْ لَهُ شُعَبٌ كَثِيْرَةٌ تَعَلَّقَ كُلُّ شُعْبَةٍ مِّنْهُ بِعِرْقٍ مِنْ عُرُوْقِيْ ثُمَّ انْتُزِعَ مِنْ جَوْفِيْ نَزْعًا شَدِيْدًا ﴿۲۱﴾

جیسے لوہے کی سلاخ میرے پیٹ میں داخل کر دی گئی ہو...... اس کے بہت سے کانٹے ہوں...... اور اس کا ہر ایک کانٹا میری کسی نہ کسی رگ میں چبھ گیا ہو...... پھر اس سلاخ کو شدت کے ساتھ میرے پیٹ سے کھینچ لیا گیا ہو......!!!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا...... کہ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالی سے ملاقات ہوئی تو اللہ تعالی نے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا......

يَا اِبْرَاهِيْمُ كَيْفَ وَجَدْتَ الْمَوْتَ؟؟؟

اے ابراہیم!!!

تم نے موت کو کیسا پایا؟؟؟

﴿۲۱﴾ رواه ابو الشيخ الاصبهاني في العظمة برقم (٤٦٣) وفي رجاله من هو ضعيف والله جل مجده اعلم ۱۲

تو حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی......

وَجَدْتُ جَسَدِیْ یُنْزَعُ بِالسُّلَّاءِ

میں نے ایسے محسوس کیا کہ میرا بدن کھجور کے کانٹوں کے ساتھ کھینچا جا رہا ہے......!!!

تو اللہ ﷻ نے فرمایا......

هٰذَا وَقَدْ یَسَّرْنَا عَلَیْکَ الْمَوْتَ ﴿۲۲﴾

یہ بات ہے......حالانکہ ہم نے تم پر موت کو آسان کر دیا تھا......!!!

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

یقیناً موت اپنی تمام تر سختیاں لیے انسان کا پیچھا کر رہی ہے......

کسی بھی انسان کو موت سے مفر نہیں......کوئی بھی انسان موت سے چھپ کر کہیں جا نہیں سکتا......کوئی بھی انسان موت کے شکنجے سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں لے سکتا......کوئی حیلہ......کسی طرح کا بہانہ، انسان کو موت سے نہیں چھڑا سکتا......بلکہ انسان کہیں بھی بھاگ کر چلا جائے......ایسی جگہ جا کر چھپ جائے جہاں کسی دوسرے کی نظر اس پر نہ پڑے......ایسے علاقے میں بھاگ جائے جہاں اس کے علاوہ کوئی بھی ذی روح نہ رہتا ہو......لیکن پھر بھی موت سے نہیں بھاگ سکتا......قرآن عظیم اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کر رہا ہے......

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْکُمْ ﴿۲۳﴾

﴿۲۲﴾رواہ ابن عساکر فی تاریخہ(۲۵۷/۶)وقال من وجہ ضعیف اھ وابن عدی فی الکامل (۱۵۲/۲)وقال ھذا الحدیث بھذا الاسناد باطل اھ اقول لعل العھدۃ علی جعفر بن نصر العنبری وقد رواہ احمد فی الزھد برقم(۴۱۶)باسناد لیس فیه جعفر بن نصر العنبری وھکذا رواہ ابن عساکر فی تاریخه باسنادین لیس ھو فیھم (۶ ۲۵۷)الا انه موقوف علی ابن ابی ملیکۃ ثم تنبھت علیه فی تاریخ ابن عساکر (۲۵۳/۶،۲۵۳)موقوفا علی عبید بن عمیر فی ضمن حدیث طویل ولیس فیه جعفر المذکور واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۲۳﴾القرآن الحکیم الجمعۃ ۸

تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو......وہ ضرور تمہیں ملنی ہے......!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم اس حقیقت کی ایک مثال کے ذریعے واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں......

مَثَلُ الَّذِیْ یَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ کَمَثَلِ الثَّعْلَبِ تَطْلُبُهُ الْاَرْضُ بِدَیْنٍ فَجَعَلَ یَسْعٰی حَتّٰی اِذَا اَعْیٰی وَابْتَهَرَ دَخَلَ جُحْرَهُ فَقَالَتْ لَهُ الْاَرْضُ یَا ثَعْلَبُ دَیْنِیْ فَخَرَجَ وَلَهُ حُصَاصٌ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی تَقَطَّعَتْ عُنُقُهُ فَمَاتَ﴿۲۴﴾

موت سے بھاگنے والے کی مثل اس لومڑی کی سی ہے جس کو زمین قرض کے بدلے میں تلاش کرتی ہو تو وہ لومڑی بھاگنا شروع کردے......یہاں تک کہ جب وہ تھک جائے اور ہانپنا شروع کردے......تو اپنی بل میں داخل ہوجائے تو زمین اس کو بولے......

اے لومڑی!!!

میرا قرض!!!

پس وہ لومڑی دوبارہ نکل کر تیزی سے دوڑنا شروع کردے......

تو لگاتار اس لومڑی کے ساتھ یہی ہوتا رہے......یہاں تک کہ اس لومڑی کی گردن ٹوٹ جائے......

پس وہ مرجائے..........!!!

یعنی یہی حال موت سے بھاگنے والے کا ہے کہ وہ کہیں بھی چلا جائے......موت سے

﴿۲۴﴾رواہ البیھقی فی الشعب برقم(۱۰۲۹۳)والطبرانی فی الکبیر(۳۶۳/۶) والاوسط برقم(۶۵۱۰)والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم(۱۹۶۶)وابو الذھر فی جزئہ برقم(۵۵)واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد(۴۲۵/۱)وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفیہ معاذ بن محمد الھذلی قال العقیلی لا یتابع علی رفع حدیثہ اھ اقول رواہ الرامھرمزی فی الامثال برقم(۷۴)باسنادلیس فیہ معاذ بن محمد واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

جس قدر چاہے بھاگ لے...... لیکن جس طرح لومڑی زمین سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتی یوں ہی کوئی شخص موت سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتا............!!!

ذی قدر مسلمانو!!!

یقیناً موت ایک اٹل حقیقت ہے...... اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں...... کسی چھوٹے یا بڑے کو اس سے مفر نہیں...... اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ہمیں بار بار اس بات کی تاکید فرمائی کہ موت کا ذکر کثرت سے کرو...... موت کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو...... تاکہ کہیں تم موت کو بھلا کر عیش کوشیوں میں نہ پڑ جاؤ...... موت کو بھول کر دنیا کی عارضی لذتوں میں نہ کھو جاؤ...... چنانچہ فرماتے ہیں......

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ!!!

لذتوں کو مٹا دینے والی کے ذکر کی کثرت کرو!!!

عرض کیا گیا......

وَمَا ھَاذِمُ اللَّذَّاتِ؟؟؟

یا رسول اللہ!!!

لذتوں کو مٹا دینے والی کیا ہے؟؟؟

فرمایا............

اَلْمَوْتُ............!!!

سب لذتوں کو مٹا دینے والی چیز...... "موت" ہے......!!! ﴿۲۵﴾

﴿۲۵﴾ رواہ الترمذی فی الجامع وقال حسن صحیح غریب برقم (۲۲۲۹) والنسائی فی السنن برقم (۱۸۰۱) وفی السنن الکبری (۶۰۱/۱) وابن ماجہ فی السنن برقم (۴۲۴۸) واحمد فی المسند برقم (۷۵۸۴) وفی الزھد برقم (۹۱) وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۱۲۹٫۸) والطبرانی فی الکبیر (۶۶/۲۰) والبیھقی فی شعب الایمان برقم (۱۰۱۶۳) وابن ھبۃ اللہ فی تعزیۃ المسلم (ص ۴۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرّم وسلم نے فرمایا......

اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ!!!

اللہ ﷻ سے جیسا حیا کرنے کا حق ہے ایسے حیا کرو!!!

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی......

یَانَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا لَنَسْتَحْیِیْ!!!

یا نبی اللہ!!!

بلاشبہ ہم حیا کرتے ہیں!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرّم وسلم نے فرمایا......

لَیْسَ ذٰلِکَ

یہ حیا نہیں ہے......!!!

وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا حَوٰی

بلکہ جو اللہ ﷻ سے کماحقہٗ حیا کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ سر کی اور سارے حواس ظاہرہ وباطنہ کی امور غیر شرعیہ سے حفاظت کرے......

وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا وَعٰی

اور اسے چاہیئے کہ پیٹ کی اور قلب وفرج کی حفاظت کرے......!!!

وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی

اور اسے چاہیئے کہ موت کو اور مرنے کے بعد اپنے بدن کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرے!

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا

اور جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت کو ترک کردے......!!!

وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ﴿۲۶﴾

جس نے یہ سارے کام کیے اس نے اللہ ﷻ سے کما حقہ حیا کی......!!!

ایک بار جناب اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مہینے کے لیے ایک لونڈی ایک سو درہم میں خریدی

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ واٰلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم فرمانے لگے......

اَلَاتَعْجَبُوْنَ مِنْ اُسَامَةَ الْمُشْتَرِیْ اِلٰی شَهْرٍ؟؟؟

کیا تمہیں اسامہ پر تعجب نہیں آتا...... جس نے مہینے بھر کے لیے خریداری کر لی ہے؟؟؟

اِنَّ اُسَامَةَ لَطَوِیْلُ الْاَمَلِ

بلاشبہ اسامہ لمبی امید والا ہے......!!!

پھر فرمایا......

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَاطَرَفَتْ عَیْنَایَ اِلَّاظَنَنْتُ اَنَّ شُفْرَیَّ لَایَلْتَقِیَانِ حَتّٰی یَقْبِضَ اللّٰهُ رُوْحِیْ

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے......

جب بھی میں اپنی پلکیں جھپکتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ میری پلکوں کے آپس میں ملنے سے پہلے اللہ ﷻ میری جان کو قبض فرما لے گا......!!!

﴿۲۶﴾رواہ احمد فی المسند برقم(۳۴۸۹) والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم (۸۰۳۲) والطبرانی فی الکبیر(۸/۴۹۳) والصغیر برقم(۴۹۵) والبیهقی فی شعب الایمان برقم(۱۰۱۶۵،۷۴۷۰) والآداب برقم(۸۳۶) والاربعین الصغری برقم(۲۵) وابویعلی فی المسند برقم(۴۹۱۷) والبزار فی المسند برقم(۱۷۸۷) وابن ابی الدنیا فی الورع برقم(۵۹) ومکارم الاخلاق برقم(۸۶) والکلاباذی فی معانی الاخیار برقم(۱۴۱) ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاة برقم(۳۹۲) وابن ابی شیبة فی المسند برقم(۳۴۳) وابن بشران فی امالیه برقم (۳۵۷) وابن هبة الله فی تعزیة المسلم(ص۴۸) والله عز اسمه اعلم ۱۲

وَلَا رَفَعْتُ طَرْفِي فَظَنَنْتُ أَنِّي وَاضِعُهُ حَتّٰى أُقْبَضَ

اور میں اپنی نظر اٹھاتا ہوں تو یہ گمان نہیں کرتا کہ روح قبض کیے جانے سے پہلے میں اپنی نظر نیچے کرلوں گا......!!!

وَلَا لَقَمْتُ لُقْمَةً إِلَّا أَنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أُسِيغُهَا حَتّٰى أُغَصَّ بِهَا مِنَ الْمَوْتِ

اور جب بھی میں کھانے کا لقمہ لیتا ہوں تو گمان کرتا ہوں کہ میں اسے حلق سے نیچے نہیں اتار سکوں گا یہاں تک کہ موت سے یہ لقمہ میرے حلق میں پھنس کر رہ جائے گا......!!!

پھر فرمایا......

يَا بَنِي آدَمَ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ فَعُدُّوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتٰى

اے آدم کی اولاد!!!

اگر عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو!!!

پھر فرمایا......

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۲۷﴾

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے......

جس چیز کا تم وعدہ دیے جاتے ہو وہ ضرور آنے والی ہے......اور تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو!!!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

﴿۲۷﴾ رواه البيهقي في شعب الايمان برقم (۱۰۱۶۸) و الطبراني في مسند الشاميين برقم (۱۴۷۶) و ابن ابي الدنيا في قصر الامل برقم (۵) و اللفظ له ۱۲

وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے کندھے سے پکڑ کر فرمایا......

كُــــنْ فِــيْ الدُّنْيَا كَانَّکَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُسَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ ﴿۲۸﴾

دنیا میں اس طرح رہ جیسے تو غریب الوطن ہے.....یا تو مسافر ہے......اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر..........!!!

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگ ہنس رہے تھے......تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم نے فرمایا......

اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰی

خبردار!!!

اگر تم لذتوں کو مٹادینے والی کو کثرت سے یاد کرو تو جو چیز میں تم میں دیکھ رہا ہوں تمہیں اس موت کی یاد ان باتوں سے غافل کردے......!!!

فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِهَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ

پس لذتوں کو مٹادینے والی یعنی موت کا ذکر کثرت سے کرو!!!

﴿۲۸﴾رواہ البخاری فی الصحیح بدون قولہ صلی اللہ جل علا علیہ وآلہ وسلم وعدنفسک الخ برقم(۵۹۳۷)ورواہ الترمذی فی الجامع برقم(۲۲۵۵)واحمد فی المسند برقم(۴۵۳۴، ۴۷۶۰، ۵۸۸۱)والبیھقی فی السنن الکبری(۳۶۹/۳)والشعب برقم(۹۸۸۰، ۹۸۷۹)وفی الآداب برقم(۸۰۸)والزھد الکبیر برقم(۴۷۲)والطبرانی فی الکبیر(۱۱۹۰۹۲/۱۱)والصغیر برقم(۶۳)ومسند الشامیین برقم(۱۶۰)وابن حبان فی الصحیح برقم(۶۹۹)واحمد فی الزھد برقم(۴۲)وھنادبن السری فی الزھد برقم(۴۹۴)ووکیع فی الزھد برقم(۹)والآجری فی الغرباء برقم(۱۳۰۱۲)والرویانی فی المسند برقم(۱۴۰۶)والحدیث مخرج فی معجم اسامی شیوخ ابی بکر الاسماعیلی برقم(۶۸)واللہ جل جلالہ اعلم ۱۲

فَاِنَّهٗ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فِيْهِ

کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ وہ اس دن میں کلام نہ کرتی ہو......

فَيَقُوْلُ اَنَابَيْتُ الْغُرْبَةِ

قبر کہتی ہے......

میں غربت کا گھر ہوں......!!!

وَ اَنَابَيْتُ الْوَحْدَةِ

میں تنہائی کا گھر ہوں......!!!

وَ اَنَابَيْتُ التُّرَابِ

میں مٹی کا گھر ہوں......!!!

وَ اَنَابَيْتُ الدُّوْدِ ﴿۲۹﴾

اور میں کیڑوں کا گھر ہوں......!!!

برادران اسلام !!!

بعض اوقات شیطان لعین انسان کو موت کی تیاری سے روکنے کی خاطر اس انداز میں وار کرتا ہے کہ انسان شیطانی وسوسہ کے اثر سے یہ سوچنا شروع کر دیتا ہے کہ جب موت اس قدر سخت ہے......موت کی اتنی زیادہ سختیاں ہیں......اور موت ہر ایک کو آنے والی ہے......کوئی مسلمان ہو یا کافر......نیک آدمی ہو یا بدکردار شخص......نمازی ہو یا بے نمازی......موت تو ہر ایک کو آئیگی......پس موت جب ہر ایک کو آنی ہے......اس سے مفر نہیں......تو پھر اس کے لیے تیاری کا کیا فائدہ......یا تو جن لوگوں نے موت کے لیے تیاری کی وہ موت سے بچ رہے ہوں......انہیں موت نے چھوا تک نہ ہو......پھر تو سمجھ میں آئے کہ موت کی تیاری کا کوئی فائدہ ہے......جب موت کی

﴿۲۹﴾ رواه الترمذی فی الجامع وقال غریب برقم (۲۳۸۴) و البیهقی فی شعب الایمان برقم (۸٤٠) والله جل مجده اعلم ۱۲

تیاری کرنے والوں......اور موت سے لاپرواہ ہو جانے والوں......سب کی حالت ایک سی ہے تو پھر بلا فائدہ موت کی تیاری میں دنیاوی لذات سے منہ کیوں موڑا جائے؟؟؟

برادران اسلام!!!

اگر آپ کے ذہن میں اس طرح کی کوئی بات آئے تو یقین کر لیجئے کہ شیطان ملعون آپ پر اپنا وار کر رہا ہے......وہ آپ کو موت کی تیاری سے روک کر تباہی و بربادی کے تاریک و عمیق گڑھے میں پھینکنے کے درپے ہے......!!!

برادران اسلام!!!

اس بات میں شک نہیں کہ موت سب کو آنی ہے......اچھے اور برے سب کے سب اس دروازہ سے ضرور گزریں گے لیکن اس بات کا بھی یقین کر لیجئے کہ سب لوگوں کی موت ایک سی نہیں ہوتی......جن لوگوں نے اللہ جل جلالہ کو راضی کر لیا......دنیا میں اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی رضا کے کام کیے......ان لوگوں کی موت ایسے لوگوں سے بالکل مختلف ہوگی کہ جنہوں نے دنیا میں رہنے کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کی تیاری نہیں کی......جن لوگوں نے اس دنیا میں رہتے ہوئے اللہ جل جلالہ کو راضی کر لیا......ان کی موت ان لوگوں کی طرح نہیں ہوگی جنہوں نے دنیوی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھے رکھا......قرآن عظیم میں اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے......

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۳۰﴾

کیا ہم انہیں ”جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے“ ان جیسا کر دیں ”جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں“......یا ہم ”پرہیزگاروں“ کو ”شریر بے حکموں“ کے برابر ٹھہرا دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم فرمانبرداروں

﴿۳۰﴾ القرآن الحکیم ص ۲۸

اور نافرمانوں کی موت کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں..... فرمایا.......

جب مؤمن بندہ اس دنیا سے رخصتی اور آخرت کی طرف تیاری کے عالم میں ہوتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے اترتے ہیں..... ایسے لگتا ہے کہ ان کے چہرے سورج ہیں..... ان کے پاس جنتی کفنوں میں سے ایک کفن..... اور جنتی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہوتی ہے..... وہ فرشتے آ کر اس مرنے والے کے سامنے تا حد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں..... پھر جناب ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے آتے ہیں..... آ کر اس بندۂ مؤمن کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں .....

اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ

اے پاکیزہ جان!!!

اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا کی طرف نکل!!!

پھر اس بندۂ مؤمن کی روح اس کے بدن سے اس طرح آسانی سے نکلتی ہے جس طرح مشکیزہ سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے !!!

پھر جب بندۂ مؤمن کی روح اس کے بدن سے باہر آ جاتی ہے تو جناب ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے پکڑ لیتے ہیں پس جیسے ہی جناب ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے پکڑتے ہیں فرشتے اس روح کو ان سے لے کر اس جنتی کفن اور جنتی خوشبو میں رکھ لیتے ہیں.....!!!

مسلمان کی موت کا حال بیان کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریاتہ وبارک وسلم نے کافر کی موت کا حال بیان کرنا شروع فرمایا..... فرمایا.......

جب کافر اس دنیا سے جانے اور آخرت کی طرف تیاری کے عالم میں ہوتا ہے تو اس پر آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے اترتے ہیں..... جن کے ہاتھوں میں ٹاٹ ہوتے ہیں..... وہ آ کر اس مرنے والے کے سامنے تا حد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں..... پھر جناب ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام

آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں......اور کہتے ہیں......

اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَغَضَب

اے خبیث جان!!!

اللہ عزوجل کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف نکل......!!!

وہ روح نکلنے سے بچنے کی خاطر اس کافر کے بدن میں پھیل جاتی ہے......پھر جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اس کی روح کو اس کے بدن سے اس طرح کھینچتے ہیں جس طرح کانٹے دار سلائی کو تر روئی سے کھینچا جاتا ہے......اس کافر کی روح کو اس کے بدن سے اس سختی سے نکالا جاتا ہے کہ روح کے ساتھ ساتھ اس کے بدن کے پٹھے اور رگیں بھی نکل آتی ہیں......!!!

پھر جب اس کی روح اس کے بدن سے باہر آ جاتی ہے تو جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اسے پکڑ لیتے ہیں......تو جیسے ہی جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اسے پکڑتے ہیں تو فرشتے اسے لے کر اس ٹاٹ کے اندر ڈال دیتے ہیں......اور اس سے زمین پر پائے جانے والے بدبودار ترین مردار کی طرح بدترین بدبو آتی ہے۔﴿۳۱﴾

برادرانِ اسلام!!!

یقیناً مسلمان اور کافر......فرمانبردار اور نافرمان کی موت ایک سی نہیں ہوتی......جو لوگ مرنے سے پہلے موت کی تیاری کرتے ہیں ان کی موت نافرمانوں اور بے حکموں کی سی

﴿۳۱﴾رواہ احمد فی المسند(۱۷۸۰۳)والبیہقی فی شعب الایمان برقم(۳۹۳)واثبات عذاب القبر برقم(۳۲)والطبرانی فی الاحادیث الطوال برقم(۲۶)وابن مندہ فی الایمان برقم(۱۰۹۲)وھناد بن السری فی الزہد برقم(۳۳۹)وعبداللہ بن احمد فی السنۃ برقم(۱۳۱٤)والآجری فی الشریعۃ برقم(۸۵۷)واللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ برقم(۱۷۳۱)وابن عساکر فی تاریخہ(۳۶۶/۶۰)واوردہ الہیثمی فی المجمع(۴۷۱/۱)وقال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح اھ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

نہیں ہوتی...... مسلمان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں......

تُحفۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ ﴿۳۲﴾

مومن کے لیے تحفہ......................

موت ہے!!!

موت کی تیاری کرنے والوں کی موت کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے......

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں...... یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا......!!!

لیکن جب نافرمان کی موت کا ذکر آتا ہے تو فرمایا جاتا ہے......

وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ

اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں......اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں...... کہ نکالو اپنی جانیں!!!

اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ

﴿۳۲﴾ رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ برقم (۸۰۱۴) والبیھقی فی شعب الایمان برقم (۹۸۴۷،۹۵۳۵) وعبد بن حمید فی المسند برقم (۳۴۹) والشھاب القضاعی فی المسند برقم (۱۴۳) وابن المبارک فی الزھد والرقائق برقم (۵۸۸) وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء (۳/۴۴۱) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۳۳﴾ القرآن الحکیم النحل ۳۲

عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائیگا بدلہ اس کا کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔

سورۃ الانفال میں فرمایا جارہا ہے......

وَلَوْ تَرٰى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۳۵﴾

اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں...... مارر ہے ہیں ان کے منہ پر اور ان کی پیٹھ پر اور چکھو آگ کا عذاب......!!!

پھر فرمایا......

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۳۶﴾

یہ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا......!!!

سورۃ محمد میں فرمایا جاتا ہے......

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۳۷﴾

تو کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے......ان کے منہ اور ان کی پیٹھیں مارتے ہوئے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَا اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ

﴿۳۴﴾ القرآن الکریم — الانعام ۹۳
﴿۳۵﴾ القرآن الحکیم — الانفال ۵۰
﴿۳۶﴾ القرآن الحکیم — الانفال ۵۱
﴿۳۷﴾ القرآن الحکیم — محمد ۲۷

اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۳۸﴾

یہ اس لیے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے اور اس کی خوشی انہیں گوارا نہیں ہوئی تو اس نے انکے اعمال اکارت کردیئے......!!!

الغرض مسلمان بھائیو!!!

جن لوگوں نے موت کی تیاری کی......ان کی موت......ان لوگوں کی موت کی طرح ہرگز نہیں جنہوں نے موت کو پس پشت ڈالے رکھا......حتی کہ اگر مؤمن پر بوقت موت شدت کی بھی جائے تو وہ شدت اس طرح کی شدت قطعاً نہیں ہوتی جو کافر و نافرمان پر بوقت موت کی جاتی ہے......کافر و نافرمان پر عندالموت کی جانے والی سختی عذاب کا ایک حصہ ہوتی ہے......جبکہ مؤمن پر عندالموت کی جانے والی سختی اس کے درجات کی بلندی کا سبب ہوتی ہے......کیونکہ بندۂ مؤمن پر کسی طرح کی بھی تکلیف آتی ہے تو اس کو اس تکلیف کے بدلے اجر دیا جاتا ہے......اور اس کے بدلے اس کے گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں......جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وعترتہ وبارک وسلم نے فرمایا......

مَامِنۡ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الۡمُسۡلِمَ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنۡهُ حَتّٰى الشَّوۡكَةِ يُشَاكُهَا ﴿۳۹﴾

﴿۳۸﴾القرآن الحکیم محمد۲۸

﴿۳۹﴾رواہ مالک فی الموطا(۱۴۷۶)والبخاری فی الصحیح برقم(۵۲۰۹)ومسلم فی الصحیح برقم(۴۶۶۷،۴۶۶۸،۴۶۶۹)وابن حبان فی الصحیح برقم(۲۹۸۷)وابن خزیمۃ فی الصحیح برقم(۸۱۷)واحمد فی المسند برقم(۲۳۰۸۱،۲۳۴۳۴،۲۳۶۸۴)وعبدالرزاق فی المصنف(۱۹۷/۱۱)والنسائی فی السنن الکبری(۳۵۲/۴،۳۵۳)والحاکم فی المستدرک برقم(۱۷۷،۸۹۲،۷۷۴۴،۸۸۷۸)والطبرانی فی الاوسط برقم(۲۳۳۰)ومسند الشامیین برقم(۳۰۱۲)والبیہقی فی الشعب برقم(۲۶۸،۹۴۸۳،۹۴۸۴،۹۴۸۷)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۱۸۴۸)واللہ تعالیٰ اعلم

مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے...... یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اس کو چبھویا جاتا ہے....

اللہ عزوجل اس کے بدلے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے......!!!

بلکہ خاص موت کے بارے میں فرمایا جاتا ہے......

اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ ﴿٤٠﴾

موت ہر مؤمن کے لیے (اس کے گناہوں کی طرف سے) کفارہ ہے۔

برادران اسلام !!!

یہاں سے اس وہم کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے جو انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی اموات کا حال سن کر ذہن میں آتا ہے......اور وہ یہ کہ جب انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام اللہ عزوجل کے اس قدر مقرب بندے ہیں تو ان پر عندالموت سختی کیوں ہوتی ہے؟؟؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ

اولاً

تو یہ موت کی سختی ان کے درجات کی بلندی کا سبب ہوتی ہے......

ثانیاً

ان نفوس قدسیہ کی زندگی وموت انسانیت کے لیے ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ بنے......جس طرح ان کی زندگیوں سے انسانوں کو نصیحت ہوتی ہے اسی طرح ان کے وصال سے بھی عقل مند ہدایت پاتے ہیں......پس جب ذی عقل لوگ دیکھتے ہیں کہ جب یہ نفوس قدسیہ اس قدر عالی مرتبہ ہوتے ہوئے بھی موت کو سخت فرما رہے ہیں......موت کی سختیوں پر اللہ جل جلالہ کی بارگاہ سے مدد کا سوال کر رہے ہیں......تو ما شما تو کسی گنتی شمار میں نہیں ہیں......ہمارے لیے تو موت یقیناً بہت زیادہ شدید ہوگی لہذا ہمیں ضرور موت کی تیاری کرنی چاہیے......!!!

﴿٤٠﴾ رواہ البیہقی فی شعب الایمان برقم (٩٥٣٦) والشہاب القضاعی فی المسند برقم (١٦٥) واللہ جل وعلا اعلم ١٢ نجم القادری غفرلہ

بہر حال برادران اسلام!!!

موت مسلمان کی ہو یا کافر کی..... اچھے کی ہو یا برے کی..... بہر حال موت ہے..... جو ساری لذتوں کو مٹا دیتی ہے..... سارے عیش و عشرت کو ختم کر دیتی ہے..... ہر راحت اور آرام کو چھین لیتی ہے..... جو ہر مہلت کو ختم کر دیتی ہے..... لہٰذا موت سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے اس کے معاملے میں غفلت نہیں برتنی چاہیے..... ہر پل..... ہر لمحہ..... ہر گھڑی موت کو سامنے خیال کرنا چاہیے..... اور جب ہر پل موت یاد رہے گی تو خود بخود انسان کے انداز زندگی میں تبدیلی آ جائے گی..... جب موت کے بعد گل سڑ جانا پیش نظر رہے گا تو کسی دوسرے واعظ و ناصح کی حاجت نہ ہو گی..... جب موت کے بعد کی بے بسی کا تصور قائم ہو جائے گا تو انسان آج کی مہلت کو ضرور غنیمت جانے گا..... اسی حقیقت کا بیان فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ جل و علا علیہ و علی ابویہ و آلہ و صحبہ و ازواجہ و بارک و کرم وسلم نے فرمایا......

کَفٰی بِالْمَوْتِ مُزَھِّدًا فِی الدُّنْیَا مُرَغِّبًا فِی الْآخِرَۃِ ﴿۴۱﴾

دنیا سے بے رغبت کرنے اور آخرت کی طرف ترغیب دینے کے لیے موت کافی ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا ﴿۴۲﴾

﴿۴۱﴾ رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف (۱۲۹/۸) والبیھقی فی شعب الایمان برقم (۱۰۱۵۸، ۱۰۱۵۹) وابن ابی الدنیا فی الزھد برقم (۲۵۹) کلھم عن الربیع عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فالحدیث مرسل ۱۲

﴿۴۲﴾ رواہ البیھقی فی شعب الایمان برقم (۱۰۱۶۰) والشھاب القضاعی فی المسند برقم (۱۲۹۶) وابن الاعرابی فی المعجم برقم (۹۶۲) وابن ھبۃ اللہ فی تعزیۃ المسلم (ص۴۹) ورواہ احمد فی الزھد برقم (۹۹۳) وابن ابی الدنیا فی الیقین برقم (۳۰) وابن عساکر فی تاریخہ (۴۵۳/۴۳) عن عمار موقوفا وابن المبارک فی الزھد والرقائق برقم (۱۷۶۰) عن ابن مسعود موقوفا وابو داود فی الزھد برقم (۲۵۰) وابو نعیم فی الحلیۃ (۱۱۵/۱) وابن عساکر فی تاریخہ (۱۹۴/۴۷) عن ابی الدرداء موقوفا ۱۲ نجم القادری غفرلہ

نصیحت کرنے کے لیے موت کافی ہے..........!!!

برادران اسلام..........یقینا!!!

انسان کو نصیحت کرنے کے لیے موت کافی ہے......وہ موت جو اپنے اندر بے شمار تکلیفیں لیے ہر شخص کے پیچھے لگی ہوئی ہے......جو سارے ارمانوں کو خاک میں ملانے کے لیے تیار کھڑی ہے......جو ساری امیدوں کو نیست و نابود کرنے میں کچھ دیر نہیں کرتی......جو کسی کی جوانی پر رحم نہیں کرتی......جو رچی شادی سے دولہا کو اٹھا کر زمین کے نیچے دفن کر دیتی ہے......جو خوبصورت چہروں کو خاک پر سونے پر مجبور کر دیتی ہے......جو بادشاہوں اور فقیروں کو برابر کر دیتی ہے......جو اعلیٰ اعلیٰ کپڑے پہننے والوں کو اَن سلا کپڑا پہننے پر مجبور کر دیتی ہے......جو طاقت وروں کی طاقت کو خاک میں ملا دیتی ہے......جو ہر لحہ خوشبوؤں میں مہکنے والوں کے بدن میں بدبو پیدا کر دیتی ہے......جو تکبر سے گردن تان کے چلنے والوں کو کیڑے مکوڑوں کا لقمہ بنا دیتی ہے......جو جب اپنے پنجے گاڑھتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی......!!!

برادران اسلام!!!

یقیناً موت کی یاد انسان کو سیدھے رستے پر چلانے کے لیے کافی ہے......

آدمی کو نصیحت کرنے کے لیے موت کافی اور وافی ہے......!!!

لیکن برادران اسلام!!!

یقیناً حیرت ہے ان لوگوں پر جو موت کی ان سختیوں کو جانتے ہوئے بھی موت سے غافل ہیں......موت کے آنے کا یقین رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود دنیا کی رنگ رلیوں میں مصروف و منہمک ہیں......موت کو یقینی سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی اس کے معاملے میں غفلت سے کام لیتے ہیں......حالانکہ موت وہ سخت گھڑی ہے کہ اگر جانوروں کو اس کا علم ہو جاتا تو یہ کھانا پینا چھوڑ دیتے......موت کا خوف ان سے زندگی کا چین چھین لیتا......موت کی یاد انہیں ہر لحہ پریشان کیے رکھتی......جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا عبدہ وعلی الہ وذرّیتہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کا ارشاد گرامی

ہے..... فرمایا۔

لَو يَعلَمُ البَهَائِمُ المَوتَ مَا يَعلَمُ بَنُو آدَمَ مَا أَكَلتُم مِنهَا سَمِينًا ﴿۴۳﴾

جس قدر انسانوں کو موت کا علم ہے..... اگر اس قدر جانوروں کو ہوجاتا تو تمہیں ان میں سے کوئی موٹا تازہ کھانے کو نہ ملتا..........!!!

اللہ ﷻ نے قرآن عظیم میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علی نبینا وعلیہما الصلاۃ والسلام کا قصہ ذکر فرمایا ہے..... اس قصہ میں ایک خزانہ کا ذکر کیا گیا ہے..... جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا.....

وَأَمَّا الجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَمَينِ يَتِيمَينِ فِي المَدِينَةِ وَكَانَ تَحتَهُ كَنزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا ﴿۴۴﴾

رہی وہ دیوار..... وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

برادران اسلام!!!

اس خزانے کے بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا عنہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی جس پر یہ بات تحریر تھی.....

عَجِبتُ لِمَن أَيقَنَ بِالقَدَرِ ثُمَّ نَصِبَ

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو قضا وقدر کا یقین رکھتا ہے پھر مایوس ہوتا ہے!!!

عَجِبتُ لِمَن ذَكَرَ النَّارَ ثُمَّ ضَحِكَ

﴿۴۳﴾ رواه البيهقي في شعب الايمان برقم(۱۰۱۶۱) والشهاب القضاعي في المسند برقم(۱۳۱۵) وابن الاعرابي في المعجم برقم(۲۲۱) واورده السيوطي في الجامع الصغير برقم(۱۰۲۸۲) والحديث ضعيف والله جل مجده اعلم۱۲

﴿۴۴﴾ القرآن الحكيم الكهف ۸۲

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو جہنم کی آگ کو یاد کرتا ہے پھر ہنستا ہے......!!!

وَعَجِبْتُ لِمَنْ ذَكَرَ الْمَوْتَ ثُمَّ غَفَلَ

اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو یاد کرتا ہے پھر غفلت کرتا ہے......!!!

اس کے بعد لکھا تھا......

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴿۴۵﴾

اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں......محمد صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم......اللہ عزوجل کے رسول ہیں......!!!

اسی طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے عرض کی......

یا رسول اللہ!!!

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحف میں کیا تھا؟؟؟

تو جواباً رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا

موسیٰ علیہ السلام کے صحف سارے کے سارے نصیحت کی باتیں تھیں۔

﴿۴۵﴾رواه ابن ابی حاتم فی التفسير(۹/۲۲۲)وروى ابن جرير فی جامع البيان عن جعفر بن محمد وعن نعيم العنبری وعن عمر مولى غفرة نحوه (۱۸/۸۹) وروى البيهقی فی شعب الايمان(۲۱۲)وفی الزهد الكبير برقم(۵۵۲) عن علی موقوفا نحوه وروى فی الزهد عن ابن عباس موقوفا برقم(۵۵۱) وفی الشعب موقوفا علی موسى بن جعفر بن ابی كثير عن عمه برقم (۲۱۱)نحوه وروى ابن بطة فی الابانة الكبرى عن ابن عباس موقوفا برقم (۱۶۵۱)نحوه وروى اللالكائی فی شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة موقوفا علی نعيم العنبری وكان من جلساء الحسن نحوه برقم(۱۰۰۴)والله اعلم ۱۲

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ

(جن میں یہ بھی مکتوب تھا کہ) مجھے تعجب ہے اس شخص سے جو موت کا یقین رکھتے ہوئے خوش ہوتا ہے......!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ وَهُوَ يَضْحَكُ

مجھے تعجب ہے اس سے جو آگ کا یقین رکھتے ہوئے ہنستا ہے......!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ

مجھے تعجب ہے اس سے جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے مایوس ہو جاتا ہے!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا ثُمَّ اطْمَأَنَّ اِلَيْهَا

مجھے تعجب ہے اس سے جو دنیا اور اس کی تبدیلیوں کو دیکھتے ہوئے اس میں مطمئن رہتا ہے......!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ ﴿٤٦﴾

مجھے تعجب ہے اس سے جو کل حساب کا یقین رکھتے ہوئے عمل نہیں کرتا......!

برادران اسلام!!!

یقیناً موت کو حق جاننے والے کا موت سے بے خوف ہونا عجیب ہے......

موت کو یاد کرنے والے کا موت سے غافل ہونا تعجب انگیز ہے...... موت جس نے کسی کو نہ چھوڑا ...... کسی کے ساتھ رعایت نہ کی...... جو ہر حال میں آنے والی ہے...... جو ہر شخص کو آنے والی ہے...... جو بچوں اور بڑوں میں امتیاز نہیں کرتی ...... جو انسان کی ساری امیدیں خاک میں ملا دیتی ہے......

﴿٤٦﴾ رواه ابن حبان فی الصحیح برقم(٣٦٢) و ابو نعیم فی الحلیة(١/٨٧) والآجری فی الاربعین برقم(٤٤) واورده الهیثمی فی موارد الظمآن(١/٥٣) ثم قال فیه ابراهیم بن هشام بن یحیی الغسانی قال ابو حاتم وغیره کذاب اه اقول وله طریق آخر فی الحلیة لابی نعیم علا ان ابن حبن ذکره فی الثقات کما فی میزان الاعتدال(١/٧٣) والله تعالی اعلم ١٢

جوانسان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتی ہے......جوانسان کے بدن کو کیڑوں کا لقمہ بنادیتی ہے جوروشن کمروں سے اٹھا کر قبر کے تاریک گڑھے میں ڈال دیتی ہے......اس موت سے غافل ہوجانا یقیناً حیرت ناک ہے......اس موت کو معمولی خیال کرنا یقیناً حیران کن ہے......!!!

یقیناً سمجھ دار ہے وہ شخص جس نے دنیا کو دارفانی سمجھتے ہوئے اس میں دل نہ لگایا......

یقیناً عقل مند ہے وہ آدمی جس نے موت سے پہلے موت کی تیاری کرلی......یقیناً دانشمند ہے وہ انسان جس نے موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آخرت کے لیے اعمال صالحہ کا ذخیرہ اکٹھا کرنے کی کوشش میں رہتا ہے......رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو!!!

شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ

اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے......

وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ

اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے......

وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ

اپنی تونگری کو اپنے فقر سے پہلے......

وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ

اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے......

وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ﴿٤٧﴾

﴿٤٧﴾رواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط الشيخين برقم(٧٩٥٧) وابن ابي شيبة في المصنف (١٢٧/٨) والبيهقي في شعب الايمان برقم (٩٨٨٤) و الآداب برقم(٨٠٩) و الشهاب القضاعي في المسند برقم(٦٨٠) و الخطيب =

اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے..........!!!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کریم عزوجل ہمیں موت سے پہلے مرنے کی تیاری کی توفیق دے

......اس زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کے سفر کے لیے زادراہ اکٹھا کرنے کی توفیق عطا

فرمائے......ہمیں ایمان و عافیت کی موت عطا فرمائے......

آمین

بحرمة سيد المرسلين

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

و انا العبد الفقير

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

= البغدادي في اقتضاء العلم العمل برقم(١٦٩)والفقيه و المتفقه برقم(٨٠٠)ووكيع في الزهد برقم(٥) وابن المبارك في الزهد والرقائق برقم(٢)وابن ابي الدنيا في قصر الامل برقم(١٠٩)وابو نعيم في حلية الاولياء(١٤٣/٢)والله تعالى اعلم ١٢

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان نامی﴾

جہنم اعاذنا اللہ جل وعلا منہا کی ہولناکیاں۔

حررہٗ

ابو أریب محمد چمن زمان نجم القادری

عفی عن ذنوبہ۔

جہنم کی ہولناکیاں...

اعاذنا اللہ منہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعٰالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک بار جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں ایسے وقت میں حاضر ہوئے، جو آپ علیہ السلام کی حاضری کا وقت نہ تھا اور آپکے چہرہ کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا...... رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ وبارک وسلم نے ان کے لیے کھڑے ہو کر فرمایا......

جبرئیل!!!

کیا بات ہے؟؟؟

میں تمہارے چہرہ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں......!!!

- جبرئیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے......

یا رسول اللہ!!!

میں آپ کی بارگاہ میں خاص اس وقت حاضر ہوا ہوں جس وقت اللہ تعالیٰ نے جہنم کو بھڑکانے کا حکم فرمایا (تو جہنم کی یاد نے میری حالت غیر کر دی)۔

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرمانے لگے......

اے جبرئیل!!!

ہمارے سامنے بھی آگ کی کچھ حالت بیان کرو اور ہمیں بھی جہنم کے بارے میں

کچھ بتاؤ!!

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی......

یارسول اللہ!!!

اللہ تعالیٰ نے جہنم کو بھڑکانے کا حکم دیا تو جہنم کی آگ ایک ہزار سال بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مزید بھڑکانے کا حکم دے دیا تو مزید ایک ہزار سال تک وہ آگ بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ آگ سرخ ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مزید بھڑکانے کا حکم دے دیا تو ایک ہزار سال مزید وہ آگ بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ آگ سیاہ ہوگئی۔

یارسول اللہ!!!

جہنم کی آگ (اس وقت ایسی) سیاہ اور اندھیری ہے (کہ اس میں روشنی کا نام ونشان تک نہیں۔ اور اس کی سیاہی اور شدت کا یہ عالم ہے کہ) نہ تو اس کی چنگاریاں روشنی پیدا کرتی ہیں اور نہ ہی اس کے شعلے بجھتے ہیں......!!!

یارسول اللہ!!!

اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا......

(جہنم کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ) اگر اس کو سوئی کے ناکے کے برابر بھی کھول دیا جائے تو اس کی گرمی کی وجہ سے زمین کا ہر جاندار مر جائے......!!!

یارسول اللہ!!!

اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا......

(جہنم میں دوزخی کو جو کپڑے پہنائے جائیں گے ان کی شدت کا یہ عالم ہے کہ) اگر ان میں سے ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو (اتنی زیادہ دوری کے باوجود) اس کی گرمی کی شدت سے زمین کی ہر ذی روح چیز مر جائے......!!!

یارسول اللہ!!!

اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا......

اگر جہنم میں عذاب پر مقرر کردہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھی دنیا والوں کے سامنے ظاہر ہو جائے تو اس کے چہرہ کی ہولناکی اور بدبو کی وجہ سے زمین کی ہر جاندار چیز مر جائے......!!!

یارسول اللہ!!!

اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا......

جہنمیوں کو پہنائی جانے والی جس زنجیر کا اللہ ﷻ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے......اگر اس کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو (اس کے بوجھ اور گرمی کی وجہ سے) سارے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر سب سے نچلی زمین تک پہنچ جائیں......!!!

جبرئیل علیہ السلام بیان کرتے جا رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

اے جبرئیل!!!

بس کرو! اسقدر کافی ہے!

کہیں ایسا نہ ہو کہ (جہنم کی ہولناکیاں سن کر) میرا دل پھٹ جائے اور میں اسی سے مر جاؤں......!!!

پھر جب آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چہرہ پر نگاہِ اقدس ڈالی تو دیکھا کہ وہ رو رہے تھے......آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں روتا دیکھ کر فرمایا......

اے جبرئیل!!!

تم کیوں رو رہے ہو؟؟؟

تمہیں تو اللہ ﷻ کی بارگاہ میں بہت بڑا مقام حاصل ہے!!!

حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض کرنے لگے......

یارسول اللہ!!!

میں کیوں نہ روؤں؟؟؟

مجھے تو رونے کا زیادہ حق ہے...... (میں نے ابلیس کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے...... ہاروت اور ماروت والا معاملہ میرے سامنے ہوا ہے...... مجھے ڈر ہے کہ) جس طرح ابلیس کو آزمائش میں ڈالا گیا کہیں مجھے بھی آزمائش میں نہ ڈال دیا جائے......اور میں نہیں جانتا کہ مجھے بھی ایسے ہی آزمایا جائے جس طرح ہاروت و ماروت کو آزمایا گیا......!!!

جبرئیل علیہ السلام کی یہ باتیں سن کر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی چشمان کرم سے بھی آنسو جاری ہو گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی رو رہے تھے......

فرشتوں کے سردار، حضرت جبرئیل علیہ السلام اور رسولوں کے سردار، جناب رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم لگاتار روتے رہے یہاں تک کہ (اللہ ﷻ کی طرف سے) ندا کی گئی......

يَا جِبْرِيْلُ وَيَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَمَّنَكُمَا أَنْ تَعْصِيَاهُ ﴿١﴾

﴿١﴾ اخرجه الطبراني في الاوسط برقم (٢٥٨١) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (١٨٥٧٣) وقال فيه سلام الطويل وهو مجمع على ضعفه اهـ ثم تنبهت عليه في صفة النار لابن ابي دنيا (ص١٦٨) ورأيته في شعب الايمان للبيهقي برقم (٧١٦٧) بطريق اخرى والله اعلم ١٢

اے جبرئیل اور اے محمد!!!

بے شک اللہ ﷻ نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے امن واطمینان عطا کر دیا ہے!!!

مسلمان بھائیو!!!

جس طرح اللہ ﷻ نے اپنے فرمانبرداروں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر کے رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں...... نہ کسی دل پر ان کا خطرہ گزرا، اسی طرح اپنے نافرمانوں کے لیے ایسے ایسے سخت عذاب تیار کر کے رکھے ہیں کہ نہ کسی کے تصور میں آئیں...... نہ کوئی ان کا اندازہ کر سکے...... جہنم کے اندر کا عذاب تو بعد کی بات ہے...... قیامت والے دن جہنم کا مجرموں کو دیکھ کر چنگھاڑنا...... غیظ وغضب سے مجرموں کی طرف بار بار لپکنا...... ایسے امور ہیں کہ اگر ان ہی کی حقیقت کا علم ہو جائے تو کسی کے دل میں اللہ ﷻ کی نافرمانی کا خیال تک نہ گزرے...... کبھی اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت کا تصور بھی نہ کرے...... قرآن عظیم میں جہنم کے اس غصے کی حالت کو اس انداز میں بیان کیا جا رہا ہے......

إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿۲﴾

جب جہنم (مجرموں کو) دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ جہنم کا جوش مارنا اور چنگاڑنا سنیں گے......!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم جہنم کی اس غیظ وغضب کی حالت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں......

يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا ﴿۳﴾

﴿۲﴾ القرآن الحکیم — الفرقان ۱۲

﴿۳﴾ رواه مسلم فی الصحیح (۲/۳۸۱) و الترمذی فی ابواب صفة جهنم ما جاء فی صفة النار (۲/۸۱) و الحاکم فی کتاب الاهوال (۴/۵۹۵) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۷۵۸۲) ثم تنبهت علیه فی ==

قیامت والے دن جب جہنم کولایا جائے گا تو (اس کو قابو میں کرنے کیلئے) اس کی ستر ہزار لگامیں ہونگی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اس کو کھینچ رہے ہونگے۔

ایک اور مقام پر رسول اکرم صلی اللہ ﷺ جل دعلا عنہ دعلی ابوبہ دالہ دصحبہ دازدادہ دبارک دکی دسلم نے بروز قیامت مجرموں کو دیکھ کر جہنم کے غیظ وغضب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا......

بروز قیامت جب اللہ ﷻ سب لوگوں کو ایک جگہ جمع فرمائے گا تو جہنم (لوگوں کی طرف) لپک لپک کر آئے گی...... فرشتے بڑی قوت سے اسے روکنے کی کوشش کریں گے...... اس پر جہنم کہے گی......

میرے رب ﷻ کی قسم!!!

میرے اور میرے ازواج کے درمیان راستہ خالی کردو...... ورنہ میں تمام لوگوں کو ایک ہی لپیٹ میں لے لونگی............!!!

فرشتے جہنم سے سوال کرینگے......

وَمَنْ اَزْوَاجُکَ؟؟؟

تیرے ازواج کون ہیں؟؟؟

جہنم کہے گی......

کُلُّ مُتَکَبِّرٍ جَبَّار!!!

ہر تکبر کرنے والا زبردست!!!

پھر جہنم اپنی زبان باہر نکالے گی...... اور ان مجرموں کو لوگوں کے درمیان سے اٹھا کر اپنے پیٹ میں ڈال لے گی اور پھر پیچھے ہٹ جائیگی۔

= جامع البیان للطبری (۲۱۹/۲۴) و تفسیر ابن ابی حاتم (۴۰۴/۱۲) و المصنف لابن ابی شیبۃ (۹۹،۹۱/۸) و المعجم الکبیر للطبرانی (۳۹/۹) و زوائد الزھد لاحمد بن حنبل (۲۹۷/۲) و صفۃ النار لابن ابی دنیا (ص ۱۹۱،۱۵۳) و الاھوال لہ (ص ۱۶۲) و الضعفاء الکبیر للعقیلی (۴۴۰/۶) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

پھر دوبارہ لپک لپک کر آئیگی اور فرشتے اسے روکنے کی کوشش کریں گے تو جہنم کہے گی......

میرے رب ﷻ کی قسم!!!

میرے اور میرے ازواج کے درمیان رستہ خالی کر دو ورنہ میں سب لوگوں کو ایک ہی لپیٹ میں لے لونگی..........!!!

فرشتے دوبارہ جہنم سے پوچھیں گے......

وَمَنْ اَزْوَاجُکَ؟؟؟

تیرے ازواج کون ہیں؟؟؟

جہنم کہے گی......

کُلُّ جَبَّارٍ کَفُوْرٍ!!!

ہر زبردست بڑا ناشکرا!!!

پھر جہنم اپنی زبان باہر نکالے گی اور اس کے ساتھ مجرموں کو لوگوں کے درمیان سے پکڑ کر اپنے اندر ڈال لے گی اور پھر پیچھے ہٹ جائے گی۔

جہنم تیسری بار پھر لپک لپک کر آئیگی اور فرشتے اسے روکنے کی کوشش کریں گے تو جہنم کہے گی......

میرے رب ﷻ کی قسم!!!

میرے اور میرے ازواج کے درمیان رستہ خالی کر دو ورنہ میں سب لوگوں کو ایک ہی لپیٹ میں لے لونگی......!!!

فرشتے پھر پوچھیں گے......

وَمَنْ اَزْوَاجُکَ؟؟؟

تیرے ازواج کون ہیں؟؟؟

جہنم کہے گی......

كُلُّ جَبَّارٍ فَخُوْرٍ!!!

ہر زبردست بہت فخر کرنے والا!

پھر جہنم ان مجرموں کو اپنی زبان کے ساتھ لوگوں کے بیچ سے اٹھا کر اپنے پیٹ میں ڈال لے گی پھر پیچھے ہٹ جائے گی اور اس کے بعد اللہ ﷻ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔﴿۴﴾

مسلمان بھائیو!!!

جہنم کا یہ غیظ و غضب اس وقت ہوگا کہ ابھی مجرم اس سے دور ہونگے......

ابھی تو مجرم اس میں ڈالے نہیں گئے ہوں گے...... بلکہ ابھی تک تو ان کا حساب بھی نہیں ہوا ہوگا......

لیکن پھر بھی جہنم ان کی طرف اس انداز اور غصے میں لپک لپک کر آئے گی کہ چار ارب نوے کروڑ فرشتے (۴۹۰۰۰۰۰۰۰۰) اس پر قابو پانے کی کوشش میں ہونگے۔

اور پھر جب مجرم جہنم میں ڈالے جائینگے تو جہنم زور زور سے چلائے گی...... جوش مارے گی...... اس کے غیظ و غضب میں مزید اضافہ ہو جائیگا...... جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا......

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ﴿۵﴾

جب مجرم اس جہنم میں ڈالے جائیں گے تو وہ اس کا زور زور سے چلانا سنیں گے...... کہ جوش مارتی ہے...... معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائیگی۔

پھر جہنم مجرموں کا استقبال اس انداز میں کرے گی کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی (آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم) وسلم فرماتے ہیں......

جب جہنمیوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو جہنم ان کا اس انداز میں استقبال کریگی

﴿۴﴾رواه ابو يعلى في مسنده برقم (۱۱۴۰) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (۱۸۶۱۲) وقال رجاله وثقوا الا ان ابن اسحاق مدلس اھ والله اعلم ۱۲

﴿۵﴾القرآن الحكيم الملک ۸.۷

کہ ایک ہی لپٹ میں ان کا سارا گوشت ہڈیوں سے اتار کر ایڑیوں میں پھینک دے گی۔﴿۶﴾

مسلمان بھائیو!!!

ابھی تک تو جہنم نے مجرموں کا استقبال کیا ہے.....ابھی تو مجرموں کو جہنم کے اندر کے دیگر عذابوں سے واسطہ نہیں پڑا.....اس کے بعد کے عذاب کیسے ہیں؟؟؟ قرآن عظیم لوگوں کو اس عذاب سے ڈراتے ہوئے فرماتا ہے......

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ﴿۷﴾

اور بے شک آخرت کا عذاب بہت سخت ہے۔

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى﴿۸﴾

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیرپا ہے۔

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى﴿۹﴾

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑی رسوائی ہے۔

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ﴿۱۰﴾

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔

وَاَنَّ عَذَابِىْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ﴿۱۱﴾

﴿۶﴾اخرجه الطبرانی فی الاوسط برقم (۹۳۶۳) واورده الهيثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۸۶) وقال فيه محمد بن سليمان الاصبهانی وهو ضعيف اھ اقول لعله محمد بن سليمان بن عبد الله الكوفی ابو علی بن الاصبهانی وقال فيه ابن حجر صدوق يخطئ كما فی تقريب التهذيب (۲/ ۸۱) ثم تنبهت عليه فی المعجم الاوسط للطبرانی (۱۹/ ۱۱۶، ۲۹۵) والله اعلم ۱۲ نجم القادری غفرله

﴿۷﴾القرآن الحکیم سورۃ الرعد آیت ۳۴

﴿۸﴾القرآن الحکیم سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۷

﴿۹﴾القرآن الحکیم سورۃ فصلت آیت ۱۶

﴿۱۰﴾القرآن الحکیم سورۃ القلم آیت ۳۳

﴿۱۱﴾القرآن الحکیم سورۃ الحجر آیت ۵۰

اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۱۲﴾

بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ ﴿۱۳﴾

بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ہے۔

قرآن عظیم جہنم کی آگ سے ڈراتے ہوئے فرماتا ہے......

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اے ایمان والو!!!

اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں......!!!

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ ﴿۱٤﴾

اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں۔

اَلنَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۵﴾

وہ تو سب سے بڑی آگ ہے......!!!

نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱٦﴾

وہ تو شعلے مارتی آگ ہے......!!!

﴿۱۲﴾ القرآن الحکیم سورۃ الاسراء آیت ۵۷
﴿۱۳﴾ القرآن الحکیم سورۃ المعارج آیت ۲۸
﴿۱٤﴾ القرآن الحکیم سورۃ التحریم آیت ٦
﴿۱۵﴾ القرآن الحکیم سورۃ الاعلی آیت ۱۲
﴿۱٦﴾ القرآن الحکیم سورۃ القارعۃ آیت ۱۱

اِنَّھَا لَظٰی

وہ تو بھڑکتی آگ ہے..........!!!

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ﴿۱۷﴾

کھال اتار دینے والی..........!!!

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ

اللہ کی آگ......بھڑک مارنے والی......

الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ

وہ جو دلوں پر چڑھ جائیگی......

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ

بے شک وہ ان پر بند کردی جائے گی......

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۱۸﴾

لمبے لمبے ستونوں میں......!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جہنم کی آگ کی اس بھیانک کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں......

اِنَّ نَارَکُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ ﴿۱۹﴾

﴿۱۷﴾ القرآن الحکیم المعارج ۱۵۔۱۶

﴿۱۸﴾ القرآن الحکیم الھمزۃ ۶۔۷۔۸۔۹

﴿۱۹﴾ رواہ مسلم (۲/۳۸۱) وابن حبان (۷۴۱۹۔۷۴۲۰) والترمذی (۲/۸۳) وقال حسن صحیح اھ وابن ماجہ (ص ۳۳۰) ومالک فی المؤطا (ص ۷۳۳) والحاکم فی المستدرک (۴/۵۹۳) والدارمی برقم (۲۸۴۷) واحمد فی المسند برقم (۸۱۱۱۱، ۱۰۰۳۳، ۱۰۲۰۴) والطبرانی نحوہ فی الاوسط برقم (۴۸۵) ثم تنبھت علیہ فی جامع البیان للطبری (۲۳/۱۴۴) والمصنف لعبد الرزاق (۱۱، ۲۱۳، ۴۲۳) والمعجم الکبیر = =

تمہاری یہ دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا سترہواں حصہ ہے۔

ایک دوسری حدیث اس طرح ہے......

هٰذِهِ النَّارُ جُزْءٌ مِّنْ مِّائَةِ جُزْءٍ مِّنْ جَهَنَّمَ ﴿۲۰﴾

یعنی یہ دنیا کی آگ گرمی کی شدت کے اعتبار سے جہنم کی آگ کا سوواں حصہ ہے۔

ایک بار جہنم کی آگ کی شدت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا............

لَوْلَا اَنَّهَا غُمِسَتْ فِي الْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ﴿۲۱﴾

اگر اس دنیاوی آگ کو گرمی کی شدت کم کرنے کے لیے دو بار پانی میں نہ ڈبویا جاتا تو تم اس سے کوئی فائدہ نہ حاصل کر پاتے۔

= للطبرانی (۱۲۳/۱۹،۷۳/۹،۱٤۳/۸) والاوسط له (٤٩١/۱) وشعب الایمان للبیهقی (۱۵۷/۱) والمسند لابی یعلی الموصلی (۳٤۷/۳) والصحیح لابن حبان برقم (۷۵۸٦) والمسند لابن المبارک (ص۱۳۰) ومسند الشامیین للطبرانی (۱۷۱/۱ ۲۰۱/۹۰) والمسند لابن راهویه (۳۰۸/۱) والبعث والنشور للبیهقی (۱۹،۱۸،۱۷،۱٦/۲ ۲۰۰) والمسند للشاشی (۳۷۵/۲) وشرح اعتقاد اهل السنة والجماعة للالکائی (۳٤۱/۵) وصفة النار لابن ابی الدنیا (ص۱۵۹،۱٦٦) والله اعلم ۱۲

﴿۲۰﴾ اخرجه احمد فی المسند برقم (۸۹۱۰) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۷۵) وقال رجاله رجال الصحیح اه ثم تنبهت علیه فی المعجم الکبیر للطبرانی (۲۲۹/۱۹) والاوسط له (۳٤۲/٦) والله جل وعلا اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القدری

﴿۲۱﴾ رواه ابن ماجه فی الزهد باب صفة النار (ص۳۳۰) والحاکم فی المستدرک کتاب الاهوال (۵۹۳/٤) وصححه وقد تکلم علیه الذهبی وروا نحوه ابن حبان برقم (۷٤۲۰) بطریق آخر واخرجه احمد برقم (۷۳۲۳) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۷۷) وعزاه الی مسند البزار وقال رجاله ضعفاء علی توثیق لین فیهم اه ثم تنبهت علیه فی الصحیح لابن حبان برقم (۷۵۸٦) مرفوعا وفی جامع البیان للطبری (۱۲٦/۲۱) والبعث والنشور للبیهقی (۱۹،۱۸/۲) موقوفا علی ابن مسعود وفی صفة النار لابن ابی دنیا (ص۱٦٦) موقوفا علی انس بن مالک والله اعلم ۱۲

ایک دوسری حدیث میں یوں فرمایا جا رہا ہے......

اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِحْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِبْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ ﴿۲۲﴾

جہنم کی آگ ایک ہزار سال تک بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی...... پھر ایک ہزار سال مزید بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ آگ سفید ہوگئی...... پھر مزید ایک ہزار سال تک بھڑکائی جاتی رہی یہاںتک کہ وہ آگ سیاہ ہوگئی...... پس جہنم کی آگ اس وقت سیاہ، اندھیری ہے......!!!

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں......

اَتَرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهٖ

کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس دنیاوی آگ کی طرح سرخ گمان کرتے ہو؟؟؟

لَهِیَ اَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ ﴿۲۳﴾

وہ آگ تو تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہے!!!

ایک بار جہنم کی آگ کی شدت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جل وعلا عبدہ دعلی الروہ

﴿۲۲﴾رواہ الترمذی فی ابواب صفة جہنم باب ما جاء ان نارکم ھذہ جزء من سبعین جزءا من نار جہنم ﴿۲۳۸۲) وقال حدیث ابی ہریرة فی ھذا موقوف اصح اھ وابن ماجہ فی الزھد باب صفة النار(ص۳۳۰)ثم تنبہت علیہ فی المصنف لابن ابی شیبة(۹۹/۸)والمعجم الاوسط للطبرانی(۱۳۹۰٦)وشعب الایمان للبیہقی(۲۵٦/۲)والبعث والنشور لہ(۲۵،۲٤،۲۳/۲)وصفة النار لابن ابی الدنیا(ص۲۹،۷۰،۱٦۸۰)والله اعلم ۱۲ نجم القادری غفرلہ

﴿۲۳﴾ اخرجہ مالک فی الموطأ کتاب الجامع باب ما جاء فی صفة جہنم (ص۷۳۳)و رجالہ ثقات علی ما فی اسعاف المبطأ للسیوطی ثم تنبہت علیہ فی البعث والنشور للبیہقی(۲۰/۲)مرفوعا والله اعلم۱۲

وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذریتہ وسلم نے فرمایا......

اِنَّهَا لَتَدْعُوْ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَّا يُعِيْدَهَا فِيْهَا ﴿۲۴﴾

یعنی نار جہنم کی شدت کا یہ عالم ہے کہ یہ دنیا کی آگ اگرچہ آگ ہے..... خود بھی جلاتی ہے..... جہنم کی آگ سے ہی جدا کی گئی ہے..... لیکن پھر بھی اللہ عزوجل سے دعا کرتی ہے کہ اسے ایک بار جہنم کی آگ سے الگ کر دیا گیا ہے تو دوبارہ اسے نار جہنم میں نہ ڈالا جائے.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

جب مجرموں کو جہنم کے اندر ڈالا جائیگا تو جہنم کے اندر ان کی ناقابل دید حالت کو قرآن عظیم اس انداز میں بیان فرماتا ہے......

اِنَّهٗ مَنْ يَّأْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى

بے شک جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آئے تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے نہ جیے۔ ﴿۲۵﴾

وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ﴿۲۶﴾

اور اسے ہر طرف سے موت آئیگی اور مرے گا نہیں۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۲۷﴾

﴿۲۴﴾ رواه ابن ماجه في الزهد باب صفة النار (ص ۳۳۰) وفي اسناده نفيع ابو داؤد وهو متروك على ما في تقريب التهذيب (۲/۲۵۱) واورده الحاكم في كتاب الاهوال بطريق آخر (۴/۵۹۳) وصححه وقد تكلم عليه الذهبي ثم تنبهت عليه في صفة النار لابن ابي دنيا (ص۱۶۶) ثم رأيت في المصنف لابن ابي شيبة نحوه (۸/۹۶)

﴿۲۵﴾ القرآن الحكيم — سورة طه آيت ۷۴

﴿۲۶﴾ القرآن الحكيم — سورة ابراهيم آيت ۱۷

﴿۲۷﴾ القرآن الحكيم — يسٓ ۸

ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈال دیئے کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

جب انکی گردنوں میں طوق ہونگے اور زنجیریں...... گھسیٹے جائینگے کھولتے پانی میں...... پھر آگ میں دہکائے جائیں گے......

لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ

کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے اپنے مونہوں سے آگ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ انکی مدد ہوگی......

بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

بلکہ وہ ان پر اچانک آپڑے گی تو انہیں بے حواس کردے گی...... پھر نہ وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائیگی۔

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۳۰﴾

ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہونگے......

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۳۱﴾

﴿۲۸﴾ القرآن الحکیم — المؤمن ۷۱، ۷۲

﴿۲۹﴾ القرآن الحکیم — الانبیاء ۳۹، ۴۰

﴿۳۰﴾ القرآن الحکیم — المؤمنون ۱۰۴

﴿۳۱﴾ القرآن الحکیم — الاحزاب ۶۶

جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائینگے کہتے ہوں گے......

ہائے!!! کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا......!!!

مسلمان بھائیو!!!

جہنم میں عذاب کی کوئی ایک قسم نہیں ہے...... بلکہ جس طرح اللہ عزوجل اور اس کے رسول گرامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے فرمانبرداروں کے لیے نعمتوں کا اعداد وشمار نہیں...... یونہی نافرمانوں کے لیے سزا اور عذاب کا کوئی حساب نہیں...... نافرمان کو جہنم میں جہاں آگ میں جلایا جائے گا وہاں اس کا بچھونا بھی آگ کا بنا دیا جائے گا...... اوڑھنا بھی آگ ہی ہوگی...... اس کو کپڑے بھی آگ کے پہنا دیے جائیں گے...... جہنمیوں کے بچھونوں اور اوڑھنوں کے بارے میں قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے......

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ﴿۳۲﴾

ان کے لیے آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔

جہنمیوں کے لباس کے بارے میں قرآن عظیم فرما رہا ہے......

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ ﴿۳۳﴾

ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں......!!!

سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿۳۴﴾

ان کے کرتے رال کے ہوں گے اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی......!!!

جہنمیوں کو پہنائے جانے والے کپڑوں کی شدت کے بارے میں حضرت سیدنا جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں......

لَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِ النَّارِ عُلِّقَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

﴿۳۲﴾ القرآن الحکیم — سورۃ الاعراف آیت ۴۱

﴿۳۳﴾ القرآن الحکیم — الحج ۱۹

﴿۳۴﴾ القرآن الحکیم — سورۃ ابراھیم آیت ۵۰

لَمَاتَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًامِّنْ حَرِّہٖ ﴿۳۵﴾

اگران آگ کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا زمیں اور آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کپڑے کی گرمی کی شدت سے زمین کی ہر جاندار چیز مر جائے۔

مسلمان بھائیو!!!

بچھونے اور لباس کے بعد جب کھانے کی باری آتی ہے تو قرآن عظیم فرماتا ہے......

فَلَیْسَ لَہُ الْیَوْمَ ھٰھُنَا حَمِیْمٌ

تو آج یہاں اسکا کوئی دوست نہیں......

وَلَاطَعَامٌ اِلَّامِنْ غِسْلِیْنٍ

اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ ﴿۳٦﴾

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے......

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ

بے شک تھوہڑ کا درخت گنہگاروں کی خوراک ہے......

کَالْمُھْلِ

گلے ہوئے تانبے کی طرح......

یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ﴿۳۷﴾

﴿۳۵﴾ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط برقم (۲۵۸۱) واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۷۳) وقال فیہ سلام الطویل وھو مجمع علی ضعفہ اھ ثم تنبھت علیہ فی صفۃ النار لابن ابی الدنیا (ص۱٦۸) ورایت فی شعب الایمان للبیھقی برقم (۷۱٦۷) بطریق اخری نحوہ واللہ اعلم ۱۲

﴿۳٦﴾ القرآن الحکیم الحاقۃ ۳۵۔ ۳٦

﴿۳۷﴾ القرآن الحکیم الدخان ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴٦

پیٹوں میں جوش مارتا ہے...... جیسے کھولتا پانی جوش مارے۔

سورۃ الغاشیہ میں ارشاد ہوتا ہے......

لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ

ان کیلئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے......

لَا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۳۸﴾

کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں نفع دیں۔

سورۃ المزمل میں ارشاد ہوتا ہے......

اِنَّ لَدَیْنَا اَنْکَالًا وَّ جَحِیْمًا

بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ......

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۹﴾

اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

مسلمان بھائیو!!!

جہنمیوں کو دیئے جانے والے "دوزخیوں کے پیپ" کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والدیہ وصحبہ وازواجہ وبارک وذرکی وسلم کا فرمان ہے......

وَلَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسْلِیْنٍ یُرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ بِاَهْلِ الدُّنْیَا ﴿۴۰﴾

اور اگر دوزخیوں کے پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو ساری دنیا میں بدبو پیدا کر دے۔

﴿۳۸﴾ القرآن الحکیم الغاشیۃ ۷،۶

﴿۳۹﴾ القرآن الحکیم سورۃ المزمل آیت ۱۳

﴿۴۰﴾ اخرجہ الحاکم فی المستدرک من حدیث ابی سعید الخدری کتاب التفسیر (۵۰۱/۲) ثم تنبہت علیہ فی البعث والنشور للبیہقی (۷۳/۲) واللہ اعلم ۱۲

زقوم یعنی تھوہڑ کے بارے میں فرمایا......

فَلَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ فِی الْاَرْضِ لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعِيْشَتَهُمْ

اگر تھوہڑ کا ایک قطرہ بھی زمین میں ٹپکا دیا جائے تو زمین والوں کی زندگانی کو تباہ کر دے......!!!

پھر خود ہی فرمانے لگے............

فَكَيْفَ بِمَنْ لَّيْسَ لَهٗ طَعَامٌ غَيْرُهٗ ﴿۴۱﴾

جب ایک قطرہ کی یہ حالت ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکا کھانا تھوہڑ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا؟؟؟

جب جہنمیوں کو کھانے میں کانٹے دیئے جائیں گے تو وہ ان کے گلے میں پھنس جائیں گے۔اس پروہ پانی مانگیں گے تو ان کو جو پانی پیش کیا جائے گا......قرآن عظیم اس کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے......

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ

اور اگر پانی کیلئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے ہوگی جو پگھلے ہوئے دھات کی طرح ہے۔

﴿۴۱﴾اخرجہ ابن حبان برقم (۷۴۲۸) والترمذی فی ابواب صفۃ جھنم باب ما جاء فی صفۃ شراب اھل النار (۸۲/۲) وقال ھذا حدیث حسن صحیح اھ وابن ماجہ فی الزھد باب صفۃ النار (ص۳۳۱) والحاکم فی کتاب التفسیر (۴۵۱/۲) وقال صحیح علی شرط الشیخین اھ ثم اطلعت علیہ فی تفسیر ابن ابی حاتم (۱۱۴،۳) والمسند لاحمد برقم (۲۹۷۱،۲۹۷۰،۲۵۹۹) والسنن الکبری للنسائی (۳۱۳/۶) والمستدرک للحاکم برقم (۳۶۴۴،۳۱۱۴) ثم قال صحیح علی شرط الشیخین اھ والمعاجم الکبیر (۲۸۱/۹) والاوسط برقم (۷۷۳۸) والصغیر للطبرانی برقم (۹۱۱) والمسند للطیالسی برقم (۲۷۵۶) والبعث والنشور للبیہقی (۶۷/۲) واللہ جل وعلا اعلم

يَشْوِى الْوُجُوْهَ﴿٤٢﴾

ان کے منہ بھون دے گا۔

وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ

اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا......

يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ﴿٤٣﴾

بمشکل تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی۔

وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَائَهُمْ﴿٤٤﴾

اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

اس پانی کی شدت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی الہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى فِيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ﴿٤٥﴾

یعنی جب وہ پانی اس کے چہرے کے قریب لے جایا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال پانی کی گرمی کی شدت سے جل کر اس برتن کے اندر گر پڑے گی......!!!

﴿٤٢﴾القرآن الحكيم — الكهف ٢٩

﴿٤٣﴾القرآن الحكيم — ابراهيم ١٦۔١٧

﴿٤٤﴾القرآن الحكيم — محمد ١٥

﴿٤٥﴾اخرجه ابن حبان برقم (٧٤٣٠) والترمذى فى ابواب صفة جهنم باب ما جاء فى صفة شراب اهل النار (٨٢/٢) والحاكم فى كتاب التفسير (٥٠١/٢) وفى كتاب الاهوال (٦٠٤/٤) وصححهما واقره الذهبى ثم تنبهت عليه فى جامع البيان للطبرى (١٨/١٢/٢٢، ٤٦/٢٢) وتفسير ابن ابى حاتم (٢٠٠/٩) والمسند لاحمد برقم (١١٢٤٤) والمعجم الاوسط للطبرانى برقم (٣٢٥٥) والمسند لابى يعلى الموصلى (٣٨٨/٣) والمسند لعبد بن حميد (٩٣٣) والبعث والنشور للبيهقى (٧٣/٢) وصفة النار (ص٨٤) والله اعلم ١٢ نجم القادرى عفى عنه

ایک اور حدیث میں اس طرح ہے......

يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهُ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ ﴿٤٦﴾

وہ کھولتا ہوا پانی جب وہ اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اسے ناپسند کرے گا (لیکن پیاس کی شدت سے) اسے مزید قریب کرے گا تو وہ پانی اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور بالوں سمیت اس کے سر کی کھال گر پڑے گی پھر جب (پیاس کی شدت کے باعث) اسے پیئے گا تو پانی اس کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا...... یہاں تک کہ اس کے پیچھے کے مقام سے باہر نکل جائیگا۔

جناب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے جہنمیوں کے کھانے اور پینے کی شدت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ والہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا......

جہنمیوں پر بھوک ڈالی جائیگی تو (ان کو اس قدر بھوک لگے گی کہ) جہنم میں جس قدر ان پر عذاب ہوگا بھوک کی تکلیف، اس عذاب کی تکلیف کے برابر ہو جائیگی...... وہ فریاد کریں گے (کہ ہمیں کچھ کھانے کو دیا جائے)...... تو ان کی فریاد رسی ایسے کھانے سے کی جائے گی جو آگ کے کانٹے ہونگے...... نہ تو وہ موٹا کریں گے اور نہ ہی بھوک مٹائیں گے...... وہ لوگ پھر فریاد کریں گے

﴿٤٦﴾ اخرجه الحاكم في المستدرك كتاب التفسير (٣٥١/٢) وقال صحيح على شرط مسلم واقره الذهبي وايضا اخرجه فيه ثانيا (٣٦٨/٢، ٣٦٩) والترمذي في ابواب صفة جهنم باب ماجاء في صفة شراب اهل النار (٨٢/٢) واحمد في المسند (٢٢٦٤١) ثم تنبهت عليه في جامع البيان للطبري (٥٤٩/١٦، ١٤/١٨، ١٦٨/٢٢) وتفسير ابن ابي حاتم (٢٢/٩، ٩٨/١٢) والسنن الكبرى للنسائي (٣٧٢/٦) والمعجم الكبير للطبراني (٩٤/٧) والبعث والنشور للبيهقي برقم (٥٣٤) وصفة النار لابن ابي الدنيا (ص ٨١) والله اعلم ١٢ ابو اريب نجم القادري عفا الله عنه

(کہ ہمیں کوئی دوسری چیز کھانے کو دی جائے) پھر ان کی فریادرسی حلق میں پھنسنے والے کھانے کے ساتھ کی جائیگی (جو ان کے گلوں میں اٹک کر رہ جائیگا)......اس وقت انہیں یاد آئیگا کہ دنیا کے اندر حلق میں پھنسے ہوئے نوالے کو اتارنے کیلئے وہ پانی پیا کرتے تھے......اس پر وہ لوگ پانی کیلئے فریاد کریں گے تو لوہے کی سیخوں کے ساتھ انہیں سخت کھولتا ہوا پانی دیا جائیگا......جب وہ پانی ان کے چہروں کے قریب جائے گا تو ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا......پھر جب وہ کھولتا پانی ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو پیٹ کے اندر جو کچھ بھی ہوگا اس کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔﴿۴۷﴾

مسلمان بھائیو!!!

وہ کھولتا ہوا پانی نہ صرف یہ کہ جہنمیوں کو پینے کے لیے دیا جائے گا بلکہ عذاب کی شدت کو بڑھانے کے لیے وہ پانی جہنمیوں کے سروں پر بھی ڈالا جائے گا......اللہ ﷻ فرشتوں سے فرمائے گا......

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْمِ

اسے پکڑ کر ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بروز گھسیٹتے لے جاؤ۔

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ﴿۴۸﴾

پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو۔

سورۃ الحج میں اس پانی کی گرمی کی شدت......اور اس کی ہولناکی کا بیان اس انداز میں کیا جاتا ہے......

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ

ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔

﴿۴۷﴾اخرجه الترمذی فی ابواب صفة جهنم باب ما جاء فی صفة طعام اهل النار (۸۲/۲)و رجاله قد وثقوا ثم تنبهت عليه فی جامع البيان للطبری (۷۸/۱۹)و البعث و النشور للبيهقی (۷۱/۲)و صفة النار لابن ابی دنيا(ص۹۲) و الله اعلم ۱۲

﴿۴۸﴾القرآن الحكيم الدخان ۴۷.۴۷

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ﴿۴۹﴾

جس سے گل جائیگا جو ان کے پیٹوں میں ہے اور انکی کھالیں۔

جو کھولتا پانی دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائیگا اس کی شدت کے بارے میں رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ ﴿۵۰﴾

بے شک کھولتا ہوا پانی ان جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائیگا تو وہ کھولتا ہوا پانی (ان کی سرسے) اندر داخل ہو جائیگا یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں پہنچ کر، پیٹ کے اندر جو کچھ ہے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا یہاں تک اس کے قدموں سے جا کر باہر نکلے گا۔

میرے مسلمان بھائیو!!!

جہنم کا عذاب اس پر ختم نہیں ہو جاتا...... بلکہ اسقدر عذاب ہونے کے باوجود جہنمی کو لوہے کے گرزوں سے ساتھ پیٹا بھی جائے گا......قرآن عظیم فرماتا ہے......

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۵۱﴾

اور ان جہنمیوں کو پیٹنے کیلئے لوہے کے گرز ہیں۔

ان گرزوں کے بھاری پن کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ

﴿۴۹﴾ القرآن الحکیم الحج ۱۹۔ ۲۰

﴿۵۰﴾ اخرجہ الترمذی فی ابواب صفۃ جھنم باب ما جاء فی صفۃ شراب اھل النار (۸۲/۲) وقال حسن غریب صحیح اھ والحاکم فی کتاب التفسیر (۳۸۷/۲) وصححہ واقرہ الذھبی فی المختصر ثم تنبھت علیہ فی جامع البیان للطبری (۵۹۲/۱۸) وتفسیر ابن ابی حاتم (۳۶۵/۹) والمسند لاحمد (۸۵۰۹) والبعث والنشور للبیھقی (۴۸/۲) وصفۃ النار لابن ابی دنیا (ص۸۲) واللہ اعلم ۱۲ نجم القادری

﴿۵۱﴾ القرآن الحکیم الحج ۲۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں......

لَوْ اَنَّ مِقْمَعًا مِّنْ حَدِيْدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ مَا اَقَلُّوْهُ مِنَ الْاَرْضِ ﴿٥٢﴾

دوزخیوں کو جن گرزوں کے ساتھ پیٹا جائے گا ان میں سے اگر لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور سارے جن اور انسان مل کر اسے زمین سے اٹھانا چاہیں تو نہ اٹھا سکیں۔

ان گرزوں کے ساتھ جہنمیوں کو جس شدت کے ساتھ پیٹا جائے گا......اس سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں......

لَوْ ضُرِبَ بِمِقْمَعٍ مِّنْ حَدِيْدِ جَهَنَّمَ الْجَبَلُ لَتَفَتَّتَ كَمَا يُضْرَبُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَصَارَ رَمَادًا ﴿٥٣﴾

جہنم کا لوہے کا گرز......جس طرح جہنمیوں کو مارا جائے گا اگر اس طرح کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ پہاڑ ٹکڑے ہو کر راکھ بن جائے۔

میرے پیارے مسلمان بھائیو!!!

ان سارے شدائد کے علاوہ جو چیز جہنم کی تکلیف میں مزید اضافہ کرنے والی ہے وہ جہنم کے خونخوار سانپ اور بچھو ہیں جو جہنمیوں پر مسلط کر دیئے جائیں گے اور جب کسی کو ایک

﴿٥٢﴾ اخرجه الحاكم في كتاب الاهوال (٦٠٠/٤) وصححه واحمد في المسند برقم (١١٢٥٣) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد (١٨٥٨٣) وعزاه الى احمد والى ابي يعلى وقال فيه ضعفاء وثقوا اه ثم تنبهت عليه في تفسير ابن ابي حاتم (٣٦٦/٩) والمسند لابي يعلى الموصلي (٤٠٢/٣) والبعث والنشور للبيهقي (٥٩/٢) وصفة النار لابن ابي الدنيا (ص٧٠٠٦١) والله اعلم ١٢

﴿٥٣﴾ اخرجه الحاكم في المستدرك كتاب الاهوال (٦٠١/٤) وصححه واقره الذهبي في المختصر واخرج احمد في المسند نحوه برقم (١١٨٠٨) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (١٨٥٨٤) ثم رأيت في تفسير ابن ابي حاتم (٣٦٦/٩) نحوه والله اعلم ١٢

بارکاٹ لیں گے تو ان کا زہر سالہا سال تک تکلیف دیتا رہے گا...... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ واز واجہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا ﴿٥٤﴾

بے شک جہنم کے اندر خراسانی اونٹوں کی گردنوں کی طرح (موٹے موٹے) سانپ ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک، ایک بار ڈسے گا تو جہنمی اس کے زہر کی گرمی چالیس سال تک محسوس کرتا رہے گا۔

جہنم اعاذنا اللہ منہا کے اندر جہنمیوں پر مسلط کیے جانے والے بچھوؤں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ واز واجہ وبارک وسلم فرماتے ہیں......

وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوكَفَةِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً ﴿٥٥﴾

اور بے شک جہنم کے اندر پالان ڈالی گئی خچروں کی طرح (بڑے بڑے) بچھو ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک، ایک بار ڈسے گا تو دوزخی اس کے زہر کی گرمی کو چالیس سال تک محسوس کرتا رہے گا......!!!

﴿٥٤﴾ اخرجه ابن حبان برقم (٧٤٢٨) والحاكم في كتاب الاهوال (٤/٥٩٣) وصححه واقره الذهبي واحمد في المسند برقم (١٧٨٦٤) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (١٨٥٩٣) ثم تنبهت عليه في معرفة الصحابة لابي نعيم الأصبهاني (٣٦١٨) والبعث والنشور للبيهقي (٢/٨٦) وصفة النار لابن ابي الدنيا (ص ١٠١) والله جل وعلا اعلم ١٢ ابو اريب نجم القادري عفي عنه

﴿٥٥﴾ اخرجه احمد في المسند برقم (١٧٨٦٤) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (١٨٥٩٣) وقال فيه ضعفاء وقد وثقوا اه ثم تنبهت عليه في معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني (٣٦١٨) والبعث والنشور للبيهقي (٢/٨٦) وصفة النار لابن ابي الدنيا (ص ١٠١) والله اعلم ١٢

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......

عَقَارِبُ اَنْيَابُهَا كَالنَّخْلِ الطُّوَالِ ﴿۵٦﴾

جہنمیوں پر مسلط کیے جانے والے بچھوایسے ہونگے کہ ان کے نوکیلے دانت لمبی کھجور کی طرح ہونگے۔

مسلمان بھائیو!!!

جہنم کے اندران طرح طرح کے عذابوں کی وجہ سے جہنمی اس قدر روئیں گے کی ان کی حالت نادیدنی ہوجائیگی......رونے کی وجہ سے جہنمیوں کی جوحالت بن جائیگی اسے بیان کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں کہ......

روروکران کے آنسو ختم ہوجائیں گے......پھر وہ لوگ خون (کے آنسو) روئیں گے......

وہ اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان کے آنسوؤں کے چلنے کی وجہ سے ان کے چہروں میں بڑے بڑے گڑھے پڑجائیں گے۔﴿۵۷﴾

﴿٥٦﴾اخرجه الحاكم (٥٩٤.٥٩٣/٤) وقال صحيح على شرط الشيخين واقره الذهبى فى التلخيص واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد برقم (١٨٦٠٠)ثم تنبهت عليه فى جامع البيان للطبرى(٢٧٦/١٧)وتفسير ابن ابى حاتم(١٠٩/٩) والمصنف لابن ابى شيبة(٩٥/٨) والمعجم الكبير للطبرانى(١٥٤/٨)والمسند لابى يعلى الموصلى (٢٠٩/٦)والبعث والنشور(٨٥/٢)وصفة النار لابن ابى الدنيا (١٠٢)والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

﴿٥٧﴾رواه ابن ماجه فى الزهد باب صفة النار (٣٣١.٣٣٠) وابو يعلى نحوه فى مسنده برقم (٤١٢٠) واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد برقم (١٨٦٠٤)وقال اضعف من فيه يزيد الرقاشى وقد وثق على ضعفه اه ثم تنبهت عليه فى المصنف لابن ابى شيبة(٩٣/٨)والبعث والنشور للبيهقى(١٢٠/٢) وصفة النار لابن ابى الدنيا(ص ٢٢٠)والزهد لهناد بن السرى(٣٤١/١)والضعفاء الكبير للعقيلى(٣٣٦/٦)ثم قال هذا يروى بغير هذا السناد باسناد ايضا لين اه والله اعلم١٢ابو اريب غفرله

ایک دوسری حدیث میں یوں فرمایا......

لَوْ اُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِيْ دُمُوْعِهِمْ لَجَرَتْ ﴿۵۸﴾

یعنی جہنمی اس قدر روئیں گے کہ اگران کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل پڑیں......!!!

برادران اسلام!!!

جہنم کا عذاب جہنمی کی حالت اس قدر بری کر دے گا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابوبہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم فرمانے لگے......اگر اس مسجد میں سو یا سو سے زیادہ لوگ موجود ہوں اور ان میں ایک شخص اہل جہنم سے ہو......وہ جہنمی سانس لے پھر سانس کو باہر نکالے تو مسجد سمیت تمام لوگ جل کر راکھ ہو جائیں۔ ﴿۵۹﴾

بلکہ ایک حدیث میں تو اس طرح فرمایا......

لَوْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ مِائَةُ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَتَنَفَّسَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَصَابَهُمْ نَفَسُهٗ لَاَحْرَقَ الْمَسْجِدَ وَمَنْ فِيْهِ ﴿۶۰﴾

﴿۵۸﴾ رواه الحاكم في كتاب الهوال (٤/٦٠٥) وصححه واقره الذهبي ثم تنبهت عليه في البعث والنشور للبيهقي (٢/١٢٠) وصفة النار لابن ابي الدنيا (ص ٢٢٠) والاهوال له (ص١٢٨) والزهد لهناد بن السرى (١/٣٤١) والله اعلم ١٢ ابو اريب غفرله

﴿۵۹﴾ رواه ابو يعلى مسنده برقم (٦٦٤٠) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (١٨٦٠٢) ثم قال رواه ابو يعلى عن شيخه اسحاق ولم ينسبه فان كان ابن راهويه فرجاله رجال الصحيح وان كان غيره فلم اعرفه اه والله اعلم ١٢

﴿۶۰﴾ انظر مجمع الزوائد للهيثمي (٣٥/٥) ثم قال فيه عبد الرحيم بن هرون وهو ضعيف وذكره ابن حبان في الثقات اه اقول رواه البيهقي في البعث والنشور (٢/١٣٠) وابن ابي الدنيا في صفة النار (ص١٥٧) بطريق اخرى واورده ابن حجر في المطالب العالية برقم (٤٧١٨) ثم قال رواه البزار من هذا الوجه ورجاله ثقات اه والله جل مجده اعلم ١٢ ابو اريب نجم القادرى عفى عنه

اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ موجود ہوں اور جہنمیوں میں سے کوئی شخص سانس لے اور ان کو وہ سانس پہنچے تو مسجد سمیت سب لوگوں کو جلا کر رکھ دے......!!!

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً جہنم کا عذاب بہت شدید عذاب ہے......جس طرح جنت اللہ ﷻ کی رحمت اور مہربانیوں کا مظہر ہے یونہی جہنم اللہ ﷻ کے قہر وغضب کے اظہار کا مقام ہے......اور یہ جہنم کے عذاب کی شدت ہی ہے کہ جناب میکائیل علیہ السلام باوجود اس کے کہ ملائکہ مقربین سے ہیں لیکن پھر بھی جہنم کی ہولناکیوں اور سختیوں کو دیکھتے ہیں تو ہنسنا چھوڑ دیتے ہیں......رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم...... جناب جبرئیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں......

مَالِیْ لَمْ اَرَ مِیْکَائِیْلَ ضَاحِکًا قَطُّ

کیا بات ہے......میں نے کبھی بھی میکائیل کو ہنستے نہیں دیکھا؟؟؟

جناب جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی......

مَاضَحِکَ مِیْکَائِیْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ ﴿۶۱﴾

جب سے جہنم کی تخلیق کی گئی اس وقت سے میکائیل کبھی بھی نہیں ہنسے......!!!

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً ہمارے ناتواں جسم جہنم کے اس شدید عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے......جہنم کی آگ جو دنیا کی آگ سے ستر یا سو درجہ زیادہ سخت ہے......آگ کا بچھونا......آگ کے کپڑے......کھانے میں زقوم، غسلین اور آگ کے کانٹے......پینے میں کھولتا ہوا پانی......لوہے کے گرز......زہریلے سانپ اور بچھوؤں کا ڈسنا......ان ساری چیزوں کو برداشت کر لینا......ہمارے

﴿۶۱﴾ اخرجه احمد فی المسند برقم (۱۳۳۸٦) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸٤٦۸) ثم قال رواه احمد من روایة اسماعیل نب عیاش عن المدنیین وهی ضعیفة وبقیة رجاله ثقات اه ثم تنبهت علیه فی الزهد لاحمد (۱/۳۷۵) وصفة النار لابن ابی الدنیا (ص۲۲٦، ۲۳۰) والله اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری غفرله

ناتواں بدن میں اتنی طاقت نہیں ہے...... ہمارے کمزور جسم میں اتنی قوت نہیں ہے...... ہم تو دنیا کی گرمی برداشت نہیں کر سکتے...... ہم تو معمولی سا کانٹا بھی نہیں سہہ سکتے...... پھر جہنم کا یہ بھیانک اور ہولناک عذاب!!!

ہم سے کیونکر برداشت ہوگا؟؟؟

لہذا میرے پیارے مسلمان بھائیو!!!

ہمیں اس عذاب سے بچنے کے لیے اپنی روش کو تبدیل کر لینا چاہیے......

اللہ ﷻ اور رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی نافرمانیوں سے باز آجانا چاہیے...... اس سے پہلے کہ وہ وقت آجائے کہ ہمیں اس انداز میں پکارا جائے......

اِمْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۶۲﴾

اے مجرمو! آج نیکوکاروں سے الگ ہو جاؤ۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ ﴿۶۴﴾

آج اس جہنم کی بھڑکتی آگ میں داخل ہو جاؤ!!!

فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ﴿۶۵﴾

اب چاہے صبر کرو یا صبر نہ کرو سب تم پر برابر ہے۔

اور کہیں پھر ہم وہاں پر یوں نہ کہتے رہ جائیں......

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۶۶﴾

﴿۶۲﴾ القرآن الحکیم — یٰسٓ ۵۹

﴿۶۳﴾ القرآن الحکیم — یٰسٓ ۶۳

﴿۶۴﴾ القرآن الحکیم — یٰسٓ ۶۴

﴿۶۵﴾ القرآن الحکیم — الطور ۱۶

﴿۶۶﴾ القرآن الحکیم — المؤمنون ۱۰۷

اے ہمارے رب ہمیں ایک بار اس دوزخ سے نکال دے...... اگر پھر بھی ہم ویسے ہی برے کام کریں جیسے پہلے کرتے تھے...... تو ضرور ہم ظالم ہیں......!!!

اور پھر جواباً یوں کہہ دیا جائے............

اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿٦٧﴾

دھتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو............!!!

برادران اسلام !!!

یقیناً اگر ہم نے اپنا انداز زندگی تبدیل نہ کیا...... گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی طرف رجوع نہ کی...... اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کی...... نمازوں کی پابندی نہ کی...... روزہ کی ادائیگی نہ کی...... دیگر فرائض وواجبات کی ادائیگی میں سستی سے کام لیا...... اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کو اہمیت نہ دی...... اور پھر اسی حالت میں موت آگئی...... اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں کو معاف نہ فرمایا...... تو عنقریب وہ وقت آنے والا ہے...... جب ہم بے بسی سے اپنی زندگی پر پچھتا رہے ہوں گے...... اپنے کیے پر پریشان ہونگے...... اپنی بداعمالیوں پر نادم ہوں گے...... اپنی حالت پر آہ وبکا کررہے ہوں گے...... اس حالت سے نجات دیئے جانے کی فریادیں کررہے ہوں گے...... دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی التجائیں کررہے ہوں گے...... لیکن اس وقت ہمارا پچھتاوا ہمارے کسی کام نہ آئے گا...... ہمارا پریشان ہونا ہمیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا...... ہماری شرمندگی بے سود ہوگی...... ہماری آہ وبکا کا کچھ حاصل نہ ہوگا...... ہماری فریاد پر کسی طرح کی تخفیف نہ کی جائیگی...... دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی التجا پوری نہ کی جائیگی......!!!

﴿٦٧﴾ القرآن الحکیم المؤمنون ۱۰۸

لہٰذا میرے نہایت ہی ذی قدر بھائیو!!!

یہ ہولناک وقت آنے سے پہلے پہلے ہمیں اپنے رب عزوجل کی طرف رجوع کرلینی چاہیے...... اپنا انداز زندگی تبدیل کرلینا چاہیے...... شریعت مطہرہ کی پابندی کرلینی چاہیے...... اللہ عزوجل اور رسول کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی نافرمانی سے بچ جانا چاہیے......!!!

اللہ عزوجل ہمیں اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی سنت مطہرہ کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور جہنم کے عذاب سے پناہ عطا فرمائے۔

آمین

بحرمۃ طٰہٰ ویٰسٓ

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ وابنہ وبارک وکرم وسلم

العبد الفقیر الی مولاہ الغنی

رضوان القدیر ابوالرضا محمد چمن زمان نجم القادری

عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

المدرس بالجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ سکھر (سندھ)

بحمد اللہ تم

المآخذ والمراجع

﴿١﴾ القرآن الحکیم

ا

﴿٢﴾ اثبات عذاب القبر للبیہقی
﴿٣﴾ الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم
﴿٤﴾ الاحادیث الطوال للطبرانی
﴿٥﴾ الآداب للبیہقی
﴿٦﴾ الابانة الکبری لابن بطة
﴿٧﴾ اخبار اصبہان لابی نعیم الاصبہانی
﴿٨﴾ اخبار مکة للفاکہی
﴿٩﴾ اخلاق حملة القرآن للآجری
﴿١٠﴾ اخلاق النبی ﷺ لابی الشیخ الاصبہانی
﴿١١﴾ الادب لابن ابی شیبة
﴿١٢﴾ الادب المفرد للبخاری
﴿١٣﴾ الاربعین للآجری
﴿١٤﴾ الاربعین للطوسی
﴿١٥﴾ الاربعین الصغری للبیہقی
﴿١٦﴾ الاربعین العشاریة لعبد الرحیم العراقی
﴿١٧﴾ الاربعین علی مذهب المتحققین من الصوفیة لابی نعیم الاصبہانی
﴿١٨﴾ الاربعین فی شیوخ الصوفیة للمالینی
﴿١٩﴾ اسعاف المبطأ للسیوطی
﴿٢٠﴾ الاسماء والصفات للبیہقی
﴿٢١﴾ الاعتبار واعقاب السرور لابن ابی الدنیا
﴿٢٢﴾ الاعتقاد للبیہقی
﴿٢٣﴾ اعتلال القلوب لابی نعیم الخرائطی
﴿٢٤﴾ اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی
﴿٢٥﴾ امالی ابن بشران
﴿٢٦﴾ امالی ابن مردویہ
﴿٢٧﴾ امالی الباغندی
﴿٢٨﴾ امثال الحدیث لابی الشیخ الاصبہانی
﴿٢٩﴾ الامثال للرامهرمزی
﴿٣٠﴾ الاموال لابن زنجویہ
﴿٣١﴾ الاوسط لابن المنذر
﴿٣٢﴾ الاهوال لابن ابی الدنیا
﴿٣٣﴾ الایمان لابن ابی شیبة
﴿٣٤﴾ الایمان لابن منده
﴿٣٥﴾ الایمان للعدنی

ب

﴿٣٦﴾ البدع لابن وضاح
﴿٣٧﴾ بر الوالدین لابن الجوزی
﴿٣٨﴾ البر والصلة للحسین بن حرب
﴿٣٩﴾ البعث لابی داود
﴿٤٠﴾ البعث والنشور للبیہقی
﴿٤١﴾ بغیة الباحث

ت

﴿٤٢﴾ تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ﴿٤٣﴾ تاریخ دمشق لابن عساکر

﴿٤٤﴾ التاریخ الکبیر للبخاری ﴿٤٥﴾ تخریج الحیاء للعراقی

﴿٤٦﴾ تذکرۃ الحفاظ للذہبی ﴿٤٧﴾ الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین

﴿٤٨﴾ الترغیب والترہیب للمنذری

﴿٤٩﴾ تسمیۃ ما روی عن الفضل بن دکین لابی نعیم الاصبہانی

﴿٥٠﴾ تصحیفات المحدثین للعسکری ﴿٥١﴾ تعزیۃ المسلم لابن ہبۃ اللہ

﴿٥٢﴾ تعظیم قدر الصلاۃ لمحمد بن نصر المروزی ﴿٥٣﴾ التفسیر لابن ابی حاتم

﴿٥٤﴾ التفسیر لابن کثیر ﴿٥٥﴾ التفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی

﴿٥٦﴾ التفسیر لسعید بن منصور ﴿٥٧﴾ تفسیر القرآن لعبد الرزاق الصنعانی

﴿٥٨﴾ تقریب التہذیب لابن حجر العسقلانی ﴿٥٩﴾ التلخیص للذہبی

﴿٦٠﴾ التواضع والخمول لابن ابی الدنیا ﴿٦١﴾ التوبۃ لابن ابی الدنیا

﴿٦٢﴾ التوحید لابن مندہ ﴿٦٣﴾ تہذیب الآثار للطبری

ث

﴿٦٤﴾ الثقات لابن حبان

ج

﴿٦٥﴾ الجامع لابن وہب ﴿٦٦﴾ الجامع للترمذی

﴿٦٧﴾ الجامع لمعمر بن راشد ﴿٦٨﴾ جامع البیان لابن جریر الطبری

﴿٦٩﴾ جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر

﴿٧٠﴾ الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع للخطیب البغدادی

﴿٧١﴾ الجامع الصغیر للسیوطی ﴿٧٢﴾ جزء ابی الطاہر

﴿٧٣﴾ جزء اشیب

﴿٧٤﴾ جزء حدیث نافع عن ابی نعیم لمحمد بن ابراہیم البغوی

﴿٧٥﴾ جزء سفیان بن عیینۃ ﴿٧٦﴾ جزء علی بن محمد الحمیری

﴿٧٧﴾ جزء فیہ فوائد ابن حبان ﴿٧٨﴾ الجہاد لابن ابی عاصم

﴿٧٩﴾ الجہاد لابن المبارک

ح

﴿٨٠﴾ حدیث اسماعیل بن جعفر ﴿٨١﴾ حدیث الزہری

﴿۸۲﴾حدیث عمر بن احمد لابن شاهین ﴿۸۳﴾حدیث هشام بن عمار

﴿۸۴﴾حلیة الاولیاء لابی نعیم الاصبهانی

خ

﴿۸۵﴾خلق افعال العباد للبخاری

د

﴿۸۶﴾الدر المنثور للسیوطی ﴿۸۷﴾الدعاء للطبرانی

﴿۸۸﴾الدعوات الکبیر للبیہقی ﴿۸۹﴾دلائل النبوة لابی نعیم

﴿۹۰﴾دلائل النبوة للبیہقی ﴿۹۱﴾الدیات لابن ابی عاصم

ذ

﴿۹۲﴾ذم الثقلاء للمرزبان ﴿۹۳﴾ذم الغیبة والنمیمة لابن ابی الدنیا

ر

﴿۹۴﴾الرسالة القشیریة للقشیری ﴿۹۵﴾الرقة والبکاء لابن ابی الدنیا

﴿۹۶﴾الرواة عن سعید بن منصور لابی نعیم الاصبہانی

ز

﴿۹۷﴾الزہد لابن ابی الدنیا ﴿۹۸﴾الزہد لابن ابی عاصم

﴿۹۹﴾الزہد لابی حاتم الرازی ﴿۱۰۰﴾الزہد لاحمد بن حنبل

﴿۱۰۱﴾الزہد للوکیع ﴿۱۰۲﴾الزہد لہناد بن السری

﴿۱۰۳﴾الزہد الکبیر للبیہقی ﴿۱۰۴﴾الزہد والرقائق لابن المبارک

س

﴿۱۰۵﴾السنة لابن ابی عاصم ﴿۱۰۶﴾السنة لابی بکر بن الخلال

﴿۱۰۷﴾السنة لعبد الله بن احمد ﴿۱۰۸﴾السنن لابن ماجه

﴿۱۰۹﴾السنن لابی داود ﴿۱۱۰﴾السنن للدارقطنی

﴿۱۱۱﴾السنن للدارمی ﴿۱۱۲﴾السنن للنسائی

﴿۱۱۳﴾السنن الصغیر للبیہقی ﴿۱۱۴﴾السنن الکبری للبیہقی

﴿۱۱۵﴾السنن الکبری للنسائی ﴿۱۱۶﴾السنن المأثورة للشافعی

﴿۱۱۷﴾السنن الواردة فی الفتن للدانی

ش

﴿۱۱۸﴾ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ للالکائی
﴿۱۱۹﴾ الشریعۃ للآجری
﴿۱۲۰﴾ شعار اصحاب الحدیث لابی احمد الحاکم
﴿۱۲۱﴾ شعب الایمان للبیہقی
﴿۱۲۲﴾ الشمائل للترمذی

ص

﴿۱۲۳﴾ صحیح ابن حبان
﴿۱۲۴﴾ صحیح ابن خزیمۃ
﴿۱۲۵﴾ صحیح البخاری
﴿۱۲۶﴾ صحیح مسلم
﴿۱۲۷﴾ صحیفۃ ھمام بن منبہ
﴿۱۲۸﴾ الصفات للدارقطنی
﴿۱۲۹﴾ صفۃ الجنۃ لابی نعیم الاصبہانی
﴿۱۳۰﴾ صفۃ النار لابن ابی الدنیا
﴿۱۳۱﴾ الصمت لابن ابی الدنیا
﴿۱۳۲﴾ الصیام للفریابی

ض

﴿۱۳۳﴾ الضعفاء الکبیر للعقیلی

ط

﴿۱۳۴﴾ الطبقات الکبری لابن سعد
﴿۱۳۵﴾ طبقات المحدثین باصبہان لابی الشیخ الاصبہانی
﴿۱۳۶﴾ طرق حدیث من کذب علی للطبرانی

ع

﴿۱۳۷﴾ العزلۃ للخطابی
﴿۱۳۸﴾ العظمۃ لابی الشیخ الاصبہانی
﴿۱۳۹﴾ علل الدارقطنی
﴿۱۴۰﴾ العلل الکبیر للترمذی
﴿۱۴۱﴾ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی

غ

﴿۱۴۲﴾ غرائب مالک بن انس لابن المظفر
﴿۱۴۳﴾ الغرباء للآجری

ف

﴿۱۴۴﴾ الفتاوی الحدیثیۃ لابن حجر الہیتمی
﴿۱۴۵﴾ فتح القدیر للامام کمال الدین
﴿۱۴۶﴾ فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل
﴿۱۴۷﴾ فضائل القرآن للقاسم بن سلام
﴿۱۴۸﴾ فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ لاسماعیل بن اسحاق
﴿۱۴۹﴾ الفقیہ والمتفقہ للخطیب البغدادی
﴿۱۵۰﴾ فوائد تمام
﴿۱۵۱﴾ فوائد الفاکہی

﴿١٥٢﴾ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر

ق

﴿١٥٣﴾ قصر الامل لابن ابی الدنیا
﴿١٥٤﴾ القضاء والقدر للبیہقی

ک

﴿١٥٥﴾ الکامل لابن عدی
﴿١٥٦﴾ الکرم والجود للبرجلانی
﴿١٥٧﴾ الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب البغدادی
﴿١٥٨﴾ الکنی والاسماء للدولابی

ل

﴿١٥٩﴾ لسان المیزان لابن حجر العسقلانی

م

﴿١٦٠﴾ مجمع الزوائد للہیثمی
﴿١٦١﴾ مداراۃ الناس لابن ابی الدنیا
﴿١٦٢﴾ المذکر والتذکیر لابن ابی عاصم
﴿١٦٣﴾ المرض والکفارات لابن ابی الدنیا
﴿١٦٤﴾ مساوی الاخلاق للخرائطی
﴿١٦٥﴾ المستخرج لابی عوانۃ
﴿١٦٦﴾ المستدرک للحاکم
﴿١٦٧﴾ مسند ابراہیم بن ادھم لابن مندہ
﴿١٦٨﴾ المسند لابن ابی شیبۃ
﴿١٦٩﴾ المسند لابی یعلی الموصلی
﴿١٧٠﴾ المسند لاحمد بن حنبل
﴿١٧١﴾ المسند لاسحاق بن راہویہ
﴿١٧٢﴾ المسند للحارث
﴿١٧٣﴾ المسند للحمیدی
﴿١٧٤﴾ المسند للرویانی
﴿١٧٥﴾ المسند للشاشی
﴿١٧٦﴾ المسند للشافعی
﴿١٧٧﴾ المسند للشہاب القضاعی
﴿١٧٨﴾ المسند للطیالسی
﴿١٧٩﴾ المسند لعبد بن حمید
﴿١٨٠﴾ المسند لعبد اللہ بن المبارک
﴿١٨١﴾ مسند الشامیین للطبرانی
﴿١٨٢﴾ مشکل الآثار للطحاوی
﴿١٨٣﴾ مشیخۃ ابن طہمان
﴿١٨٤﴾ المصنف لابن ابی شیبۃ
﴿١٨٥﴾ المصنف لعبد الرزاق
﴿١٨٦﴾ المطالب العالیۃ لابن حجر العسقلانی
﴿١٨٧﴾ معانی الاخبار للکلاباذی
﴿١٨٨﴾ المعجم لابن الاعرابی
﴿١٨٩﴾ المعجم لابن المقری
﴿١٩٠﴾ المعجم لابی یعلی الموصلی
﴿١٩١﴾ معجم اسامی شیوخ ابی بکر الاسماعیلی
﴿١٩٢﴾ المعجم الاوسط للطبرانی
﴿١٩٣﴾ معجم الشیوخ لابن جمیع الصیداوی
﴿١٩٤﴾ معجم الصحابۃ لابن قانع
﴿١٩٥﴾ المعجم الصغیر للطبرانی
﴿١٩٦﴾ المعجم الکبیر للطبرانی
﴿١٩٧﴾ معرفۃ السنن والآثار للبیہقی

﴿١٩٨﴾ معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبہانی
﴿١٩٩﴾ المغازی للواقدی
﴿٢٠٠﴾ المسند لابی یعلی الموصلی
﴿٢٠١﴾ مکارم الاخلاق لابن ابی [illegible]
﴿٢٠٢﴾ مکارم الاخلاق للخرائطی
﴿٢٠٣﴾ مکارم الاخلاق للطبرانی
﴿٢٠٤﴾ المنتقی لابن الجارود
﴿٢٠٥﴾ المنتقی من کتاب الطبقات لابی عروبة الحرانی
﴿٢٠٦﴾ موارد الظمآن للہیثمی
﴿٢٠٧﴾ الموطا للامام مالک
﴿٢٠٨﴾ میزان الاعتدال

ن

﴿٢٠٩﴾ الناسخ والمنسوخ للنحاس
﴿٢١٠﴾ نسخة وکیع عن الاعمش
﴿٢١١﴾ النفقة علی العیال لابن ابی الدنیا

و

﴿١٢١﴾ وصایا العلماء عند حضور الموت لابن زبر الربعی
﴿٢١٣﴾ الورع لابن ابی الدنیا

ی

﴿٢١٤﴾ الیقین لابن ابی الدنیا

شرح علامہ جامی کی معرکۃ الآراء بحث "الحاصل والمحصول" کی عدیم المثال شرح

الموسوم بـــــ

بلغة العاقل

فـــی

المحصول والحاصل

شارح

ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری

محا اللہ ذنوبہ

الجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ سکھر (سندھ)

(زیرطبع)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشاقانِ درود و سلام کے لیے ایک سو ساٹھ احادیث مرفوعہ پر مشتمل تحفہ

الموسوم بـــ

القربة الی رب العالمین

بـــ

الصلاة علی سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

مؤلف

ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری

عفی اللہ ذنوبہ

جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (سندھ)

(زیر طبع)